e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 234 Wednesday , May 28 2025 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۲۳۴ لکھنؤ، بروز بدھ ۲۸-مئی ۲۰۲۵ء،مطابق ۲۹/ذی القعدہ -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

ساورکر کا نام سمبل ایکٹ شیڈول میں شامل کرنے کی عرضی مسترد

نئی دہلی۔(یواین آئی) سپریم کورٹ نے منگل کے روز ایک رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا جس میں ونایک دامودر ساورکر کا نام نشانات اور ناموں کے (غیر مناسب استعمال کی روک تھام) ایکٹ 1956 کے شیڈول میں شامل کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ چیف جسٹس بی آر گوائی اور جسٹس اے جی مسیح کی بنچ نے پنکج فڈنیس کی عرضی کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ درخواست گزار اپنے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کو ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے، جو کہ آئین کے آرٹیکل 32 کا اطلاق کرنے کے لیے مطلوبہ شرط ہے۔ فڈنیس نے سپریم کورٹ میں ذاتی طور پر حاضر ہو کر دلائل پیش کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ انہوں نے ساورکر پر وسیع تحقیق کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کا ارادہ ساورکر کے بارے میں کچھ حقائق کو قانونی طور پر قابل تصدیق طریقے سے قائم کرنا ہے۔"

پانچویں نسل کے لڑاکا طیاروں کیلئے مقامی پروگرام کی منظوری

نئی دہلی۔(یواین آئی) جدید لڑاکا طیاروں کی کمی کا سامنا کرنے والی فضائیہ کی حملہ کرنے کی صلاحیت کو بڑھانے کی سمت میں ایک بڑا قدم اٹھاتے ہوئے حکومت نے ایڈوانسڈ میڈیم کمبیٹ ایئر کرافٹ (اے ایم سی اے) کو مقامی طور پر تیار کرنے کے پروگرام کو منظوری دے دی ہے وزارت دفاع نے منگل کو یہاں کہا کہ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے آپریشن سندور کے بعد دفاعی شعبے کے اس ڈریم پروگرام کو منظوری دی ہے۔ وزارت کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ "ملک کی مقامی دفاعی صلاحیتوں کو بڑھانے اور ایک مضبوط گھریلو ایرو اسپیس صنعتی ماحولیاتی نظام کو فروغ دینے کی طرف ایک اہم قدم کے طور پر وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ایڈوانسڈ میڈیم کمبیٹ ایئر کرافٹ (اے ایم سی اے) پروگرام کے نفاذ کے ماڈل کو منظوری دی ہے۔" ایروناٹیکل ڈیولپمنٹ ایجنسی (اے ڈی اے) اس پروگرام کو صنعتی شراکت کے ذریعے نافذ کرنے کے لیے تیار ہے۔

کورونا وائرس کے انفیکشن سے گھبرانے کی ضرورت نہیں: وزارت صحت

نئی دہلی۔(یواین آئی) صحت اور خاندانی بہبود کے مرکزی وزیر نے منگل کے روز پھر سے یہ اعادہ کیا کہ ملک میں کووڈ انفیکشن کی صورتحال پر مسلسل نظر رکھی جا رہی ہے اور گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وزارت کے اعداد و شمار کے مطابق 19 مئی سے اب تک ملک میں کورونا کے ایکٹو کیسز 1010 تک پہنچ گئے ہیں۔ انڈین کونسل آف میڈیکل ریسرچ کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر راجیو بہل نے کہا ہے کہ ملک میں کورونا وائرس کی صورتحال پر گہری نظر رکھی جا رہی ہے اور فی الحال گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ ملک بھر میں پھر سے کورونا وائرس کی نئی ویرینٹ جے این 1 کے تیزی سے پھیلنے کی وجہ سے متعلقہ اہلکار سرگرم ہو گئے ہیں۔ صحت کی نگہداشت کرنے والے تمام اداروں کو الرٹ رہنے کو کہا گیا ہے اور انہیں علاج کی تمام ضروری سہولیات تیار رکھنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ فی الحال کیرالہ میں سب سے زیادہ ایکٹو کیسز ہیں۔ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق، کیرالہ 430 زیر علاج مریضوں کے ساتھ سرفہرست ہے، اس کے بعد مہاراشٹر 209 اور دہلی 104 کیسز کے ساتھ بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہے۔ اس کے علاوہ گجرات میں 83، تامل ناڈو میں 69، کرناٹک میں 47، اتر پردیش میں 15، راجستھان میں 13، مغربی بنگال میں 12، پڈوچیری میں 9، ہریانہ میں 9، آندھرا پردیش میں 4، مدھیہ پردیش میں 2 اور تلنگانہ، گوا اور چھتیس گڑھ میں ایک ایک کیس رپورٹ ہوئے ہیں۔

بانکے بہاری مندر معاملہ

سپریم کورٹ نے یوپی حکومت کو لگائی سخت پھٹکار

اگر ریاستی حکومت نجی فریقوں کے درمیان تنازعات میں مداخلت کرے گی تو اس سے قانون کی حکمرانی کا نظام متزلزل ہوگا

نئی دہلی۔(ایجنسی) سپریم کورٹ نے منگل کے روز اتر پردیش حکومت کو سخت سرزنش کرتے ہوئے کہا کہ اس نے ورنداون میں واقع مشہور شری بانکے بہاری مندر کے انتظام سے متعلق دو نجی فریقین کے درمیان جاری مقدمے کو "ہائی جیک" کر لیا ہے۔ جسٹس بی وی ناگرتنا اور جسٹس ستیش چندر شرما پر مشتمل بنچ نے کہا کہ اگر ریاستی حکومت نجی فریقوں کے درمیان تنازعات میں مداخلت کرے گی تو اس سے قانون کی حکمرانی کا نظام متزلزل ہو جائے گا۔ بنچ نے ریاستی حکومت سے سوال کیا کہ کیا ریاست اس مقدمے میں فریق تھی؟ کس حیثیت سے ریاست نے اس تنازعے میں مداخلت کی؟ اگر ریاست نجی فریقوں کے درمیان تنازعے میں داخل ہونے لگے گی تو یہ قانون کی حکمرانی کی خلاف ورزی ہوگی۔ آپ کسی مقدمے کو ہائی جیک نہیں کر سکتے۔ دو فریقوں کے درمیان جاری ایک نجی مقدمے میں ریاست کی طرف سے مداخلت کرنا اور اسے اپنے قابو میں لینا قابل قبول نہیں۔ عدالت یہ بات متھرا میں بانکے بہاری مندر کے لیے ریاستی حکومت کی مجوزہ ازسرنو ترقیاتی اسکیم کو منظوری دینے سے متعلق اپنے سابقہ حکم میں ترمیم کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے کر رہی تھی۔

سماعت کے آغاز میں درخواست گزار دیویندر ناتھ گوسوامی کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل کپل سبل نے دلیل دی کہ "ہمیں فریق بنائے بغیر ہی اتر پردیش حکومت کو 300 کروڑ روپے کی رقم دے دی گئی۔" انہوں نے سوال اٹھایا: "آپ ایک دوسری درخواست میں حکم جاری کر کے کیسے یہ ہدایت دے سکتے ہیں کہ ایک نجی مندر کی آمدنی ریاست کو دے دی جائے؟" اتر پردیش حکومت کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل نے جواب دیا کہ ریاست نے مندر کے انتظام اور مجوزہ کاریڈور (راستہ) کی نگرانی کے لیے ایک ٹرسٹ تشکیل دیا ہے۔ قانون کے مطابق تمام رقم حکومت کے پاس نہیں بلکہ ٹرسٹ کے پاس رہے گی۔ اس وضاحت کے بعد بنچ نے حکومت کی یہ دلیل قبول کر لی کہ مندر کی آمدنی صرف مندر کے آس پاس 5 ایکڑ زمین خریدنے اور ایک ہولڈنگ ایریا بنانے کے لیے استعمال کی جائے گی۔ اس سے قبل بنچ نے ریاستی حکومت کے وکیل کو ہدایت دی کہ وہ ٹرسٹ سے متعلق جاری کردہ آرڈیننس کی ایک کاپی درخواست گزار کو فراہم کرے، اور متعلقہ پرنسپل سکریٹری کو 29 جولائی تک حلف نامہ داخل کرنے کی ہدایت دی۔ 15 مئی کو سپریم کورٹ نے عقیدت مندوں کے فائدے کے لیے مندر کاریڈور تیار کرنے کے ریاستی منصوبے کو منظوری دے دی تھی۔ 19 مئی کو گوسوامی نے نئی درخواست دائر کی جس میں کہا گیا کہ مجوزہ ترقیاتی منصوبہ عملی لحاظ سے ناقابل عمل ہے، اور مندر سے تاریخی اور انتظامی طور پر جڑے لوگوں کی شمولیت اور مشورے کے بغیر اگر مندر کمپلیکس کی ازسرنو تعمیر کی کوشش کی گئی تو انتظامی بدنظمی پیدا ہو سکتی ہے۔ درخواست میں مزید کہا گیا کہ اس طرح کی ترقیاتی مداخلت سے مندر اور اس کے آس پاس کے ماحول کا مذہبی اور ثقافتی تشخص متاثر ہو سکتا ہے، جو کہ تاریخی اور روحانی اہمیت کا حامل ہے۔ یاد رہے کہ درخواست گزار گوسوامی کا دعویٰ ہے کہ وہ مندر کے بانی سوامی ہرداس گوسوامی کی نسل سے ہیں اور ان کا خاندان پچھلے 500 برسوں سے مندر کے معاملات کا انتظام کرتا چلا آ رہا ہے۔ وہ خود بھی مندر کے روزمرہ کے مذہبی اور انتظامی امور میں فعال کردار ادا کرتے ہیں۔

سپریم کورٹ میں وقف ایکٹ 1995 کو چیلنج کرنے والی عرضی پر سماعت

عدالت عظمیٰ نے مرکز اور ریاستوں کو جاری کیا نوٹس

نئی دہلی: وقف بورڈ کا مسئلہ ان دنوں سرخیوں میں ہے۔ مرکزی حکومت نے وقف بورڈ ترمیم متعارف کرائی ہے جسے وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کے نام سے جانا جاتا ہے۔ مرکزی حکومت نے اس کا نام بھی تبدیل کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی سپریم کورٹ نے وقف ایکٹ 1995 کو لے کر مرکز اور ریاست کو نوٹس جاری کیا ہے۔ سپریم کورٹ نے وقف ایکٹ 1995 کو چیلنج کرنے والی ایک عرضی پر منگل کو مرکز اور ریاستی حکومتوں کو نوٹس جاری کیا۔ چیف جسٹس آف انڈیا بی آر گوائی اور جسٹس اے جی مسیح کی بنچ نے دہلی کے رہائشی نکھل اپادھیائے کی عرضی پر نوٹس جاری کیا۔ اسے ایڈوکیٹ ہری شنکر جین اور ایک اور شخص کی طرف سے دائر کی گئی اسی طرح کی درخواست کے ساتھ منسلک کیا گیا تھا۔ سماعت کے دوران چیف جسٹس بی آر گوائی نے درخواست گزار کے وکیل اشونی کمار اوپادھیائے سے پوچھا کہ اب آپ 1995 کے قانون کو بھی چیلنج کر رہے ہیں، حالانکہ 2025 میں اسے چیلنج کرنا تاخیر کا معاملہ ہے۔ وکیل نے جواب دیا کہ سپریم کورٹ پہلے بھی عبادت گاہوں سے متعلق قانون اور اقلیتی کمیشن ایکٹ کی قانونی حیثیت پر سماعت کر چکا ہے۔ منگل کو سپریم کورٹ کی بنچ نے ایڈوکیٹ اشونی اپادھیائے سے پوچھا کہ اب اسے 1995 کے ایکٹ کو چیلنج کرنے والی درخواستوں پر کیوں غور کرنا چاہیے۔ اس پر ایڈوکیٹ اپادھیائے نے کہا کہ سابق سی جے آئی سنجیو کھنہ، جسٹس سنجے کمار اور کے وی وشواناتھن کی بنچ نے سابق سی جے آئی کھنہ کی ریٹائرمنٹ کے بعد سی جے آئی گوائی کی سربراہی والی بنچ کے عہدہ سنبھالنے سے قبل وقف (ترمیم) 2025 کے معاملات کی سماعت کی تھی۔ عدالت نے پہلے ہی 1995 کے ایکٹ کو چیلنج کرنے والے مقدمات کو الگ سے سننے پر رضامندی ظاہر کی تھی اور 2025 کی ترامیم کو چیلنج کرنے والوں کو اس پر اپنا جواب داخل کرنے کی اجازت دی تھی۔ سالیسٹر جنرل ایشوریہ بھاٹی، جو مرکز کی طرف سے پیش ہوئے، منگل کو کہا کہ عدالت نے 1995 کے ایکٹ کو چیلنج کرنے والی درخواستوں کے ساتھ 2025 کی ترمیم کو چیلنج کرنے والی درخواستوں کی سماعت کرنے کی اجازت نہیں دی۔

ہائی کورٹ کے 21 ججوں کے تبادلے کی سفارش

نئی دہلی۔(یواین آئی) چیف جسٹس بی آر گوئی کی سربراہی میں سپریم کورٹ کالجیم نے مختلف ہائی کورٹس کے 21 ججوں کے تبادلے کی سفارش کی ہے۔ یہ اطلاع سپریم کورٹ نے منگل کو جاری ایک بیان میں دی۔ بیان کے مطابق 26 مئی کو ہونے والی میٹنگ میں کالجیم نے ججوں کے تبادلے کا فیصلہ کیا۔ جسٹس سوجوئے پال کو تلنگانہ سے کلکتہ ہائی کورٹ منتقل کرنے کی سفارش کی گئی ہے جبکہ جسٹس وی کامیشور راؤ کو کرناٹک ہائی کورٹ سے دہلی ہائی کورٹ میں منتقل کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ اسی طرح جسٹس لانسنگ کم جمیر کو گوہاٹی سے کلکتہ ہائی کورٹ، جسٹس مانس رنجن پاٹھک کو گوہاٹی سے اڑیسہ ہائی کورٹ، جسٹس تتن واسودیو سمبرے کو بمبئی سے دہلی ہائی کورٹ، جسٹس اشونی کمار مشرا کو الہ آباد سے پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ بھیجنے کی سفارش کی گئی ہے۔ جسٹس سمن شیام کو گوہاٹی سے بامبے ہائی کورٹ منتقل کرنے کی سفارش کی گئی۔ پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ سے جسٹس سنجیو پرکاش شرما کو واپس راجستھان منتقل کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ اسی طرح جسٹس وویک چودھری کو الہ آباد سے دہلی ہائی کورٹ، جسٹس دنیش کمار سنگھ کو کیرالہ سے کرناٹک ہائی کورٹ، جسٹس وویک کمار سنگھ کو مدراس سے مدھیہ پردیش ہائی کورٹ اور جسٹس بتو دیو آنند کو مدراس ہائی کورٹ سے واپس آندھرا پردیش منتقل کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ کالجیم نے جسٹس اوم پرکاش شکلا کو الہ آباد سے دہلی ہائی کورٹ، جسٹس شری چندر شیکھر کو راجستھان سے بمبئی ہائی کورٹ اور جسٹس سدھیر سنگھ کو پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ سے واپس پٹنہ منتقل کرنے کی سفارش کی ہے۔

برج بھوشن کے خلاف پوکسو کیس بند، دہلی پولیس کی کلوزر رپورٹ منظور

نئی دہلی۔(ایجنسی) دہلی کی ایک عدالت نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے سابق رکن پارلیمان اور ریسلنگ فیڈریشن آف انڈیا (ڈبلیو ایف آئی) کے سابق صدر برج بھوشن شرن سنگھ کے خلاف بچوں کو جنسی جرائم سے تحفظ دینے والے قانون (پوکسو) کے تحت دائر مقدمہ ختم کرنے کی دہلی پولیس کی سفارش کو منظور کر لیا ہے۔ یہ مقدمہ اس وقت درج کیا گیا تھا جب ایک نابالغ خاتون پہلوان نے ان پر جنسی استحصال کا الزام لگایا تھا۔ ایڈیشنل سیشن جج گومتی منوچا نے کہا، "مقدمے کو بند کرنا قبول کیا جاتا ہے۔" عدالت میں سماعت کے دوران متاثرہ لڑکی نے بھی عدالت کو بتایا کہ وہ دہلی پولیس کی جانچ سے مطمئن ہے اور کلوزر رپورٹ کی مخالفت نہیں کرتی۔ یہ معاملہ اس وقت ایک نیا موڑ لے گیا جب لڑکی کے والد نے دوران تفتیش دہلی پولیس کو ایک حیران کن بیان دیا۔ ان کے مطابق، انہوں نے اپنی بیٹی کے ساتھ ماضی میں ہوئے مبینہ ناانصافی کا بدلہ لینے کے لیے جھوٹا جنسی استحصال کا الزام لگایا تھا۔ اس کے بعد دہلی پولیس نے 15 جون 2023 کو کلوزر رپورٹ داخل کی تھی، جس میں کہا گیا کہ الزامات کی کوئی ٹھوس بنیاد یا شواہد نہیں ملے ہیں۔

اچھی حکومت غریبوں کی بہبود کے ساتھ خوشحالی کی راہ ہموار کرتی ہے

سی ایم یوگی نے اجتماعی شادی منصوبہ کے تحت 1200 جوڑوں کی اجتماعی شادی تقریب میں شرکت کی

گورکھپور۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ جب اچھی حکومت ہوتی ہے تو وہ ترقی اور غریبوں کی فلاح و بہبود کے پروگراموں کو تیزی سے آگے بڑھا کر خوشحالی کی راہ ہموار کرتی ہے۔ سلامتی کا بہتر ماحول ہر فرد کی زندگی میں مثبت، ترقیاتی اور فلاحی تبدیلیاں لاتا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی میں یہی تبدیلی گزشتہ 11 سالوں سے ملک میں اور پچھلے آٹھ سالوں سے ریاست میں دیکھی جا رہی ہے۔ یوگی منگل کو ہندوستان فرٹیلائزرز اینڈ کیمیکلز لمیٹڈ (کھاد فیکٹری) کے احاطے میں وزیر اعلیٰ کی 1200 جوڑوں کی اجتماعی شادی کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ حکومت نے اجتماعی شادی اسکیم میں فی جوڑے کے اخراجات کو 51 ہزار سے بڑھا کر ایک لاکھ روپے کر دیا ہے اور آج اس اضافہ کے بعد پہلا پروگرام تھا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اصل حکومت وہ ہے جو عوام کے گھر جا کر ان کے مسائل حل کرے۔ چیف منسٹر ماس میرج اسکیم وزیر اعظم نریندر مودی کے عوامی بہبود کے پروگراموں کو آگے بڑھانے کی مہم ہے۔ یہ پروگرام بیٹی بچاؤ-بیٹی پڑھاؤ اسکیم کی ایک کڑی ہے۔ یہ بچپن کی شادی، تعدد ازدواج اور جہیز جیسی سماجی برائیوں پر کاری ضرب ہے۔ یوگی نے کہا کہ آج حکومت کا ارادہ ہر شہری کی زندگی میں تبدیلی لانا ہے۔ ہندوستان کو دنیا کی سب سے بڑی طاقت بنانے کے لیے ہمیں سماج کے آخری پائیدان پر بیٹھے ہر فرد کے بارے میں سوچنا ہوگا۔ ہمیں ان کی زندگی میں تبدیلی لانی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم اپنی بیٹیوں کو بچانا چاہتے ہیں تو ہمیں انہیں تعلیم دلوانا ہوگا اور انہیں بااختیار بنانا ہوگا۔ ہمیں اپنی بیٹی کو آگے لے جانے کے لیے تمام انتظامات کرنے ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ سال 2017 میں حکومت نے غریبوں کی تکالیف کو دور کرنے کے لیے بیٹیوں کی پیدائش سے لے کر گریجویشن تک تعلیم کے لیے وزیر اعلیٰ کنیا سمنگلا یوجنا شروع کیا تھا۔ آج یہ اسکیم کامیابی سے چل رہی ہے۔ اس کے تحت ریاست کے غریب اور محروم خاندانوں کی تقریباً 24 لاکھ لڑکیوں کو پیدائش سے لے کر گریجویشن تک تعلیم کے لیے 25 ہزار روپے کی رقم دی جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بیٹی کی پیدائش کے بعد جیسے ہی اندراج ہوتا ہے، اس کے کھاتے میں ایک مقررہ رقم جمع ہو جاتی ہے۔ ایک مقررہ رقم اس وقت بھی دی جاتی ہے جب بیٹی 1 سال کی ہو جاتی ہے اور اسے تمام ٹیکے لگوائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد، جب بیٹی کلاس 1، کلاس 6، کلاس 9 میں داخل ہوتی ہے اور اس کے بعد جب وہ ITI، ڈپلومہ یا دوسرے کورس میں داخلہ لیتی ہے تو اکاؤنٹ میں ایک مقررہ رقم بھیجی جاتی ہے۔ آج یہ رقم بیٹی کی حفاظت کا سہارا بن رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کنیا سمنگلا یوجنا کے تحت تعلیم کا مناسب انتظام کرنے کے بعد حکومت نے بیٹیوں کی شادی کے لیے چیف منسٹر ماس میرج اسکیم شروع کی۔ آج غریب والدین کو اپنی بیٹی کی شادی کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ چیف منسٹر ماس میرج اسکیم کے تحت حکومت غریب لڑکیوں کی شادی کرنے کے لیے بھی کام کر رہی ہے۔

بی جے پی نے 2 اراکین اسمبلی کو 6 سال کے لیے پارٹی سے کیا باہر، ڈی کے شیوکمار نے کیا تلخ تبصرہ

نئی دہلی۔(ایجنسی) کرناٹک میں بی جے پی کے اندر بغاوت کی لہریں عرصہ سے دیکھنے کو مل رہی تھیں۔ اب اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ بی جے پی نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے کرناٹک میں اپنے 2 اراکین اسمبلی کو پارٹی سے باہر کا راستہ دکھا دیا ہے۔ بی جے پی نے ایس ٹی سوم شیکھر اور اے شیورام ہیبار کو 6 سال کے لیے پارٹی سے معطل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ایس ٹی سوم شیکھر کرناٹک اسمبلی میں یشونت پور کی نمائندگی کرتے ہیں اور اے شیورام ہیبار یلاپور کی نمائندگی کرتے ہیں۔ بی جے پی کی کرناٹک یونٹ کے صدر بی وائی وجیندر کا دونوں اراکین اسمبلی کے خلاف ہوئی کارروائی سے متعلق کہنا ہے کہ انھیں پارٹی مخالف سرگرمیوں کی وجہ سے باہر نکالا گیا ہے۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ بی جے پی اعلیٰ کمان نے طویل بات چیت کے بعد یہ فیصلہ لیا ہے۔

راہل نے 'ناٹ فاؤنڈ سوٹیبل' کو نیا منووادی ہتھیار قرار دیا

دلت، آدیواسی اور دیگر پسماندہ طبقات کو اعلیٰ تعلیم اور قیادت سے دور رکھنے کی منظم سازش ہے: کانگریس لیڈر

نئی دہلی: (ایجنسی) کانگریس کے رہنما اور لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی نے سرکاری تقرریوں میں استعمال ہونے والی اصطلاح 'کوئی موزوں امیدوار نہیں پایا گیا' (ناٹ فاؤنڈ سوٹیبل) کو نیا منووادی ہتھیار قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ جملہ دراصل ایک سازش ہے، جس کے ذریعے دلت، آدیواسی اور دیگر پسماندہ طبقات کے نوجوانوں کو تعلیم اور قیادت سے محروم رکھنے کی منظم کوشش کی جا رہی ہے۔ راہل گاندھی نے یہ بات دہلی یونیورسٹی کے طلبہ کے ساتھ ایک ملاقات میں کہی، جس کی ویڈیو انہوں نے حال ہی میں اپنے یوٹیوب چینل اور سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری کی ہے۔ اس ویڈیو میں وہ واضح طور پر کہتے ہیں کہ 'ناٹ فاؤنڈ سوٹیبل' جیسی اصطلاحات کا استعمال دراصل آئین پر حملہ ہے اور سماجی انصاف کے ساتھ ایک کھلا دھوکہ ہے۔ راہل گاندھی نے الزام لگایا کہ دہلی یونیورسٹی میں 60 فیصد سے زیادہ پروفیسر کے عہدے اور 30 فیصد سے زائد ایسوسی ایٹ پروفیسر کے ریزروڈ عہدے اسی اصطلاح کی آڑ میں خالی رکھے گئے ہیں۔ ان کے بقول، "یہ کوئی اتفاقیہ معاملہ نہیں بلکہ ملک بھر کی اعلیٰ تعلیمی اداروں جیسے آئی آئی ٹیز اور مرکزی یونیورسٹیوں میں منظم طریقے سے یہی سازش جاری ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے تعلیم کو مساوات کا سب سے بڑا ہتھیار قرار دیا تھا، مگر موجودہ حکومت اسی ہتھیار کو کند کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ ان کے مطابق نئی تعلیمی پالیسی بھی دراصل اسی منصوبے کا حصہ ہے، جس کا مقصد پسماندہ طبقات کے نوجوانوں سے مسابقت کا فائدہ چھیننا ہے۔

پنچکولہ میں اجتماعی خودکشی کا سنسنی خیز معاملہ

7 لوگوں نے زہر کھا کر دی جان، کار سے لاشیں برآمد

پنچکولہ۔ دہلی کے بُراڑی میں ایک ہی کنبہ کے 11 اراکین کی خودکشی کا معاملہ ابھی سلجھا ہی نہیں تھا کہ اب ہریانہ کے پنچکولہ میں ایک ہی کنبہ کے 7 اراکین کی خودکشی کرنے کی دردناک خبر سامنے آئی ہے۔ پنچکولہ کے سیکٹر 27 میں کھڑی ایک کار سے 7 لوگوں کی لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔ کار سے برآمد سبھی لاشیں ایک ہی کنبہ کی بتائی جا رہی ہیں۔ بنیادی طور اتراکھنڈ کے رہنے والے کنبہ میں شوہر-بیوی، ان کے تین بچے اور دو بزرگ شامل ہیں۔ مہلوکین نے ممکنہ طور پر زہر کھا کر اپنی جان دے دی ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملنے کے بعد پنچکولہ کی ڈی سی پی ہمادری کوشک، ڈی سی پی (جرائم) امت دہیا اور تھانہ پولیس موقع پر پہنچی۔ ساتوں کو سیکٹر-26 کے ایک پرائیویٹ اسپتال میں لے جایا گیا جہاں پر ایک کو چھوڑ کر باقی کو مردہ قرار دے دیا گیا۔ حالانکہ جو بچا تھا وہ بھی بعد میں سول اسپتال میں دم توڑ دیا۔ سین آف کرائم ٹیم اور ایس ایف ایل ٹیم نے موقع سے شواہد جمع کیے ہیں۔ پرائیویٹ اسپتال میں کھڑی مرنے والوں کے کنبہ کی اتراکھنڈ نمبر والی کار کا بھی معائنہ کیا گیا۔ پولیس کی ابتدائی جانچ میں یہ معاملہ اجتماعی خودکشی کا معلوم پڑتا ہے۔ پولیس کو کار سے اسکول بیگ، کھانے پینے کے سامان، کپڑے اور دیگر چیزیں ملی ہیں۔ ذرائع کے مطابق یہ کنبہ پنچکولہ میں کرایہ کے مکان میں رہ رہا تھا۔ پولیس کے مطابق کنبہ کے قریبی لوگوں کا کہنا ہے کہ پروین متل کے کنبہ پر بھاری قرض تھا۔ کچھ وقت پہلے انہوں نے دہرہ دون میں ٹور اینڈ ٹریولس کا کاروبار شروع کیا تھا۔ اس میں ان کو زبردست نقصان ہوا۔ قرض سے پریشان ہو کر کنبہ نے اتنا بڑا قدم اٹھایا۔ وہیں ڈی سی پی ہمادری کوشک نے بتایا کہ ابھی حالات پوری طرح سے واضح نہیں ہے۔ پولیس تمام جانچ میں لگی ہوئی ہے۔

کھڑگے، سونیا اور راہل سمیت لیڈران نے پنڈت نہرو کو ان کی برسی پر خراج عقیدت پیش کیا

نئی دہلی۔ کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے، سابق صدر راہل گاندھی اور کانگریس کی پارلیمانی پارٹی کی لیڈر سونیا گاندھی نے منگل کو سابق وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو ان کی برسی پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ 21ویں صدی کے ہندوستان کا ان کے بے پناہ تعاون کے بغیر تصور نہیں کیا جا سکتا۔ مسٹر کھڑگے نے کہا کہ شہریت ملک کی خدمت کرنے میں مضمر ہے۔ - پنڈت جواہر لعل نہرو کی برسی پر دلی خراج عقیدت، ہمارے الہام کا ذریعہ، ہندوستان کو صفر سے چوٹی تک لے جانے والے، جدید ہندوستان کے خالق، جمہوریت کے نڈر محافظ، جنہوں نے ہندوستان کو معاشی اور صنعتی میدان میں ترقی دی، جنہوں نے ملک کو تنوع میں اتحاد کے پیغام کا 21ویں صدی کے ہندوستان کا تصور پنڈت نہرو کے تعاون کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔ مسٹر گاندھی نے کہا کہ ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو جی کو ان کی برسی پر میرا خراج عقیدت۔ ایک مضبوط اور جامع ہندوستان کے خواب کے ساتھ، نہرو جی نے اپنی دور اندیش قیادت سے آزاد ہندوستان کی مضبوط بنیاد رکھی۔ سماجی انصاف، جدیدیت، تعلیم، آئین اور جمہوریت کے قیام میں ان کا کردار انمول ہے۔ جواہر لال نہرو کی وراثت اور ان کے نظریات ہمیشہ ہماری رہنمائی کرتے رہیں گے۔"

مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ اور ترنمول کانگریس کی سپریمو ممتا بنرجی نے بھی پنڈت نہرو کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے انہیں عظیم سیاستدان اور انسان دوست قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ جدید ہندوستان کے دوراندیش معمار تھے۔

بی ایس ایف کی چوکیاں شہید جوانوں کے نام سے ہوں گی منسوب، ایک کا نام 'سندور' رکھنے کی بھی تجویز

نئی دہلی۔ سرحدی سلامتی دستہ (بی ایس ایف) کے افسروں نے آج ایک پریس کانفرنس کی۔ اس دوران بی ایس ایف کے آئی جی جموں ششانک آنند نے کہا کہ ہمیں دہشت گردوں کے اپنے لانچ پیڈ اور کیمپوں میں لوٹنے اور ایل او سی اور آئی بی پر ممکنہ دراندازی کے بارے میں کئی انپٹ مل رہے ہیں۔ سلامتی دستوں کو مستعد رہنا ہوگا۔ آئی جی ششانک آنند نے کہا کہ 'آپریشن سندور' کے دوران بی ایس ایف کی خاتون اہلکاروں نے [illegible]

آئی اے ایس افسر فوزیہ ترنم کو بی جے پی لیڈر نے بتایا 'پاکستانی'، سیاسی ہنگامہ برپا

کلبرگی (ایجنسی) 'آپریشن سندور' کے بعد پورے ملک کی تعریفیں بٹورنے والی کرنل صوفیہ قریشی کے خلاف مدھیہ پردیش حکومت میں وزیر اور بی جے پی لیڈر وجے شاہ نے جو متنازعہ بیان دیا تھا، اس کے لیے انھیں معافی مانگنی پڑی تھی۔ یہ ہنگامہ ابھی پوری طرح سے ختم بھی نہیں ہوا ہے اور کرناٹک میں بی جے پی رکن قانون ساز کونسل این روی کمار نے مسلم آئی اے ایس افسر فوزیہ ترنم کو 'پاکستانی' بتا کر سیاسی ہنگامہ شروع کر دیا ہے۔ دراصل ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے این روی کمار نے فوزیہ ترنم کے بارے میں کہہ دیا کہ 'وہ پاکستان سے آئی ہوئی لگتی ہیں'۔ کچھ میڈیا رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ اپنی تقریر کے دوران بی جے پی لیڈر نے کہا کہ "کلبرگی ضلع کلکٹر دفتر بھی اپنی آزادی گنوا دی ہے۔ ضلع کلکٹر میڈم بھی کانگریس کی ہی سن رہی ہیں۔ مجھے نہیں پتہ [illegible] مذمت کی ہے اور فوزیہ ترنم کو ایک صاف شبیہ والا افسر بتایا ہے۔ اس معاملے میں این روی کمار کے خلاف مقدمہ بھی درج کر لیا گیا ہے۔ این روی کمار کے متنازعہ بیان کے بعد فوزیہ ترنم سرخیوں میں ہیں۔ لوگ ان کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننا چاہتے ہیں۔ فوزیہ ترنم 2014 بیچ کی آئی اے ایس افسر ہیں۔ ان کی یو پی ایس سی میں 31ویں رینک تھی۔ موجودہ وقت میں ان کی تعیناتی کلبرگی میں ہے۔ فوزیہ کی پیدائش 2 اپریل 1992 کو کرناٹک کے بنگلورو میں ہوئی تھی۔ یہیں پر انھوں نے اپنی تعلیم مکمل کی اور ٹی سی ایچ میں اینالسٹ عہدہ پر کام کیا۔ ایک انٹرویو میں انھوں نے خود بتایا تھا کہ 2010 میں ملازمت چھوڑنے کے بعد انھوں نے یو پی ایس سی کی تیاری شروع کی۔ 2011 میں سول سروس امتحان کلیئر کیا۔ رینک 307 آئی اور آئی آر ایس کی پوسٹ ملی۔ اگلے [illegible]

اسرائیلی وحشیانہ بمباری سے مزید 81 فلسطینی شہید

اسکول پر حملے میں کئی بچے زندہ جل گئے □ حماس کی حراست سے رہائی پانے والی اسرائیلی خاتون نے اپنی ہی فوج کی جارحیت کا احوال سنا دیا

غزہ، 27 مئی (یو این آئی) اسرائیلی بمباری سے غزہ میں 81 فلسطینی شہید ہو گئے جبکہ اسکول پر بمباری کے نتیجے میں کئی بچے زندہ جل گئے۔ قطری نشریاتی ادارے 'الجزیرہ' کی رپورٹ کے مطابق طبی ذرائع نے بتایا کہ پیر کی صبح سے اسرائیلی حملوں میں غزہ بھر میں کم از کم 81 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں، جن میں سے 53 صرف غزہ شہر میں جان کی بازی ہار گئے، اسرائیلی فوج نے گزشتہ روز غزہ کے اسکول پر بھی بمباری کی، جس کے نتیجے میں کئی بچے زندہ جل گئے۔ الجزیرہ کے نمائندے نے واشنگٹن ڈی سی سے اطلاع دی ہے کہ جنگ بندی کے حوالے سے مختلف پیغامات اور قیاس آرائیاں سامنے آرہی ہیں، یہ بیانات اس وقت سامنے آئے ہیں جب اطلاعات ہیں کہ فلسطینی تنظیم حماس نے غزہ کے لیے امریکی جنگ بندی کی تجویز سے اتفاق کر لیا ہے۔ عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے ترجمان کا کہنا ہے کہ غزہ میں ہر ایک شہری تکلیف میں مبتلا ہے، اسرائیل کی جانب سے امداد کی بندش اور حملوں کی شدت میں اضافے کے باعث غزہ کے ہسپتالوں میں طبی سامان ختم ہو چکا ہے اور زخمیوں کی حالت 'خوفناک' ہے۔ غزہ کی وزارت صحت کے مطابق اسرائیل کی غزہ پر مسلط کردہ جنگ میں اب تک کم از کم 53 ہزار 977 فلسطینی شہید اور ایک لاکھ 22 ہزار 966 زخمی ہو چکے ہیں۔ حکومت کے میڈیا دفتر نے شہدا کی تعداد 61 ہزار 700 سے زائد بتائی ہے، ہزاروں افراد اب بھی ملبے تلے لاپتا ہیں اور انہیں مردہ تصور کیا جا رہا ہے۔ 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے حملوں میں اسرائیل میں تقریباً ایک ہزار 139 افراد ہلاک ہوئے تھے اور 200 سے زائد کو یرغمال بنا لیا گیا تھا۔

اسرائیلی یرغمالی سابق خاتون فوجی نے غزہ میں جارحیت کا احوال سناتے ہوئے کہا کہ مجھے سب سے زیادہ خوف اپنے ہی ملک سے تھا، میں نے موت کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ غزہ میں حماس کے ہاتھوں حراست میں لی جانے والی ایک سابق اسرائیلی فوجی نعاما لیوی نے انکشاف کیا کہ قید کے دوران اسے سب سے زیادہ خوف اسرائیلی فضائی حملوں کا تھا، جس سے وہ اپنی موت کو قریب محسوس کرتی رہیں۔ نعاما لیوی اُن 5 اسرائیلی خاتون فوجیوں میں شامل تھیں جنہیں رواں سال جنوری میں جنگ بندی معاہدے کے تحت رہا کیا گیا تھا، تل ابیب کے مشہور 'ہوسٹیج اسکوائر' پر منعقدہ احتجاجی جلسے میں خطاب کرتے ہوئے لیوی نے اپنی اسیری کے کربناک لمحات بیان کیے۔ انہوں نے کہا کہ جب بمباری ہوتی تو پہلے سیٹی جیسی آواز آتی، ہم دعا کرتے کہ یہ ہم پر نہ گرے، پھر ایک زوردار دھماکا ہوتا، اتنا شدید کہ پورا جسم ساکت ہو جاتا اور زمین ہلنے لگتی تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ ہر بار لگتا تھا کہ بس، اب میری زندگی ختم ہو گئی ہے، یہ میری سب سے خوفناک یادوں میں سے ہے اور سب سے زیادہ خطرناک بھی یہی تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ایک بار فضائی حملے میں وہ مکان جزوی طور پر منہدم ہو گیا جہاں میں قید تھی، یہ میری حقیقت تھی اور اب وہاں باقی قیدیوں کی حقیقت بھی یہی ہے، انہیں بس دیوار سے لپٹ کر دعا کرنی ہوتی ہے۔ اسرائیلی یرغمالی نے بتایا کہ ابھی اسی لمحے وہاں کئی یرغمالی ہیں جو ان دھماکوں کو سنتے ہیں، خوف سے کانپتے ہیں، اُن کے پاس بھاگنے کی جگہ نہیں، بس دیوار سے لپٹ کر دعا کرتے ہیں، ایک ایسی بے بسی کے ساتھ جو بیان سے باہر ہے۔ لیوی کے یہ بیانات ایک ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب اسرائیل میں یرغمالیوں کے اہل خانہ وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو پر شدید تنقید کر رہے ہیں اور غزہ جنگ کو بند کرنے کے لیے دباؤ بڑھ رہا ہے۔ اس سے قبل بھی، ایک اور سابق اسرائیلی یرغمالی نے کہا تھا کہ انہیں سب سے زیادہ ڈر یہی تھا کہ ہمیں حماس نہیں، بلکہ اسرائیل ہی مار دے اور پھر کہہ دے کہ یہ حماس کا کام ہے۔

فلسطین کو تسلیم کرنے کی صورت میں اسرائیل یورپی ممالک کے خلاف قدم اٹھا سکتا ہے

تل ابیب، 27 مئی (یو این آئی) اسرائیل نے یورپی ممالک کو خبردار کیا ہے کہ اگر انھوں نے فلسطین کو یک طرفہ طور پر تسلیم کیا تو پھر اسرائیل بھی یک طرفہ اقدامات اٹھا سکتا ہے۔ ٹائمز آف اسرائیل کے مطابق اسرائیلی حکومت کے چند اہم وزرا نے بڑے یورپی ممالک کو پیغام دیا ہے کہ انھوں نے فلسطین کو تسلیم کیا تو اسرائیل مغربی کنارے کے کچھ حصوں کو زبردستی اسرائیل کے ساتھ شامل کر دے گا۔ اسرائیلی اخبار ہارٹز کے مطابق اسرائیلی اسٹریٹجک امور کے وزیر رون ڈیرمر نے فرانسیسی وزیر خارجہ ژان نوئیل بارو اور برطانوی وزیر خارجہ ڈیوڈ لامی کو خبردار کیا ہے کہ اگر فلسطینی ریاست کو تسلیم کیا گیا تو اسرائیل اس کے جواب میں مغربی کنارے مخصوص علاقہ اپنے ساتھ ضم کر لے گا، اور غیر مجاز بستیوں کو قانونی حیثیت دے دے گا۔ اسرائیلی میڈیا کا یہ بھی کہنا ہے کہ وزیر خارجہ جدعون ساعر نے بھی برطانیہ، فرانس اور دیگر ممالک کے اپنے ہم منصبوں کو ایک ایسا ہی پیغام بھیجا ہے، جس میں خبردار کیا گیا ہے کہ اسرائیل کے خلاف کسی بھی اقدام کا مقابلہ اسرائیلی اقدامات سے کیا جائے گا، ان اقدامات میں مغربی کنارے کی بستیوں اور وادی اردن (اردن وادی) کے کچھ حصوں پر خود مختاری کا اطلاق کرنا بھی شامل ہے۔ واضح رہے کہ چند دن قبل مالٹا کے وزیر اعظم نے بھی فلسطین کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا تھا، رابرٹ ابیلا نے اعلان کیا کہ ان کا ملک آئندہ ماہ فلسطینی ریاست کو تسلیم کر لے گا، ایک سیاسی تقریب کے دوران ابیلا نے کہا کہ مالٹا 20 جون کو اقوام متحدہ کی کانفرنس کے بعد اپنا موقف باضابطہ بنائے گا اور اس اقدام کو ایک 'اخلاقی ذمہ داری' قرار دے گا۔

اسرائیل کی غیر انسانی اور بے معنی جنگ کو روکنا ضروری

اسپین نے اسرائیل پر پابندیاں عائد کرنے کی تجویز پیش کر دی

اسپین (ایجنسی) یورپی اور عرب ممالک اسرائیلی فوج کی جارحیت کو ختم کرنے پر زور دینے کے لیے میڈرڈ میں جمع ہوئے۔ یہاں اسپین کے وزیر خارجہ نے بین الاقوامی برادری پر غزہ میں جنگ روکنے کے لیے اسرائیل کے خلاف پابندیوں پر غور کرنے پر زور دیا۔ واضح رہے گزشتہ چند روز سے اسرائیل کے کچھ دیرینہ اتحادیوں نے غزہ میں اسرائیلی وحشیانہ فوجی کارروائیوں میں توسیع کی مخالفت کی ہے، جس کے بعد اسرائیل کو بین الاقوامی دباؤ کا سامنا ہے۔ ہسپانوی وزیر خارجہ جوز مینوئل البارس نے اجلاس کے آغاز سے قبل صحافیوں کو بتایا کہ مذاکرات کا مقصد غزہ میں اسرائیل کی غیر انسانی اور بے معنی جنگ کو روکنا تھا۔ جوز مینوئل نے بڑے پیمانے پر، بغیر کسی شرائط کے اور بغیر کسی حد کے غزہ میں بڑے پیمانے پر انسانی امداد کی ترسیل پر زور دیا۔ اسرائیلی جارحیت پر تنقید کرتے ہوئے انہوں نے غزہ کو انسانیت کا کھلا زخم قرار دیا۔ اجلاس میں فرانس، برطانیہ، جرمنی اور اٹلی سمیت یورپی ممالک کے نمائندوں سمیت مصر، اردن، سعودی عرب، ترکی، مراکش، عرب لیگ اور اسلامی تعاون تنظیم کے سفیروں نے شرکت کی۔ اسرائیلی جارحیت کو روکنے کے لیے منعقدہ اجلاس میں برازیل کے ساتھ ساتھ ناروے، آئس لینڈ، آئرلینڈ اور سلووینیا نے بھی شرکت کی جو اسپین کی طرح پہلے ہی فلسطینی ریاست کو تسلیم کر چکے ہیں۔ یوروپی یونین نے اس ہفتے اسرائیل کے ساتھ اپنے تعاون کے معاہدے پر نظر ثانی کا فیصلہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسپین اس معاہدے کی فوری معطلی کی درخواست کرنے کی بات کہی۔ ہسپانوی وزیر خارجہ نے مزید کہا کہ اسپین اسرائیل کے اتحادیوں اور شراکت داروں سے اسرائیل پر ہتھیاروں کی پابندی عائد کرنے اور ان لوگوں کے خلاف انفرادی پابندیاں عائد کرنے پر بھی زور دے گا جو دو ریاستی حل کو ہمیشہ کے لیے برباد کرنا چاہتے ہیں۔ واضح رہے، اسپین غزہ اور مغربی کنارے میں فلسطینیوں کے بارے میں اسرائیل کی پالیسیوں کا طویل عرصے سے ناقد رہا ہے، اور اس نے گزشتہ مئی میں فلسطینی ریاست کو تسلیم کر کے اسرائیل کو سخت پیغام بھی دیا ہے۔ اسرائیل اور اسپین میں کشیدگی اس وقت بڑھ گئی جب ہسپانوی وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے اسرائیل کو نسل کشی کرنے والا ملک قرار دے دیا۔ غزہ میں اسرائیل کی جانب سے تقریباً تین ماہ سے جاری امدادی ناکہ بندی نے انکلیو میں خوراک، پانی، ایندھن اور ادویات کی قلت میں اضافہ کر دیا ہے، جس سے پورے غزہ میں قحط کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔

مسجد اقصیٰ کی مذہبی، تاریخی اور قانونی حیثیت کو نقصان پہنچانے کی کوشش نا قابل قبول: پاکستان

اسلام آباد، 27 مئی (یو این آئی) پاکستان نے کہا ہے کہ مسجد الاقصیٰ کی مذہبی تاریخی اور قانونی حیثیت کو نقصان پہنچانے کی کوشش نا قابل قبول ہے۔ ترجمان دفتر خارجہ شفقت علی خان نے اسرائیل کے اشتعال انگیز اقدامات کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسجد اقصیٰ کی مذہبی، تاریخی اور قانونی حیثیت کو نقصان پہنچانے کی کوشش نا قابل قبول ہے۔ اسرائیلی اقدامات بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہیں۔ دفتر خارجہ سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل کے اشتعال انگیز اقدامات سے خطے کی پہلے سے کشیدہ صورتحال مزید بگڑ سکتی ہے۔ پاکستان مقدس مقامات کی حرمت اور تاریخی حیثیت کے تحفظ کا مطالبہ کرتا ہے اور اسرائیل کی مزید اشتعال انگیزیوں کی روک تھام کا مطالبہ کرتا ہے۔ بیان میں غزہ میں فلسطینی شہریوں کو مسلسل نشانہ بنانے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بے گھر فلسطینی خاندانوں کو پناہ دینے والے اسکول پر حملہ اسرائیلی ظلم کی نئی مثال ہے اور اس حملے میں بچوں سمیت درجنوں افراد کی شہادت عالمی ضمیر کے لیے لمحہ فکریہ ہے پاکستان 1967 سے پہلے کی سرحدوں پر قائم، القدس شریف کو دارالحکومت بنانے والی فلسطینی ریاست کا حامی ہے اور فلسطینیوں کے حق خود ارادیت کی غیر متزلزل حمایت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ اسرائیل کے حملوں کو فوری طور پر روکا جائے اور اسے جوابدہ بنایا جائے۔ واضح رہے کہ گزشتہ ہفتے مسلمانوں کے مقدس ترین مقام مسجد الاقصیٰ کے احاطے میں درجنوں یہودی آباد کاروں نے دھاوا بولا اور ہلڑ بازی کی تھی۔

سعودی: میڈیکل، انجینئرنگ کے شعبہ میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع

ریاض (سعودی عرب) 27- مئی (ای میل) انٹرنیشنل انڈین پروفیشنلز ایسوسی ایشن (IIPA) نے سعودی عرب میں میڈیکل اور انجینئرنگ کے شعبوں میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع" پر مرکوز ایک بصیرت انگیز اور موثر تقریب کا کامیابی سے انعقاد کیا۔ پروگرام میں ہندوستانی کمیونٹی کے 300 سے زیادہ طلباء، والدین اور تعلیمی پیشہ ور افراد کی پرجوش شرکت کے ساتھ ایک قابل ذکر ٹرن آؤٹ دیکھا گیا۔ تقریب کا آغاز IIPA کے نائب صدر میر مجاہد علی کی ایک فکر انگیز استقبالیہ تقریر سے ہوا، جس نے انفرادی ترقی اور سماجی ترقی دونوں کے ضروری ستونوں کے طور پر کمیونٹی سروس، با مقصد زندگی، اور حقیقی تعلیم کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ جیسے پلیٹ فارم ایک نعمت ہیں، جو متنوع پس منظر سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو مشترکہ سیکھنے اور باہمی ترقی میں اکٹھے ہونے کے قابل بناتے ہیں۔ اور ہندوستان کی ترقی میں بامعنی حصہ ڈالتے ہیں۔ اس تقریب میں ممتاز ماہرین تعلیم، جن میں پروفیسر عتیق الرحمان، پروفیسر مختار احمد، پروفیسر فاروق عادل اور پروفیسر فصیح مجیب شامل تھے، ان تمام حضرات کی جانب سے ماہرانہ پیشکش اور دل کو چھو لینے والے دلکش مکالمے پیش کیے گئے۔ انہوں نے کیریئر کی منصوبہ بندی، میڈیکل اور انجینئرنگ میں داخلہ کے امتحانات اور ہندوستانی طلباء کے لیے مملکت اور بیرون ملک دستیاب تعلیمی راستوں کے بارے میں قابل قدر رہنمائی پیش کی۔ تقریب کی ایک بڑی جھلکی حاضرین اور علاقائی یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم ہندوستانی طلباء کے درمیان براہ راست بات چیت تھی، جس نے طلباء کی کیمپس زندگی، تعلیمی ماحول اور ذاتی تجربات کے بارے میں خود بصیرت فراہم کی۔ طالب علم رضا کاروں میں جنہوں نے اس سیگمنٹ میں کلیدی کردار ادا کیا، محمد حمزہ علی، ایم بی بی ایس کورس میں زیر تعلیم ہیں۔ اور جنابہ عاصمہ وحید خان، انفارمیشن سسٹمز میں بی ایس کر رہی ہیں۔ اور مریم وحید خان، آرکیٹیکچر میں بی ایس کر رہی ہیں۔ سامعین کے سوالات کے جواب دینے کی ان کی رضامندی نے نہ صرف سیشن میں دلچسپی اور گہرائی کا اضافہ کیا بلکہ طلباء کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی ترغیب دی۔ اور ان کی خواہش کو مزید بڑھایا سوال و جواب کا سیشن کافی موثر ثابت ہوا، طلباء اور والدین بے تابی سے داخلوں، اہلیت اور مستقبل کے امکانات کے بارے میں وضاحت طلب کر رہے تھے۔ اور اطمینان پا رہے تھے۔ بعد ازاں آئی آئی پی اے کے صدر محترم ڈاکٹر شفیق احمد نے آخر میں کلمات تشکر کے ساتھ پرتپاک تقریر کے ساتھ تقریب کا اختتام کیا۔ طلباء کی تعلیم و تربیت کے علاوہ عملی زندگی کی رہنمائی سے متعلق والدین کی حکمت عملیوں پر ایک مختصر لیکن پر اثر سیشن رہا۔ محترم صدر نے بچوں اور نوجوان طالب علم کے تعلیمی کیریئر کے سفر کی تشکیل میں جذباتی تعاون، تعلیمی توازن اور حوصلہ افزائی کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ صدر کی باتوں کو تمام سامعین نے بغور سماعت کیا اور جب سامعین کی داد و تحسین سے پروگرام کا ہال گونج اٹھا تو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ان کی باتیں سامعین کے دلوں میں گھر کر گئیں اور ان کے دلوں میں مستقبل کی تمام راہیں ہموار کر دی جس سے مجموعی پروگرام میں معنی خیز اضافہ ہو گیا مہمان مقررین اور طلباء رضا کاروں کے ساتھ ہم آہنگی کے لیے جناب کلیم پاشا کی کاوشوں کو دلی طور پر سراہا گیا۔ آئی آئی پی اے کی ایگزیکٹو ٹیم کے ارکان شاہد محی الدین، عظمت شیخ، عبدالحمید، محمد خلیل اور محمد سمیع الدین نے ان کی بھرپور حمایت کی۔ آئی آئی پی اے نے مسلسل تعلیمی مدد و رہنمائی، خدمت خلق کے جذبے کے ذریعے ہندوستانی تارکین وطن کو بااختیار بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا، اور مستقبل میں اس طرح کے مزید اثر انگیز اور کمیونٹی کو آگے بڑھانے اور انہیں ہر طرح سے رہنمائی اور مطالعہ کے مواقع اور ذرائع پر مبنی اور بھی مزید سیشنز کا انعقاد کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

غزہ: کچرے میں کھانے کے ٹکڑے تلاش کرتے خاندان

خوراک کے لیے اس طرح بھٹکنا غزہ میں مایوسی کی گہرائیوں تک پہنچنے کی ایک نئی علامت ہے

دیر البلاح، غزہ (ایجنسی) کچرے کا ڈھیر، چاروں طرف مکھیوں کی گونج، ایک عورت اور اس کی بیٹی غزہ شہر میں ایک تباہ شدہ عمارت کے دامن میں کچرے کے تھیلوں کے ڈھیر سے کھانے کے لیے ٹکڑے تلاش کر رہے ہیں۔ اس کچرے میں انھیں پکے ہوئے چاولوں کا جھوٹا، روٹی کے چند ٹکڑے، کچھ داغوں کے ساتھ سفید پنیر کا ایک ڈبہ ملا۔ اسلام ابو حیمہ نے روٹی کے ایک ٹکڑے سے بھیگے ہوا حصہ نکال دیا اور سوکھے حصے کو اپنی بوری میں ڈال دیا۔ اس نے کہا کہ وہ جو کچھ اسے ملا اسے واپس اسکول لے جائے گی جہاں وہ اور سینکڑوں دوسرے خاندان رہتے ہیں، اسے ابالیں گے اور اپنے پانچ بچوں کو پیش کریں گی۔ اسلام ابو حیمہ نے کہا، ہم بھوک سے مر رہے ہیں، اگر ہم نہیں کھائیں گے تو مر جائیں گے۔ خوراک کے لیے اس کا اس طرح بھٹکنا غزہ میں مایوسی کی گہرائیوں تک پہنچنے کی ایک نئی علامت ہے، جہاں اسرائیل کی تقریباً تین ماہ کی ناکہ بندی کی وجہ سے تقریباً 2.3 ملین کی آبادی قحط کی طرف دھکیل دی گئی ہے۔ پچھلے ہفتے میں مٹھی بھر امداد داخل ہوئی لیکن وہ اونٹ کے منہ میں زیرے کی طرح تھی۔ جنگ سے پہلے، غزہ کی پٹی میں وسیع پیمانے پر غربت کے باوجود، کچرے میں کھانا تلاش کرتے ہوئے نہیں دیکھا گیا تھا۔ یہ عام بات ہے کہ بچوں کو بدبودار کچرے کے ڈھیروں میں لکڑی یا پلاسٹک کو تلاش کرتے دیکھا گیا جو کھانا پکانے کے لیے چولہے میں استعمال کیے جاتے تھے۔ یا تو ایسی چیز تلاش کرتے دیکھا گیا جو قابل فروخت ہو جس سے کچھ پیسے مل جائیں، لیکن کھانے کے لیے فلسطینیوں کو کچرے کے ڈھیر صاف کرتے نہیں دیکھا گیا۔ فلسطینی خاتون ابو حیمہ کا کہنا ہے کہ ان کے پاس کوئی آپشن نہیں بچا ہے۔ وہ اور اس کی 9 سالہ بیٹی وید غزہ شہر کے ارد گرد گھوم رہی ہیں، کوڑے دان میں جھوٹا اور بچا ہوا کھانا تلاش کر رہی ہیں۔ اسلام ابو حیمہ نے کہا، یہ ہماری روزمرہ کی زندگی ہے، اگر ہم کچھ جمع نہیں کرتے ہیں، تو ہم نہیں کھاتے۔۔۔ شرم کی وجہ سے کچھ رات کے اندھیرے میں کچرے میں کھانا تلاش کرتے ہیں۔ غزہ کی القدس اوپن یونیورسٹی سے انگریزی میں بیچلر کی ڈگری حاصل کرنے والی ابو طائمہ نے کہا، "مجھے اپنے آپ پر افسوس ہے کیونکہ میں تعلیم یافتہ ہوں اور اس کے باوجود میں ردی کی ٹوکری سے کھا رہا ہوں۔ اس نے کہا کہ اس کے خاندان نے جنگ سے پہلے بھی اس سے نکلنے کے لیے جدوجہد کی۔ ابو حیمہ نے ماضی میں فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوام متحدہ کی اہم ایجنسی UNRWA کے سیکریٹری اور غزہ میں سب سے بڑے آجر کے طور پر کام کیا ہے۔ اس نے نابینا افراد کے لیے ریڈر کے طور پر بھی کام کیا۔ اس کے شوہر نے UNRWA میں ایک سیکورٹی گارڈ کے طور پر مختصر وقت کے لیے کام کیا۔ وہ حماس اور اسرائیل کے درمیان 2021 کی جنگ میں زخمی ہوا تھا اور اس کے بعد سے کام کرنے سے قاصر ہے۔ اسرائیل نے 2 مارچ کو غزہ کے لیے تمام خوراک، ادویات اور دیگر سامان منقطع کر دیا ہے۔ قحط کے انتباہات نے اسرائیل پر بین الاقوامی تنقید کو جنم دیا ہے۔ اسرائیل نے پچھلے ہفتے کئی سو ٹرکوں کو غزہ جانے کی اجازت دی۔ لیکن اس کا زیادہ تر حصہ آبادی تک نہیں پہنچا، یا تو امدادی ٹرک لوٹ لیے گئے۔ ابو حیمہ اور اس کا خاندان نومبر 2023 میں غزہ شہر کے شمالی جانب شطی پناہ گزین کیمپ میں اپنے گھر سے نقل مکانی کر کے آئے تھے۔ اس وقت وہ اور اس کا ایک بچہ ٹینک کی گولہ باری سے زخمی ہو گئے تھے۔

امریکہ جانے والے سیاحوں کی تعداد میں نمایاں کمی

واشنگٹن، 27 مئی (یو این آئی) اس سال چھٹیوں میں امریکا کا رُخ کرنے والے جاپان، کینیڈا، میکسیکو اور جرمنی کے سیاحوں کی امریکہ میں ہوٹل بکنگ میں نمایاں کمی دیکھنے میں آرہی ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق ہالیڈے میکرز نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے لگائے جانے والے ٹیرف کے اعلان کے بعد امریکہ آنے کا پروگرام تبدیل کر دیا ہے۔ اس حوالے سے آن لائن ہوٹل بکنگ میں واضح کمی دیکھنے میں آرہی ہے، عالمی معاشی حالات کے پیش نظر امریکا اور برطانیہ کا سیاح اس وقت سیاحت کے لیے اندرون ملک ڈیسٹی نیشنز کا انتخاب کر رہے ہیں۔ اس طرح جاپان، کینیڈا اور میکسیکو کے سیاحوں کے امریکہ میں ہوٹل بکنگ میں ڈبل ڈجٹ کا فرق آیا ہے، بالخصوص کینیڈا اور میکسیکو پر 25 فیصد ٹیرف لگنے کے اعلان کے بعد یہاں سے آنے والے مسافروں میں واضح کمی دیکھنے میں آرہی ہے۔ دوسری جانب کینیڈا میں امریکی صدر ٹرمپ کے کینیڈا کو 51 ویں اسٹیٹ کے طور پر ضم ہونے والے بیان پر ناراضگی پائی جاتی ہے۔

یورپی یونین نے دفاع بہتر بنانے کیلئے 150 ارب یورو کا نیا قرضہ پروگرام باضابطہ منظور کر لیا

واشنگٹن، 27 مئی (یو این آئی) یورپی یونین کے رکن ممالک نے دفاعی صلاحیتیں بہتر بنانے کے لیے 150 ارب یورو کے نئے قرضہ پروگرام کی باضابطہ منظوری دے دی۔ عالمی خبر رساں ادارے اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق روس یوکرین جنگ کی وجہ سے روس سے بگڑتے ہوئے تعلقات اور امریکہ کے قابل اعتماد ہونے پر بڑھتے شکوک وشبہات کے پیش نظر یورپی یونین رکن ممالک نے بلاک (یورپی یونین) کی دفاعی صلاحیتیں بہتر بنانے کے لیے 150 ارب یورو کے نئے قرضہ پروگرام کی باضابطہ منظوری دی ہے۔ نئی سیف قرض اسکیم کی تجویز مارچ میں برسلز نے پیش کی تھی جب یورپی یونین نے اپنی دفاعی صلاحیتیں بڑھانے کے لیے سنجیدگی سے کوششیں شروع کی تھیں۔ رواں ماہ کے اوائل میں رکن ممالک کی جانب سے اس تجویز کو حتمی شکل دی گئی تھی جس کے بعد اس تجویز کے مسودے کو برسلز میں یورپی وزراء کے ایک اجلاس میں حتمی منظوری مل گئی ہے، تجویز کے حق میں 26 ممالک نے میں ووٹ دیا جب ایک رکن نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔ یورپی یونین کے ممالک نے اس بات پر طویل بحث و مباحثہ کیا تھا کہ یہ رقم کن چیزوں پر خرچ کی جاسکتی ہے اور بلاک سے باہر کے ممالک ان فنڈز تک کیسے رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ بالآخر، معاہدہ اصل تجویز پر قائم رہا، جس میں ہتھیاروں کی 35 فیصد مالیت بلاک اور یوکرین سے باہر کے مینوفیکچررز سے حاصل کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ فرانس کے یورپی وزیر بنجمن حداد نے سیف کو 'ایک بڑا قدم' قرار دیا جو 'ہماری صنعتوں کی حمایت، امریکہ سمیت دیگر ممالک پر اپنا انحصار کم کرنے، اور یورپ کی اسٹریٹجک خود مختاری میں سرمایہ کاری کے لیے یورپی ترجیح کے ایک بہت واضح اصول' کی توثیق کرتا ہے۔ یہ قرض پروگرام اقدامات کے ایک پیکیج کا حصہ ہے، جس میں بجٹ کے قواعد کو نرم کرنا بھی شامل ہے، جس کے بارے میں برسلز کا کہنا ہے کہ اس سے دفاعی اخراجات میں ممکنہ طور پر 800 ارب یورو کی رقم استعمال کرنے کی راہ ہموار ہوسکتی ہے۔ سیف کی منظوری یورپی یونین اور برطانیہ کے درمیان بریگزٹ کے بعد 'ری سیٹ' کے حصے کے طور پر ایک نئی دفاعی شراکت داری پر اتفاق کے بعد ہوئی ہے۔ اگر لندن برطانوی دفاعی صنعت کے لیے اس نئی اسکیم کو مکمل طور پر کھولنا چاہتا ہے تو اسے یورپی یونین کے ساتھ ایک علیحدہ معاہدہ کرنا ہوگا۔

سعودی حکام کی شراب پر عائد پابندی ہٹانے کی خبروں کی تردید

ریاض، 27 مئی (یو این آئی) سعودی حکام نے مملکت میں شراب پر 73 سال سے عائد پابندی ہٹائے جانے کی خبروں کی تردید کر دی۔ گزشتہ ہفتے کچھ بین الاقوامی میڈیا رپورٹس میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ سعودی حکام نے ملک میں 2034ء میں فٹبال ورلڈ کپ کے انعقاد کی وجہ سے سیاحوں کے لیے شراب کی فروخت کی اجازت دینے کا ارادہ کیا ہے۔ سعودی عرب نے اپنی معیشت کو متنوع بنانے اور ایک پرجوش منصوبے کے تحت سیاحوں اور بین الاقوامی کاروباروں کو راغب کرنے کے لیے ملک میں عائد سخت قوانین میں کچھ نرمی ضرور کی ہے لیکن شراب کی فروخت پر اب بھی پابندی عائد ہے۔ سعودی عرب کے سخت قوانین میں نرمی کے بعد اب وہاں پر موجود ملکی اور غیر ملکی لوگ فیشن شوز اور سینما سے لطف اندوز ہوسکتے ہیں۔

اب یوکرین، روس کے اندر، فوجی اہداف کو نشانہ بنا سکے گا: جرمنی

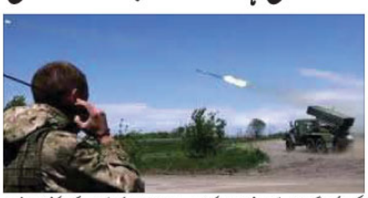

برلن، 27 مئی (یو این آئی) جرمنی کے نئے چانسلر فریڈرک مرز نے کہا ہے کہ "ہمارا ملک اور دیگر بڑے اتحادی اب، روس کے خلاف جنگ میں استعمال کے لئے، یوکرین کو فراہم کیے جانے والے ہتھیاروں کی مار کی حد پر کوئی پابندی نہیں لگائیں گے۔ فریڈرک مرز نے جرمنی کی قیادت سنبھالنے سے تقریباً تین ہفتے بعد، روس یوکرین جنگ کے خاتمے اور یوکرین کے لئے مغربی حمایت کے دوام کی خاطر، سفارتی کوششوں کا آغاز کر دیا ہے۔ پیر کے روز جاری کردہ بیان میں انہوں نے کہا ہے کہ اب یوکرین کو فراہم کیے جانے والے ہتھیاروں پر مار کے فاصلے کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ نہ برطانویوں کی طرف سے، نہ فرانسیسیوں کی طرف سے، نہ ہماری طرف سے، اور نہ ہی امریکیوں کی طرف سے" انہوں نے مزید کہا ہے کہ "اس کا مطلب یہ ہے کہ یوکرین اب اپنے دفاع کے لیے روس کے فوجی مقامات پر حملہ کر سکتا ہے۔ ہتھیار کی مار کی مسافت پر پابندی کی وجہ سے پہلے یہ ممکن نہیں تھا لیکن اب یہ ممکن ہے۔" مرز نے وضاحت کی ہے کہ تکنیکی زبان میں ہم اسے طویل المسافت فائرنگ کہتے ہیں، یعنی یوکرین کو ایسے ہتھیار فراہم کئے جائیں گے جو روس کے اندر فوجی اہداف کو نشانہ بنا سکتے ہوں"۔ چانسلر فریڈرک مرز نے موضوع سے متعلق تفصیلات فراہم نہیں کیں لہٰذا یہ واضح نہیں ہے کہ آیا وہ گذشتہ سال طویل المسافت ہتھیاروں پر پابندی میں نرمی کا حوالہ دے رہے ہیں یا نہیں۔ مرز کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے، کریملن کے ترجمان دمتری پیسکوف نے کہا ہے کہ فاصلے کی پابندی ختم کرنے کا فیصلہ "نہایت درجہ خطرناک" اور "سیاسی تصفیے کی کوششوں کے برعکس" فیصلہ ہوگا"۔ پیسکوف نے کہا ہے کہ "اگر واقعی ایسے، حالات میں شدت پیدا کرنے کے اہل، فیصلے کیے گئے ہیں، تو یہ ہماری، سیاسی تصفیے کے لیے کی جانے والی، کوششوں کے بالکل برعکس ہیں"۔ "جرمنی، امریکہ کے بعد، یوکرین کو فوجی امداد فراہم کرنے والا دوسرا بڑا ملک ہے۔ واضح رہے کہ سابق جرمن چانسلر اولاف شولز نے یوکرین کو، مذکورہ طویل المسافت کروز میزائل "ٹورس" کی فراہمی مسترد کر دی تھی۔ اگرچہ بحیثیت حزب اختلاف مرز یوکرین کو یہ میزائل فراہم کرنے کے حق میں تھے لیکن بحیثیت اقتدار کے ابھی یہ صورتحال واضح نہیں ہے کہ مرز انتظامیہ یوکرین کو مذکورہ طویل المسافت کروز میزائل دے گی یا نہیں۔ مرز حکومت نے "اسٹریٹجک ابہام" کی ضرورت پر زور دیا اور کہا ہے کہ ہم شولز انتظامیہ کی طرح، یوکرین کو فراہم کیے جانے والے ہتھیاروں کی مکمل تفصیلات فراہم نہیں کریں گے۔

29 مئی سے ہونے والی بجلی ملازمین کی ہڑتال ملتوی

29 مئی سے انتظامیہ کے ساتھ مکمل عدم تعاون کی تحریک چلائی جائے گی

لکھنؤ۔ پاور کارپوریشن کی جانب سے ہر سطح پر سخت اقدامات کرنے، کام کے بائیکاٹ کو ہڑتال سمجھ کر مسلسل کارروائیاں کرتے ہوئے متبادل انتظامات کا راستہ اختیار کرنے کے بعد نجکاری کے خلاف تحریک چلانے والے بجلی کے انجینئرز اور دیگر اہلکاروں نے بھی اپنا راستہ بدل لیا ہے۔ اب 29 تاریخ کو ہونے والا غیر معینہ مدت کے لیے کام کا بائیکاٹ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس دن نجکاری کے خلاف ملک گیر احتجاج کیا جائے گا۔ پاور کارپوریشن انتظامیہ کے ساتھ عدم تعاون کی تحریک جاری رہے گی۔

منگل کو بجلی کے ملازمین اور انجینئرز کی قومی رابطہ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ نجکاری کے خلاف 29 مئی سے ہونے والا غیر معینہ مدت کے لیے کام کا بائیکاٹ ملتوی کر دیا جائے گا۔ اس دن ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے کیے جائیں گے۔ 29 مئی سے انتظامیہ کے ساتھ مکمل عدم تعاون کی تحریک چلائی جائے گی، کارپوریشن کے چیئرمین کی ویڈیو کانفرنسنگ کا بائیکاٹ کیا جائے گا تاہم صارفین کو کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ بجلی کے ملازمین اور انجینئروں کی قومی رابطہ کمیٹی نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر ریاستی حکومت نجکاری کے لیے ایک قدم بھی آگے بڑھے۔ اگر اس نے نجکاری کے لیے ٹینڈر نوٹس شائع کیا تو اتر پردیش کے ساتھ ساتھ دیگر ریاستوں کے 27 لاکھ بجلی ملازمین احتجاج میں سڑکوں پر آئیں گے۔ وِدیوت کرمچاری سنیکت سنگھرش سمیتی کا دعویٰ ہے کہ انجینئروں نے منگل کی شام 5 بجے ویڈیو کانفرنسنگ میں حصہ نہیں لیا۔ ایسے میں انہوں نے دھمکی دی ہے کہ ملازمین اور انجینئروں کی تنخواہ اور مقررہ پے سکیل میں کمی کی جائے گی۔ ان کے اس بیان نے انرجی کارپوریشنز میں صنعتی بے چینی کی فضا پیدا کر دی ہے۔

وِدیوت کرمچاری سنیکت سنگھرش سمیتی کے عہدیداروں نے منگل کو ریاست کے تمام اضلاع اور پروجیکٹ ہیڈکوارٹرس پر احتجاج جاری رکھا۔ اعلان کیا گیا کہ اب بجلی کے اہلکاروں کے ساتھ کسان اور دیگر صارفین بھی ان میں شامل ہو رہے ہیں۔

منگل کو لکھنؤ میں ہوئی سنگھرش سمیتی کی میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ بجلی ملازمین کا احتجاج 181 دنوں سے جاری ہے۔ ابھی تک انتظامیہ پوروانچل اور دکشنانچل کی نجکاری کے لیے ٹینڈر نہیں کر پائی ہے۔ یہ بہت گرم ہے۔ ایسی صورتحال میں صارفین کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا چاہیے۔ اس لیے 29 تاریخ سے غیر معینہ مدت کے لیے کام کا بائیکاٹ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس دوران یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ اضلاع میں اور منصوبوں پر احتجاج پہلے کی طرح جاری رہے گا۔ اس دوران انتظامیہ نے کسی اہلکار کے خلاف کارروائی کی تو وہ سڑکوں پر آنے پر مجبور ہوں گے۔ اس دوران سنجے سنگھ چوہان، جتیندر سنگھ گرجر، گریش پانڈے، مہندر رائے، پی کے ڈکشٹ، سہیل عابد، چندر بھوشن اپادھیائے وغیرہ موجود تھے۔

پاور کارپوریشن کے چیئرمین آشیش کمار گوئل نے ہدایت دی کہ ایجی ٹیشن کے ذریعے بجلی کی سپلائی کو متاثر کرنے والے انجینئروں اور اہلکاروں کی نشاندہی کی جائے۔ ان کی فہرست تیار کریں۔ ایسے لوگوں کو کارپوریشن کی طرف سے بھیجی گئی ایڈوائزری بھی بھیجنی چاہیے۔ چیئرمین نے ہدایت کی کہ ہر جگہ بائیو میٹرک حاضری کو یقینی بنایا جائے۔ وہ منگل کو شکتی بھون میں ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے جائزہ لے رہے تھے۔

انہوں نے کہا ہے کہ ریونیو وصولی بجلی کی سپلائی کی مقدار کے مطابق ہونی چاہیے۔ اس میں کوئی سستی نہیں ہونی چاہیے۔ جہاں جہاں لائن لاسز بڑھے ہیں اور ریونیو کی وصولی میں کمی ہوئی ہے وہاں ذمہ داری کا تعین کر کے کارروائی کی جائے۔ بجلی کے بلوں کی وصولی میں سختی برقرار رکھی جائے۔ چیئرمین نے کہا کہ کیٹیگری ون اور ٹو کے افسران 24 گھنٹے بجلی کی فراہمی کو یقینی بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ مسلسل چوکس رہیں تاکہ ٹرانسفارمر خراب نہ ہو۔ چیئرمین نے کہا کہ توانائی کے شعبے میں اصلاحات ریاست کی بہتری کے لیے کی جا رہی ہیں۔

امام جوادؑ کے علمی کارناموں کو عام کرنے کی ضرورت ہے: مولانا سہیل عباس

حوزۂ علمیہ ابوطالب علیہ السلام میں مجلس غم

لکھنؤ 27 مئی 2025 حوزۂ علمیہ ابوطالبؑ میں آج شہادت امام جوادؑ کے پُرغم موقع پر ایک مجلس عزا کا انعقاد کیا گیا ہے جس میں مجلس کا آغاز تلاوت کلام سے ہوا۔ اس کے بعد شعرائے کرام نے اپنے مخصوص انداز میں امام جوادؑ کی بارگاہ میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ اس کے بعد مجلس کو مولانا سہیل عباس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امام ابوجعفرؑ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی وفیاض تھے، اکثر لوگوں کے ساتھ نیکی کرتے اور آپ کا فقرا کے ساتھ نیکی کرنا مشہور تھا اور آپ کو بہت زیادہ کرم اور سخاوت کی وجہ سے "جوادؑ" کے لقب سے نوازا گیا۔ مولانا سہیل عباس نے کہا کہ آج کے دور میں امام جوادؑ کے علمی کاموں پر کام کرنے کی ضرورت ہے اور انہیں عوام تک پہنچانا ہم علما کی ذمہ داری ہے۔ امام محمد تقیؑ بچپن میں ہی اپنے زمانہ کے تمام علماء میں سب سے زیادہ علم رکھتے تھے، بڑے بڑے علماء آپؑ کے مناظروں، فلسفی، کلام اور فقہی بحثوں سے متاثر ہو کر آپؑ کی عظمت کا لوہا مانتے تھے اور علماء اور فقہا سات سال کی عمر میں ہی آپ کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے اور آپؑ کے علوم سے مستفیض ہوتے تھے یہاں تک کہ آپؑ کی فضیلت کا مختلف بزموں اور نشستوں میں ذکر ہونے لگا، اپنے کمال وفضل کی بنا پر آپؑ دنیا والوں کے لئے حیرت وتعجب کا سبب قرار پائے۔ آخر میں مولانا مصائب بیان کر امام جوادؑ کی بارگاہ میں تعزیت پیش کی۔

یوپی کے قانون نظم ونسق کی دھجیاں اڑا رہے ہیں مجرم، ناکام ہو چکی ہے حکومت

یوگی حکومت پر جم کر برسے سوامی پرساد موریہ

لکھنؤ: 27 مئی (پی این ایس) سابق کابینہ وزیر سوامی پرساد موریہ، جو اکثر اپنے بیانات کی وجہ سے خبروں میں رہتے ہیں، نے کہا ہے کہ ریاست میں جنگل راج ہے۔ حکومت بے کار ہو چکی ہے، 24 گھنٹوں میں 13 قتل اس بات کی تصدیق کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں مجرم کھلے عام قانون کی دھجیاں اڑا رہے ہیں اور حکومت انہیں روکنے میں ناکام ثابت ہو رہی ہے۔ سوامی پرساد تین دن قبل شیلیندر موریہ نامی نوجوان کے قتل کے سلسلے میں اہل خانہ سے ملنے محمد پور کھالا تھانہ علاقہ کے گوڑا گاؤں پہنچے۔ اس دوران صحافیوں سے بات کرتے ہوئے سوامی پرساد موریہ نے ریاستی حکومت پر سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے مجرموں کے سامنے ہتھیار ڈال دیے ہیں۔ سوامی پرساد نے کہا کہ ریاست میں جنگل راج ہے۔ حکومت انصاف کی فراہمی میں امتیازی سلوک کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مجرم قانون کی دھجیاں اڑاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 90 فیصد قاتلوں کا تعلق مخصوص ذات سے ہے۔ بی جے پی حکومت نے تو ایس پی کی غنڈہ گردی کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ آج اگر ریاست میں کسی دلت، پسماندہ یا اقلیتی طبقے کے فرد کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہے تو ایف آئی آر درج کرنے سے بھی ہچکچاہٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پولیس، غنڈے اور مافیا آپس میں دست وگریباں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شیلیندر موریہ کے معاملے میں بھی پولیس کو پہلے ہی اطلاع مل چکی تھی۔ اگر پولیس قانونی کارروائی کرتی تو شیلیندر کا قتل نہ ہوتا۔ یوگی حکومت نے غنڈوں، مافیا اور مجرموں کے سامنے ہتھیار ڈال دیے ہیں۔

ضلع صدر للت گوتم کا بھلیہ میں شاندار استقبال

کاکوری لکھنؤ۔ ضلع گرام وکاس ادھیکاری سنگھ کے نومنتخب ضلع صدر للت گوتم کا ترقیاتی بلاک کاکوری کے گاؤں بھالیہ میں منعقد ایک تقریب میں پرتپاک استقبال کیا گیا۔ بھالیہ گرام پنچایت میں واقع آڈیٹوریم نے اس شاندار استقبالیہ تقریب کا مشاہدہ کیا، جہاں آس پاس کے کئی گاؤں کے معاونین اور معززین موجود تھے۔ بھلایا گرام پنچایت کا آڈیٹوریم بدھ کو تہوار کے ماحول میں ڈوبا ہوا تھا۔ اسسٹنٹ بھٹاؤ جمال پور، بہرو، شاہ پور اور منپال، بابولال اور دلیپ سمیت علاقے کے کئی سرکردہ افراد نے نومنتخب ضلعی صدر کو پھولوں کے ہار پہنا کر مبارکباد دی۔ چاروں طرف جوش اور خوشی کا ماحول تھا، جو للت گوتم کی مقبولیت اور ان پر لوگوں کے اعتماد کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ استقبالیہ تقریب ان کی قیادت میں علاقے کی ترقی کی توقعات کی علامت بھی تھی۔ اس شاندار استقبال سے مغلوب ہو کر ضلع گرام وکاس ادھیکاری سنگھ کے ضلع صدر للت گوتم نے موجود تمام لوگوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے اس اعزاز پر اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ علاقے کی ترقی اور ولیج ڈولپمنٹ افسران کے مفادات کے لیے پوری لگن اور ایمانداری کے ساتھ کام کریں گے۔ انہوں نے تمام لوگوں سے تعاون کی اپیل بھی کی تاکہ علاقے میں ترقی کی رفتار کو مزید تیز کیا جا سکے۔ اس موقع پر انہوں نے گاؤں والوں اور انجمن کے ممبران سے ان کی تجاویز اور مسائل پر بھی تبادلہ خیال کیا جس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ سب کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔

شاعری کردار کی آئینہ دار ہو، والی آسی اس کی روشن مثال تھے: معروف خان

والی آسی ایجوکیشنل اینڈ لٹریری کے زیر اہتمام 'یاد والی آسی' کے عنوان سے سمینار و مشاعرہ کا انعقاد

لکھنؤ، 27 مئی (پریس ریلیز) والی آسی ایجوکیشنل اینڈ لٹریری سوسائٹی، لکھنؤ کے زیر اہتمام 'یاد والی آسی' کے عنوان سے ایک یادگار سمینار ومشاعرہ کا انعقاد رشید بارہ دری، عیش باغ میں ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن سے کیا گیا۔ صدارت اسلامک سنٹر آف انڈیا کے صدر وامام عیدگاہ مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے کی جبکہ نظامت پرویز ملک زادہ نے کی۔ ڈاکٹر مسعود الحسن عثمانی نے والی آسی کی شاعری، ان کی شخصیت، منکسر المزاجی، محبت وشفقت اور ہمہ گیر خدمات پر سیر حاصل گفتگو کرتے ہوئے انہیں ایک منفرد اور باکمال شخصیت قرار دیا۔ پروفیسر ڈاکٹر کوثر عثمان نے ان کے اشعار کی روشنی میں ان کی ادبی عظمت کو اجاگر کیا اور متعدد واقعات کا ذکر بھی کیا۔ اس موقع پر بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر رئیس انصاری کو 'والی آسی ایوارڈ' سے نوازا گیا۔ رئیس انصاری اگرچہ کافی عرصے سے علیل اور فالج زدہ ہیں، تاہم اپنی بیماری اور آمد ورفت کی دشواریوں کے باوجود وہ پروگرام میں شریک ہوئے اور مشاعرے کی صدارت بھی کی۔ انہوں نے والی آسی کے اشعار اور اپنی یادیں پیش کر کے حاضرین کو محظوظ کیا۔ اس کے علاوہ آئی ایس سی (درجہ 12) میں 98.5 فیصد نمبرات حاصل کرنے پر محمد حسان طارق کو بھی حوصلہ افزائی کے طور پر ایوارڈ سے نوازا گیا۔ مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے اپنے خطاب میں اپنے والد ابوطیب احمد میاں فرنگی محلی کے والی آسی سے تعلقات کا تذکرہ کیا۔ ناظر عام ندوۃ العلماء لکھنؤ مولانا عمار عبدالعلی حسنی نے والی آسی کی دینداری کو سراہتے ہوئے موجودہ شعراء سے ان کے نقش قدم پر چلنے کی اپیل کی۔ قاری حسنین رجولی نے اپنی ابتدائی تعلیمی رفاقت اور ملاقاتوں کا ذکر کیا۔ مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ والی آسی کی زندگی دین و ادب کا حسین امتزاج تھی، وہ مشاعروں میں بھی نماز کے پابند رہتے تھے اور دیگر شعرا کی طرح تفریح کی بجائے وضو کے لوٹے کی تلاش میں رہتے تھے۔ سوسائٹی کے صدر اور مشہور صرافہ تاجر معروف خان نے اپنے خطاب میں والی آسی سے دیرینہ تعلقات کا اظہار کرتے ہوئے انہیں محض شاعر نہیں بلکہ درویش صفت انسان قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ والی آسی کے قول وفعل میں کوئی تضاد نہ تھا، وہ اپنی شاعری ہی نہیں بلکہ اپنے کردار سے بھی اصلاح معاشرہ کا پیغام دیتے تھے۔ انہوں نے شعرائے کرام سے اپیل کی کہ وہ اپنی شاعری کے ساتھ اپنے کردار میں بھی وہی صفات پیدا کریں جو ان کے کلام کا موضوع بنتی ہیں، تاکہ ان کی شاعری صرف نغمہ نہ ہو بلکہ عملی زندگی کا آئینہ بن جائے۔ مشاعرہ رئیس انصاری کی صدارت میں منعقد ہوا، نظامت پرویز ملک زادہ اور رضوان فاروقی نے کی۔ اس میں رئیس انصاری، ڈاکٹر طارق قمر، رحمت لکھنوی، احمد اقبال، رضوان فاروقی، فہد انصاری، حسنین رجولوی، رفعت شیدا صدیقی، اسد مہتاب خلیل آبادی سمیت متعدد شعرا نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ آخر میں والی آسی کے فرزند اور سوسائٹی کے سکریٹری جمالی آسی نے تمام مہمانوں اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

رویندر جیسوال نے تیسرے بڑے منگل پر حضرت گنج میں بھنڈارا کا اہتمام کیا

لکھنؤ: 27 مئی۔ ریاستی وزیر (آزادانہ چارج) برائے اسٹامپ اور رجسٹریشن، اتر پردیش، رویندر جیسوال نے آج جیٹھ مہینے کے تیسرے بڑے منگل کے موقع پر حضرت گنج دکشن مکھی ہنومان جی مندر میں بھنڈارا کا اہتمام کیا اور پرساد تقسیم کیا۔ اس موقع پر انہوں نے ریاست کے لوگوں کی خوشی، خوشحالی اور صحت کی خواہش کی۔ مسٹر جیسوال نے کہا کہ ہنومان جی کی پوجا کے لئے وقف بڑے منگل کا دن اتر پردیش میں خاص طور پر لکھنؤ میں ایک خاص تہوار کے طور پر منایا جاتا ہے۔ بڑا منگل شمالی ہندوستانی لوک عقیدے کا ایک اہم تہوار ہے۔ یہ تہوار لکھنؤ کی سرزمین پر سماجی ہم آہنگی، تعاون اور عقیدت کی علامت بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہنومان جی سماج کو طاقت، عقیدت اور خدمت کا پیغام دیتے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کی مدد کریں گے، تب ہی مذہب کی حقیقی معنوں میں فتح ہوگی اور انسانیت ترقی کرے گی۔ اس موقع پر اسمبلی اسپیکر جناب ستیش مہانا، نائب وزیر اعلیٰ جناب برجیش پاٹھک، وزیر خزانہ اور پارلیمانی امور جناب سریش کھنہ، وزیر سیاحت جناب جیویر سنگھ، وزیر برائے ہنرمندی اور پیشہ ورانہ تعلیم جناب کپل دیو اگروال، آیوش کے وزیر دیا شنکر مشرا، راجیہ سبھا کے ممبر سابق نائب وزیر اعلیٰ ڈاکٹر دنیش شرما، وزیر اعلیٰ کے مشیر مسٹر اونیش اوستھی کے ساتھ کئی دیگر معززین نے شرکت کی۔

یوپی میں تپش پر بھاری پڑ رہی ہے امس، کل سے تین دن تک بارش کا امکان

لکھنؤ: 27 مئی (پی این ایس) اتر پردیش میں موسم کی تبدیلی اگلے تین سے چار دنوں تک جاری رہے گی۔ ریاست میں مرطوب گرمی اور دھوپ کے درمیان، محکمہ موسمیات نے 29 اور 31 مئی کے درمیان مشرقی اور مغربی دونوں ڈویژنوں میں گرج چمک کے ساتھ بوندا باندی کی پیش گوئی کی ہے۔ منگل کو ریاست میں مشرق سے مغرب تک کہیں بھی گرمی کی لہر جیسی صورتحال نہیں تھی۔ اس کے علاوہ دن کا درجہ حرارت کہیں بھی معمول سے زیادہ ریکارڈ نہیں کیا گیا لیکن مرطوب اور چپچپاتی گرمی نے لوگوں کو پریشان کر دیا۔ مشرقی ہواؤں میں نمی کی موجودگی کے سبب بظاہر گرمی اصل گرمی سے تین سے چار ڈگری زیادہ محسوس کی گئی۔ بدھ کے لیے بھی ریاست کے مشرقی اور ترائی علاقوں کے 30 اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ تیز ہواؤں اور بارش کے لیے وارننگ جاری کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی شاہجہاں پور، پیلی بھیت، بدایوں اور آس پاس کے علاقوں میں 50 سے 60 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چلنے کی وارننگ جاری کی گئی ہے۔ لکھنؤ کے علاقائی موسمیاتی سینٹر کے سینئر سائنسدان اتل کمار سنگھ نے کہا کہ 29 مئی سے ریاست میں دو تین دن تک بوندا باندی اور ہواؤں کی شدت اور رقبہ میں اضافہ ہوگا۔ جن اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ طوفانی بارش کا امکان ہے ان میں سون بھدرا، چندولی، غازی پور، مؤ، بلیا، دیوریا، گورکھپور، سنت کبیر نگر، بستی، کشی نگر، مہاراج گنج، سدھارتھ نگر، گونڈا، بلرام پور، شراوستی، بہرائچ، لکھیم پور کھیری، سیتا پور، فرخ آباد، ایٹہ، فیروز آباد، مین پوری، بریلی، پیلی بھیت، شاہجہاں پور، بدایوں اور آس پاس کے علاقے شامل ہیں۔

7 چینی فٹ ویئر کمپنیاں یوپی میں 2500 کروڑ کی کریں گی سرمایہ کاری

لکھنؤ: 27 مئی (پی این ایس) چین کی معروف فٹ ویئر کمپنیاں یوپی میں سرمایہ کاری کریں گی۔ لیدر ایکسپورٹ کونسل (سی ایل ای) کے نمائندوں اور ریاستی حکومت کی جانب سے پرنسپل سکریٹری ایم ایس ایم ای، انفراسٹرکچر اور صنعتی ترقی آلوک کمار کے چھ روزہ دورہ چین کے دوران سات کمپنیوں نے تقریباً 2500 کروڑ کی سرمایہ کاری کی تجویز پیش کی ہے۔ یہاں، تائیوان کے ایوروان گروپ، جوناگی، پوما، کروکس جیسے برانڈز بناتا ہے، نے یوپی کی فٹ ویئر پالیسی کو دیکھ کر 1000 کروڑ کی سرمایہ کاری کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ جوتے اور مواد کی ایسوسی ایشن آف چائنا کے صدر Lui Suilong نے ایک مکمل فٹ ویئر ایکو سسٹم قائم کرنے کی پیشکش کی۔ ویزے کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے چینی سرمایہ کاروں نے کہا کہ انہیں ہندوستان میں سرمایہ کاری کے لیے ویزا دینے میں ترجیح دی جانی چاہیے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ مینوفیکچرنگ سہولیات میں دلچسپی رکھنے والے چینی سرمایہ کاروں کو خودکار راستے کے تحت ابتدائی طور پر مختصر مدت کے لیے اور بعد میں چھ ماہ کے لیے ویزا دینے پر غور کیا جا سکتا ہے۔ اس پر چھ دیگر سرمایہ کاروں نے اگلے ڈیڑھ سال میں تقریباً 1500 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

شرعی مسائل میں رہنمائی کیلئے علماء سے رجوع کریں: مولانا خالد رشید

لکھنؤ: 27 مئی (پی این ایس) خداوند قدوس کی عبادتیں بشمول حج اور قربانی کے درست ہونے کے لیے مسائل کا علم ہونا ضروری ہے۔ اس کے بغیر ہم خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ قرآن کریم میں ایمان والوں کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ اگر تم کو کسی چیز کے متعلق معلومات نہ ہو تو اہل علم سے دریافت کر لو۔ ان خیالات کا اظہار ناظم دار العلوم فرنگی محل مولانا خالد رشید فرنگی محلی امام عیدگاہ وچیئرمین اسلامک سنٹر آف انڈیا لکھنؤ نے آج دار العلوم میں قربانی ہیلپ لائن کے افتتاح کے موقع پر کیا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ شرعی مسائل میں رہنمائی کے لیے علمائے کرام سے رجوع کریں تاکہ ان کا حج وقربانی اور دیگر عبادتیں صحیح طریقے پر ادا ہو سکیں اور بارگاہ الٰہی میں شرف قبولیت حاصل کر سکیں۔ انہوں نے بتایا کہ ۲۰۰۲ء سے قائم اس ہیلپ لائن پر لوگ حج اور قربانی اور دیگر شرعی امور سے متعلق سوالات کرتے ہیں جن کے جوابات علمائے کرام کا ایک پینل دیتا ہے۔ ملک کے دیگر حصوں اور بیرون ملک سے بھی لوگوں کے فون اور میل آتے ہیں اور بڑی تعداد میں لوگ اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ اس برس یہ ہیلپ لائن ۲۹ مئی ۲۰۲۵ء سے ۱۰ جون ۲۰۲۵ء تک دوپہر ۲ بجے سے شام ۴ بجے تک کام کرے گی۔ اس ہیلپ لائن سے درج ذیل ٹیلی فون نمبروں اور ای میل پر رابطہ کر کے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

چاند دیکھنے کی اپیل

لکھنؤ 27 مئی 2025 مرکزی شیعہ چاند کمیٹی کے دفتر سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ مرکزی شیعہ چاند کمیٹی کے صدر مولانا سید سیف عباس نقوی نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ 28 مئی کو ذی الحجہ (بقرعید) کا چاند نظر آنے کا قوی امکان ہے لہٰذا چاند دیکھنے کی کوشش کریں اور اگر کسی کو چاند نظر آ جاتا ہے تو مندرجہ ذیل نمبروں پر مطلع کریں۔ اس کے علاوہ جو لوگ چاند کی تصدیق بذریعہ فون حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ برائے مہربانی 09:00 بجے شب کے بعد مذکورہ نمبروں پر فون کریں۔ اس کے علاوہ دیگر ذرائع سے چاند کی اطلاع کے لیے مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

پھلوں اور سبزیوں کو سڑنے سے بچانے کے لیے تیار کی جائے گی کولڈ چین

لکھنؤ: 27 مئی (پی این ایس) اتر پردیش میں پھلوں اور سبزیوں کو سڑنے سے بچانے کے لیے نئی حکمت عملی تیار کی جا رہی ہے۔ اس کے تحت کوآپریٹو محکمہ کولڈ چین تیار کرے گا۔ چھوٹے کولڈ اسٹورز کی تعمیر اور گوداموں کی تعداد میں بھی اضافہ کیا جائے گا۔ یہ انتظامات پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (پی پی پی) ماڈل کے تحت کیے جائیں گے۔ اس کے لیے محکمہ نئی پالیسی تیار کر رہا ہے۔ حکومت پھلوں اور سبزیوں کو مکمل طور پر گلنے سے بچانے کی کوشش کر رہی ہے تاکہ کسانوں کو ان کی پیداوار کی پوری قیمت مل سکے۔ اس کے علاوہ تاجروں کو کسی قسم کا نقصان نہیں ہونا چاہیے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ باغبانی اور فوڈ پروسیسنگ کی جانب سے کولڈ چین سسٹم شروع کیا گیا ہے۔ اب محکمہ کوآپریٹو بھی اس سمت میں کام کرے گا۔ وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر محکمہ جاتی افسران نے پی پی پی ماڈل کو اپنانے کے لیے نئی پالیسی بنانے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اس کے تحت ریسورس کوآپریٹو سوسائٹیوں میں پھلوں اور سبزیوں کو ذخیرہ کرنے کا انتظام ہوگا۔ کولڈ چین کی ترقی سے ریاست میں سرمایہ کاری بڑھے گی اور لوگوں کو روزگار بھی ملے گا۔ اس وقت ریاست میں بنائے گئے 375 کوآپریٹو گوداموں کی گنجائش 37500 میٹرک ٹن ہے۔ سال 2025-26 میں 100 نئے گوداموں کی تعمیر کی تجویز ہے۔ 16 اضلاع میں 24 ملٹی پرپز پرائمری رورل کوآپریٹو سوسائٹی کے گودام بھی تعمیر کیے جانے ہیں۔ نئی پالیسی کی تشکیل سے پھلوں اور سبزیوں کے کاروبار سے وابستہ کمپنیاں یہاں سرمایہ کاری کریں گی۔ کولڈ چین کا مطلب ہے خراب ہونے والی زرعی مصنوعات (جیسے پھل، سبزیاں، گوشت، دودھ کی مصنوعات) کو محفوظ اور تازہ رکھنے کے لیے کولڈ اسٹوریج کی ایک زنجیر تیار کرنا۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ زرعی پیداوار کو مقررہ درجہ حرارت پر فریز رکھا جائے جب یہ فارم سے منڈی اور پھر خوردہ فروش تک جاتی ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ کھانے کی اشیاء کا معیار اور تازگی برقرار رہتی ہے۔ اس سے کسانوں کو مقامی اور بین الاقوامی منڈیوں میں اپنی پیداوار فروخت کرنے کا موقع بھی ملتا ہے۔

بیوی پولیس، شوہر چور، ملزم نے سنائی واردات کی چونکا دینے والی کہانی

لکھنؤ: 27 مئی (پی این ایس) اپنی گلے کی چین کھونے کے بعد شوہر اپنی بیوی جو کہ ایک پولیس اہلکار ہے، کی ڈانٹ سے بچنے کے لیے چور بن گیا۔ غلطی چھپانے کے لیے اس نے جو راستہ اختیار کیا وہ اسے سیدھا سلاخوں کے پیچھے لے گیا۔ یہ واقعہ لکھنؤ کے سروجنی نگر کے شانتی نگر میں پیش آیا۔ جہاں کرشنا دیوی نام کی معمر خاتون لوک بندھو اسپتال کے قریب اپنے پوتے کے ساتھ پیدل جا رہی تھی کہ بائک پر سوار ایک شخص نے اس کی چین چھین لی اور فرار ہو گیا۔ پولیس نے 500 سی سی ٹی وی سکیننگ کے بعد ملزم کو گرفتار کر لیا۔ یہ واقعہ 22 مئی کو پیش آیا۔ پولس نے کرشن نگر تھانہ علاقے کے علی نگر سنہارا کے رہنے والے شبھم راجپوت کو سی سی ٹی وی فوٹیج اور نگرانی کی مدد سے گنگا کھیڑا انڈر پاس کے قریب سے گرفتار کیا۔ پولیس نے اس کے پاس سے مسروقہ سونے کی چین، ایک لاکٹ، ایک موبائل فون اور واردات میں استعمال ہونے والی بلٹ موٹر سائیکل برآمد کر لی۔ شبھم نے پوچھ گچھ کے دوران چونکا دینے والا انکشاف کیا۔ اس نے بتایا کہ اس کی بیوی ایودھیا میں کانسٹیبل کے عہدے پر تعینات ہے اور وہ اکثر اپنی بیوی کی سونے کی چین پہنتا تھا۔ مندر میں جاتے ہوئے اس کی چین کھو گئی۔ شبھم نے یہ چوری اپنی بیوی کی ڈانٹ سے بچنے کے لیے کی تھی اور اس لیے کہ اس نے چین واپس مانگی تھی۔ اس نے لوک بندھو اسپتال کے قریب ریکی کی اور ایک بزرگ خاتون کو اپنا نشانہ بنایا۔ ڈی سی پی (ساؤتھ) نپن اگروال نے بتایا کہ ملزم شبھم پہلے ایک جیولر کی دکان پر سیلز مین تھا۔ سال 2019 میں اس نے کرشنا نگر کے ٹریفک پارک کے قریب اپنی جیولر کی دکان کھولی، لیکن نقصان کی وجہ سے اسے کچھ وقت بعد دکان بند کرنی پڑی۔ چین چھیننے کی اس واردات کو حل کرنے کے لیے پولیس کی دو ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔ ٹیموں نے شہر بھر میں 500 سے زیادہ سی سی ٹی وی فوٹیج کو اسکین کیا اور سرویلنس ٹیم کی مدد سے ملزم شبھم کو گرفتار کرنے میں کامیابی حاصل کی۔

اتر ریلوے

کھلا ٹینڈر نوٹس (ای۔ٹینڈر)

بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے ڈویژنل ریلوے منیجر (انجینئرنگ) اتر ریلوے لکھنؤ کے ذریعہ مندرجہ ذیل کام کیلئے ای۔ ٹینڈر سسٹم کے ذریعہ جس کی آخری ٹینڈر تاریخ مورخہ 18-06-2025 کو 15.00 بجے تک طلب کئے جاتے ہیں۔ اس ٹینڈر کے مینوئل آفر منظور نہیں کئے جائیں گے۔ اگر کوئی مینوئل آفر آتا ہے تو اس پر غور نہیں کیا جائے گا۔

1.	ٹینڈر نوٹس نمبر	05702025 مورخہ 26-05-2025
2.	ٹینڈر نمبر	07/Sr.DEN-I/LKO/2025-26
3.	کام کا نام: 1۔ اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر ورکشاپ عالم باغ کے سیکشن میں کیرج اینڈ ورکشاپ، عالم باغ کے اندر سینٹر آف ایکسی لینس کی شکل میں ٹریننگ شاپ کی ترقی، کیرج ورکشاپ، عالم باغ کے اندر سینٹر آف ایکسی لینس کی شکل میں ہائیو میٹک ریپیئر شاپ کی ترقی، کیرج ورکشاپ۔ عالم باغ کے اندر سینٹر آف ایکسی لینس کی شکل میں رولر بیئرنگ کی ترقی اور کیرج ورکشاپ عالم کے اندر نئے گیس گودام کی تعمیر کا کام۔	
4.	تخمینہ لاگت	1.Rs.2,74,43,481.91
5.	زر بیعانہ کی رقم	1.Rs.2,87,200.00
6.	مدت تکمیل کام	نمبر شمار 01 کیلئے: منظوری لیٹر جاری کرنے کی تاریخ سے چھ ماہ۔
7.	ٹینڈر ڈالنے کی شروعاتی تاریخ	04-06-2025
8.	ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت	18-06-2025 کو 15.00 بجے
9.	ویب سائٹ	www.ireps.gov.in

نوٹ: ٹینڈر سے متعلق دیگر مفصل تفصیلات مذکورہ ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔ 1547/2025

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اودھ نامہ

آزادی کی حد

تعبیر، منطق اور فلسفہ کسی بھی بات کو اس معنی سے دور لے جانے میں پوری طرح سے" سکشم" ہیں جو معنی اس جملے یا اس بات کو لکھنے والے کے دل و دماغ میں دور دور تک بھی موجود نہ ہوں۔ یہی کام ادب میں ایک ہوشیار اور ذہین نقاد کرتا ہے اور عدالت میں ایک تجربہ کار وکیل کرتا ہے۔ ایک نقاد کسی بھی شعر یا کسی بھی عبارت میں اپ نی مہارت سے وہ معنی پیدا کردیتا ہے اور ذہین سے قاری بھی جسے پڑھ کر یا سن کر اپنا سر دھننے لگتا ہے۔ بالکل ٹھیک اسی طرح عدالت مین ایک ماہر اور تجربہ کار وکیل ایک واقعہ یا ایک بات کو اپنے مفاد میں اس طرح پیش کردیتا ہے کہ سننے والا اسے جھوٹ جانتے ہوئے کر بھی سچ تسلیم کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔

ادبی تنقید میں ایک فقرہ "منشائے مصنف" بھی استعمال ہوتا ہے۔ یعنی اس سے بحث نہیں کہ منشائے مصنف کیا ہے یا کیا تھا، بحث اس امر سے ہے کہ جو معنی اخذ کیے جارہے ہیں وہ اس متن سے نکلتے ہیں یا نہیں۔ متن کے کاما اور فل اسٹاپ کو توڑ مروڑ کر ان کی جگہیں بدل کر اور لفظوں پر الگ الگ طرح سے زور دے کر من مانے معنی پیدا کیے جاتے ہیں۔ اسی لئے میں اکثر کہتا ہوں کہ ایک اچھا ناقد ایک بہترین وکیل ثابت ہوسکتا ہے اور ایک اچھا وکیل ایک ادب کا ایک اچھا نقاد بھی ثابت ہوسکتا ہے۔ حسن اتفاق سے ہم ایک ایسے جمہوری ملک میں رہتے ہیں جو کبھی اپنے سوچنے والے شہریوں اور بے باک مکالمے پر فخر کیا کرتا تھا لیکن اب سوئے اتفاق کہ ہم ایک ایسے ماحول کی طرف بڑھ رہے ہیں جہاں ہر بات کو دلیل سے نہیں بلکہ نظریاتی چشمے سے جانچا اور پرکھا جاتا ہے اور اسی نظریے کا اطلاق اس بت پر کردیا جاتا ہے جو زیر بحث ہو۔

پروفیسر علی خان محمود آباد کا معاملہ بھی اس ہوا اور فضا کا معاملہ ہے جس میں ہم بطور شہری سانس لیتے ہیں۔ ہم جانتے ہین کہ آپریشن سندور کے بعد ہونے والی ہند پاک جھرپ جسے جنگ کا نام دیا جارہا ہے کے بدعلی کان نے فیس بک پر ایک تحریر لکھی تھی، اس تحریر کو بنیاد بنا کر ایک خاتون لیڈر نے ان کے خلاف اایف آئی درج کرائی اور ملک سے غداری سمیت کئی اہم دفعات مین مقمدہ درج کیا گیا۔ اور فوری گرفتاری بھی ہوگئی۔ سپریم کورٹ نے پروفیسر کو ضمانت تو دے دی لیکن اس ضمانت کے فیصلہ میں، کئی خطرناک اشارے موجود ہیں۔ اس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ اب خیالات کو بھی شک کی نگاہ سے دیکھا جارہا ہے۔ عدالت نے کہا کہ بولنے سے پہلے سوچو، کہیں غلط نہ سمجھ لیے جاؤ! عدالت کی اس آگہی کو بھی دو طرح سے دیکھا جا سکتا ہے، ایک وسیدھا مطلب یہی ہے کہ تم نے جو کچھ لکھا ہے اس میں ایسے مطالب نکل سکتے ہیں جو مشکلات مین اضافہ کرسکتے ہیں۔ ایک دسرا مطلب یہ بھی نکل سکتا ہے کہ تم اپنی حیثیت پہچانو اور یہ سوچ کر بولو کہ تم کس کمیونٹی سے تعلق رکھتے ہو تم پر گرفت کا شکنجہ جلد اور سخت ہوسکتا ہے۔ ایسی صورت میں عدالت کا تبصرہ تمام ان لوگوں کے لئے ایک قی متی نصیحت ہے جو بلا روک ٹوک لکھنے کو اپنا آئینی حق سمجھتے ہیں۔ یعنی اب فضا بدل چکی ہے کہ اب لکھنا آسان نہیں ہے خاص طور پر حکومت پر تنقید مشکلات مُن ڈال سکتی ہے۔ لیکن ہمیں یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ ایک شہری کو حضکومت کے تعلق سے کیا لکھنا چاہئے اور اس کی آزدی کہاں تک ہے۔ وہ کہانی تو سب نے پڑھی ہوگی کہ جب ہندوستان آزاد ہوا تو ایک شخص اپنی چھڑی گھماتا ہوا نکلا اسکی کی چھڑی سے اس کے آگے پیچھے اور آس پاس چلنے والوں کو تکلیف ہوئی اور وہ اس چھڑی کی ممکنہ ضرب سے بچنے کی کوشش کرنے لگے۔ آخر کار ایک شخص نے اسے ٹوکا تو اس نے جواب دیا کہ ملک آزاد ہوگیا ہے اور ہم بھی آزاد ہیں/ اس پر ٹوکنے ولاے شخص نے کہا کہ تمہاری آزادی وہاں ختم ہوجاتی ہے جہاں سے دوسرے شخص کی ناک شروع ہوتی ہے۔

پروفیسر نے ایک فیس بک پوسٹ لکھی تھی محتاط، متوازن اور فکری گہرائی لیے ہوئے۔ اس میں ہندوستان-پاکستان تعلقات کی پیچیدگیوں، جنگ کی فطرت، تشدد کی بے معنویت اور زمینی حقائق کو نظر انداز کرکے عسکری جوش کا جشن منانے کی منافقت پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ علی خان نے دہشت گردی کی مذمت کی، پاکستانی فوج کی پالیسیوں پر تنقید کی اور انسانیت وضبط نفس کی اپیل کی۔ ان کا کہنا تھا کہ امن ایک مشکل عمل ہے، جو ٹی وی اسٹوڈیوز کی چیخ و پکار یا سوشل میڈیا کے شور سے حاصل نہیں ہوسکتا۔ انھوں نے موب لنچنگ اور بلڈوزر کارروائی پر بھی سوال اٹھائے۔ اس تحریر کے پوسٹ ہونے کے بعد ان پر غداری اور فرقہ وارانہ نفرت پھیلانے کے الزامات لگا دیے گئے۔ کہا گیا کہ ریاست کو ایسے تخریبی عناصر کے خلاف کارروائی کرنی چاہیے۔ کہ کچھ باتیں نہیں کہنی چاہئیں۔ کہ قومی سلامتی کے نام پر اختلاف کو قابو میں رکھنا ضروری ہے۔ خواتین کمیشن کی چیئرپرسن رینو بھاٹیا نے شکایت کی کہ پروفیسر کی پوسٹ قومی جذبات کو مجروح کرتی ہے۔

ہندوستان کا آئین اپنے شہریوں کو اظہار رائے کی آزادی کو ضمانت دیتا ہے، نہ صرف اکثریت کے لیے بلکہ اختلاف رائے کے لیے بھی۔ اس آزادی میں افواج، لیڈران اور پالیسیوں پر تنقید کی اجازت بھی شامل ہے۔ خاص طور پر جب تنقید کا مقصد امن وانصاف ہو، تعصب یا نفرت نہیں۔ سپریم کورٹ صرف قانون کی عدالت نہیں بلکہ آزادی کا آخری قلعہ ہے۔ مگر علی خان کے کیس میں عدالت کی آواز آزادی کے حق میں اتنی بلند نہیں تھی جتنی ہونی چاہیے تھی۔ کم از کم عدالت کے تبصرے سے یہی اندازہ ہوتا ہے۔ عدالت نے ضمانت دیتے وقت یہ کہہ کر کہ بیان 'مشکوک' تھا، ایک خاموش لیکن مضبوط پیغام دے دیا کہ بولنے سے پہلے احتیاط برتو، جذبات میں نہ بہو، زاویہ نظر نہ بدلو، (خاص کر اگر آپ مسلمان ہیں تو) لفظوں کا چناؤ بہت سوچ سمجھ کر کرو۔ اسب سے اہم سمجھنے والا نکتہ یہ ہے کہ ریاست کو اس طرح کے معاملات میں جیتنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسے صرف ڈرانا ہوتا ہے۔ آپ مقدمہ جیت بھی جائیں اور باعزت بری بھی ہوجائین اس کے باوجود بھی آپ ہار جاتے ہیں اور سامنے ولا ہار کر بھی جیت جاتا ہے۔

آئی ایم ایف قرض: ہم کسی کے نہ رہے، کوئی ہمارا نہ رہا

ڈاکٹر سلیم خان

وزیر اعظم نریندر مودی کی گیارہ سالہ سفارتکاری کا ماحصل مجروح سلطانپوری کے ایک مصرع سے ادا ہوجاتا ہے 'ہم کسی کے نہ رہے، کوئی ہمارا نہ رہا' حالانکہ موصوف کا شمار اپنی مدت کار میں سب سے زیادہ غیر ملکی دورے کرنے والے ہندوستانی وزرائے اعظم میں ہوتا ہے۔ ان کے پیش رو منموہن سنگھ نے اپنے دس سالوں میں جملہ 73 غیر ملکی دورے کیے تھے لیکن پہلگام حملے کے وقت مودی جی سعودی عرب کے اپنے 88ویں بیرونِ ملک دورے پر تھے۔ اس کو ادھورا چھوڑ کر تو موصوف لوٹ آئے لیکن اس کے بعد جب جنگ کی صورحال رونما ہوئی تو اندوروں کی قلعی کھل گئی۔ ہوا یہ کہ دوران جنگ آئی ایم ایف کے ذریعہ پاکستان کی امداد کا موقع آگیا۔ ہندوستان آئی ایم ایف کے 25 رکنی بورڈ کا ایک ممبر ہے اور پاکستان وہاں موجود ہی نہیں ہے۔ حکومت ہند نے پاکستان کو قرض کے اجرا کی مخالفت کی میں اس کی خراب کارکردگی اور آئی ایم یف پروگرام کے تحت لاگو کی جانے والی اصلاحات پر عملدرآمد میں ناکامی کا حوالہ دیا گیا نیز یہ اعتراض بھی کیا گیا کہ یہ فنڈ 'ریاستی سرپرستی میں سرحد پار دہشتگردی' کے لیے استعمال ہوگا۔ اس کے باوجود کمیٹی کا ایک بھی ملک ہندوستان کے ساتھ نہیں آیا تو پتہ چلا کہ

کوئی ہمدم نہ رہا، کوئی سہارا نہ رہا
ہم کسی کے نہ رہے، کوئی ہمارا نہ رہا

پہلگام کے تناظر میں جاری کشمکش کے حوالے سے ہندوستان کی جانب سے عالمی برادری کو عار دلاتے ہوئے کہا گیا تھا کہ پاکستان کو قرض دے کر آئی ایم ایف نہ صرف اپنی بلکہ اپنے معاونین کی 'عزت کو داؤ' پر لگا رہا ہے اور یہ بین الاقوامی اقدار کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ یہ حربہ بھی ناکام رہا اور آئی ایم ایف کے انتظامیہ نے پاکستان کے لیے سات ارب ڈالرز کے قرض پروگرام کی دوسری قسط جاری کرتے ہوئے ہندوستانی دلائل کو مسترد کرتے ہوئے کہہ دیا کہ پاکستان سختی سے آئی ایم ایف کے پروگرام پر عملدرآمد کر رہا ہے اور اس کے باعث وہ معاشی بحالی کی راہ پر گامزن ہے۔ یہ عالمی ادارہ یہیں نہیں رکا بلکہ آگے بڑھ کر مستقبل میں تقریباً 4.1 ارب ڈالرز کے مزید فنڈز کی یقین دہانی بھی کردی۔ اس کے بعد ووٹنگ ہوئی تو ایک بھی ملک ہندوستان کے ساتھ نہیں آیا اور خود ہندوستان بھی مخالفت کا ووٹ نہیں ڈال سکا کیونکہ وہ سری لنکا، بنگلہ دیش اور بھوٹان پر مشتمل چار ملکی گروپ کی نمائندگی کرتا ہے ممکن ہے ان کی حمایت نہ ملنے کے سبب ایسا کرنا پڑا ہو۔

2005 میں خود ہندوستان نے زمبابوے کو لے کر اور 2016 کے اندر روس نے یوکرین کے معاملے میں مخالفت کا ووٹ دے چکے ہیں۔ حالیہ ہزیمت میں بنگلہ دیش اور سری لنکا جیسے پڑوسی ملکوں کے عدم تعاون کا بھی حصہ ہوسکتا ہے کیونکہ ہم جن کی نمائندگی کرتے ہیں ان کی رضامندی کے بغیر تو ان کی طرف سے حمایت میں یا خلاف ووٹ نہیں دے سکتے۔ ایسی صورت میں ان کا اعلان سامنے آجائے گا کہ نمائندگی غلط کی گئی۔ کاش کہ اس وقت بنگلہ دیش میں حسینہ واجد اور سرلنکا کے اندر پریم داسا برسر اقتدار ہوتے تو کم از ہندوستان کم از کم ایک ووٹ دے کر اپنا احتجاج تو درج کروا دیتا۔ اس علامتی احتجاج سے قطع نظر سچائی تو یہ ہے کہ دہشت گردی کی بنیاد پر آئی ایم ایف کے قرض کو روکنے کی خاطر ایکزیکیٹیو بورڈ میں اعتراض درج کرانا ایک مشقِ لاحاصل ہے کیونکہ اقوام متحدہ فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (فیٹف) کے پاس یہ فیصلہ کرنے کا اختیار ہے کہ کس ملک کو 'گرے لسٹ' یا 'بلیک لسٹ' میں ڈالا جائے۔

مذکورہ بالا فہرستوں میں شامل ممالک آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک جیسے عالمی مالیاتی اداروں کی مدد سے از خود محروم ہوجاتے ہیں۔ منموہن سنگھ وغیرہ کے زمانے میں حکومتِ ہند کی انتھک کوششوں کے نتیجے میں پاکستان کو اس فہرست میں ڈالا دیا گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانے میں بلیک لسٹ ہونے کے سبب آئی ایم ایف سے قرض حاصل کرنے میں اسے دشواری ہوتی تھی لیکن پھر جو مودی سرکار آئی تو وہ امورِ خارجہ میں کھیل تماشا اور اس کا قومی انتخابی سیاست میں فائدہ اٹھانے کے اندر مصروف ہوگئی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پلوامہ کے بعد مودی جی دوبارہ انتخاب تو جیت گئے مگر چونکہ اس کی خاطر خواہ تفتیش کرکے پاکستان پر کوئی الزام ثابت کرنے کی سعی نہیں کی گئی تو اس کا پڑوسی ملک کو فائدہ ملا۔ اس نے شدت پسندی کے خلاف بہتر اقدامات کا بیانیہ کھڑا کرکے 2022 میں اپنا نام باقاعدہ طور پر فیٹف کی گرے لسٹ سے نکلوا لیا۔ یہ کام اگر مودی جی کے اقتدار سے بے دخل ہونے کے بعد ہوتا تو زعفرانی ٹولہ کہتا موصوف ہوتے تو اپنی لال آنکھیں دکھا کر ایسا کبھی نہ ہونے دیتے لیکن ان کے ہوتے یہ ہوگیا۔ اس طرح پاکستان کے لیے آئی ایم ایف کے قرض کی راہ ایک ایسے دور میں ہموار ہوگئی جب عوام کو یہ فریب دیا جارہا تھا کہ ہم وشوگرو ہوگئے ہیں۔

سوویت یونین جب ٹوٹ پھوٹ کر بکھر گیا تو دو قطبی دور کا خاتمہ ہوا اور سارے عالم کا واحد قبلہ و کعبہ امریکہ ہوگیا۔ امریکی استعمار کے خلاف پچھلے چند سالوں میں 'برکس' نامی ایک وفاق عالمِ وجود میں آیا۔ اس کی ابتداء کرنے والے پانچ ممالک میں ہندوستان کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ برازیل، روس، چین اور جنوبی افریقہ بھی اس کا حصہ تھے لیکن جب یہ وفاق تعاون و خوشحالی ایک طاقتور آواز بنا تو ایران اور سعودی عرب جیسے کئی ممالک اس میں شامل ہوگئے۔ غزہ میں اسرائیل کی بدترین جارحیت نے ان سارے ممالک کو امریکہ کے علاوہ اسرائیل کے بھی مخالف بنادیا۔ جنوبی افریقہ نے تو عالمی عدالتِ انصاف میں اسرائیل کے خلاف نسل کشی کا مقدمہ تک دائر کردیا اور نیتن یاہو سمیت اسرائیلی وزیر دفاع کے خلاف قتل عام کے الزام کا وارنٹ نکلوا دیا۔ ایسے میں دنیا سے الگ تھلگ اسرائیل سے ہندوستان نے دوستی نے وقار کو نقصان پہنچایا اور راندۂ درگاہ اسرائیل کے سوا کوئی ہمارے ساتھ نہیں آیا۔ اسرائیل تو پہلے ہی عالمی سطح پر اچھوت بنا ہوا ہے۔ ایسے میں مودی اور نیتن یاہو کی رام ملائی جوڑی پر غالب کا یہ شعر صادق آتا ہے۔

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

فی الحال امریکہ بھی اسرائیل سے دامن جھٹکتا دکھائی دے رہا ہے اور ہمارے پرانے دوست روس نے ہندوستان سے منہ موڑ رکھا ہے۔ اس کی ایک وجہ روس کے بجائے فرانس جیسے ممالک سے اسلحہ خریدنا ہوسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہند پاک تنازع کے دوران پوتن پاکستان کے حامی ژی جن پنگ کے ساتھ چائے پیتے دکھائی دیئے۔ ٹرمپ بجا طور پر برکس کو امریکہ کے لیے مصیبت سمجھتے ہیں۔ مودی کی موجودگی میں انہوں نے برکس کی موت کا اعلان کیا تو موصوف تردید کرنے کے بجائے مسکرا دیئے اور پھر امریکہ کی خوشنودی کے لیے ڈالر کے متبادل برکس کی کرنسی استعمال کرنے سے انکار کرکے اعتماد گنوا بیٹھے۔ ہندوستان کے کمزور موقف نے روس، چین برازیل اور جنوبی افریقہ سمیت دیگر امریکی استعمار کے مخالفین کو ہم سے دور کردیا۔

برکس میں ہندوستان کو کمزور کرنے کے بعد امریکہ گونا گوں وجوہات کی بناء پر اپنے قدیم ساتھی پاکستان کی حمایت میں چلا گیا۔ چین پہلے ہی اس کے ساتھ تھا اور روس بھی چین کی رفاقت میں اعتدال پسندی کی راہ پر چل پڑا۔ فرانس نے رافیل طیارے کے گرنے کی خبر نے اس کو پریشان ہوکر اپنی کمزوری تسلیم کرنے کے بجائے الٹا ہندوستانی ہوابازوں کو مورد الزام ٹھہرادیا۔ اس طرح ہندوستان کی 'نہ خدا ہی ملا اور نہ وصال صنم' جیسی حالت ہوگئی۔ اب اسرائیل کے بعد ہندوستان کا نیم ہمنوا طالبان ہے۔ وہی طالبان جس کے دور اقتدار میں اٹل جی کے وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے مولانا مسعود اظہر کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر اجیت ڈوول کے ساتھ کابل کا سفر کیا تھا۔ مولانا مسعود اظہر کے پورے خاندان کو ہلاک کرکے بغلیں بجانے والوں کو طالبان سے دوستی کیوں کرنی پڑی؟ پہلگام حملے کے بعد ہندوستان آنے والوں غیر ملکیوں میں صرف ایران کے وزیر خارجہ ••• اور افغانستان کے نائب وزیر خارجہ ••• صدر کا دہلی دورہ کیوں کیا؟ نیپال، برما اور سری لنکا تک ہماری حمایت میں کیوں نہیں آئے؟ چین اور بنگلا دیش کا تو خیر کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تو ہمارا ملک خود اپنے خطے میں اتنا اجنبی کیوں ہوگیا۔ اس سوال کا جواب مودی سرکار کو دینا پڑے گا۔ حکومتِ ہند کی خارجہ پالیسی کامیاب ہوئی ہوتی تو اسے حزب اختلاف کو ساتھ لے کر مشترکہ وفود بیرونِ ملک بھیجنے کی ضرورت نہیں پیش آتی مگر یہ آگ بجھانے کا کام اس وقت کیا جارہا ہے جب آشیانہ خاک میں مل چکا ہے اور مودی جی پر وہ مشہور فلمی نغمہ صادق آرہا ہے۔

سب کچھ لٹا کے ہوش میں آئے تو کیا کیا؟
سن میں اگر چراغ جلائے تو کیا کیا؟

☆☆☆

آئی ایچ ایمز میں کایا پلٹ کیریئر کی تخلیق۔ غیر متزلزل حدود

گیان بھوشن

جیسے جیسے عالمی مہمان نوازی کی صنعت نئی توانائی کے ساتھ پھیل رہی ہے، بھارت ہنرمندی پر مبنی مہمان نوازی کے پیشہ ور افراد کا پاور ہاؤس بننے کے لیے تیار ہے۔ اس تحریک میں سب سے آگے ہوٹل مینجمنٹ کے ادارے (آئی ایچ ایمز) ہیں، جو حکومت ہند کی وزارت سیاحت (ای او ٹی) کے تحت کام کررہے ہیں۔ ان اداروں کو ان کی وراثت کی عمدگی، عملی تربیت، اور عالمی معیار کے پیشہ ور افراد کی ترقی کے عزم کے لیے پہچانا جاتا ہے۔ آنے والے تعلیمی سیشن کے لیے اب داخلے کھلنے کے ساتھ، خواہشمند طلبہ کے لیے مہمان نوازی میں فائدہ مند کیریئر پر غور کرنے کے لیے اس سے بہتر کوئی وقت نہیں ہے۔

آئی ایچ ایمز کی وراثت پدم شری سنجیو کپور، شیف منجیت گل، پونیت چٹوال، رنجو الیکس، پدم شری شیف دامو، وغیرہ جیسی اہم شخصیات کا مظہر ہے۔ دراصل، فہرست اتنی اس قدر لائق وفائق افراد پر مشتمل اور طویل ہے کہ اس میں بے شمار نام آسکتے ہیں، جن میں متعدد مشیلین اسٹار والی مشہور شخصیات بھی شامل ہیں۔ یہ شاندار فہرست مہمان نوازی کے شعبے میں قیادت فراہم کرنے کے معاملے میں بھارت اور دنیا بھر میں آئی ایچ ایمز کی گہرائی اور وسعت کو نمایاں طور پر ظاہر کرتی ہے۔ ملک بھر میں آئی ایچ ایمز قومی ترجیحات اور عالمی صنعت کے تقاضوں کے ساتھ زیادہ قریب سے ہم آہنگ ہونے کے لیے ایک تبدیلی سے گزر رہے ہیں۔ حکومتی ہدایات اور صنعت کے تاثرات کے ذریعے شروع کی گئی متحرک تبدیلیوں کے ساتھ، یہ ادارے اعلیٰ اثر والے تعلیمی ماحول میں تیار ہورہے ہیں جو نہ صرف تعلیم دیتے ہیں بلکہ حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں۔

صنعت اکیڈمیا تعاون کی مضبوطی

آئی ایچ ایمز مہمان نوازی کی صنعت کے ساتھ تعلقات کو مضبوط کررہے ہیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ تعلیمی ترسیل صنعت کی توقعات کی آئینہ دار ہو۔ یہ شراکت نصاب کی مطابقت کو بڑھاتی ہے، طلبہ کے سامنے قابل قدر صنعت کو وا کرتی ہے ہموار تقرری کی تبدیلی کو یقینی بناتی ہے۔ ہوٹل کے برانڈز جیسے تاج، میریٹ، اوبرائے، آئی ٹی سی اور بین الاقوامی پلیئرز اس کوشش میں فعال شراکت دار بن گئے ہیں، جو انٹرن شپ، بھرتی میں مدد، اور رہنمائی کے مواقع پیش کرتے ہیں۔ سینٹرل آئی ایچ ایمز اور معروف ہوٹل چین کے درمیان مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط اس تعاون کو مزید مضبوط کرتی ہے، جس سے سرٹیفکیشن۔ صنعت کے تعاملات، مشترکہ تحقیق، اور طلباء کے لیے سیکھنے کے تجربات کو ممکن بنایا جاتا ہے۔

نصاب کی ترقی کے لیے ٹاسک فورس

مستقبل کے لیے تیار رہنے کے لیے، ایک سرشار ٹاسک فورس نے جدید مضامین کو شامل کرنے کے لیے آئی ایچ ایمز نصاب میں ترمیم کی ہے۔ مہمان نوازی، ڈیجیٹل مارکیٹنگ، پائیدار سیاحت میں مصنوعی ذہانت سے لے کر ثقافتی تنوع کے انتظام تک، نصاب اب 21ویں صدی کی افرادی قوت کی ضروریات کی عکاسی کرتا ہے۔ طلبہ کو صرف ہوٹل کے بنیادی کام کاج میں ہی نہیں بلکہ سافٹ اسکل، کاروبار اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز میں تربیت دی جاتی ہے۔

داخلہ میں اضافہ کے اقدامات

اعلیٰ صلاحیت والے طلبہ کو راغب کرنے کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے، آئی ایچ ایمز نے داخلوں میں اضافے کی توجہ مرکوز کرنے کی کوششیں شروع کی ہیں۔ ان میں شامل ہیں:

اسکولوں اور کیریئر میلوں میں آگاہی مہم

مہمان نوازی کی تعلیم کی قدر کو فروغ دینے کے لیے میڈیا تک رسائی

بہتر ڈیجیٹل موجودگی، طلبہ اور والدین کے لیے داخلہ کی تفصیلات تک رسائی آسان بناتی ہے

اس کے علاوہ آئی ایچ ایمز نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کے ساتھ مل کر کام کررہے ہیں تاکہ داخلے کے عمل (این سی ایچ ایم - جے ای ای) کو ہموار کیا جاسکے، شفافیت، کارکردگی اور طلبہ کی سہولت کو یقینی بنایا جاسکے۔

شاندار تقرری کا ماضی کا ریکارڈ

آئی ایچ ایمز کو ان کی مسلسل تقرری کی کارکردگی کے لیے بڑے پیمانے پر احترام کیا جاتا ہے۔ آخری سال کے طلبہ کو ہاسپیٹالٹی کی اعلیٰ چین، ایئرلائنز، کروز لائنز، اور ملٹی نیشنل کارپوریشنز کے ذریعے بھرتی کیا جاتا ہے۔ آئی ایچ ایمز کا تقرری سیلگر یجویٹس کے لیے اعلیٰ معیار کی ملازمت کی پیشکشوں کو محفوظ بنانے کے لیے صنعت کے بھرتی کرنے والوں کے ساتھ فعال مشغولیت کو برقرار رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اس سال، اے آئی ایچ ایم چنڈی گڑھ نے شاندار سو فیصد ایک طالب علم ایک تقرری کا ریکارڈ حاصل کیا۔ ایک بڑھتا ہوا رجحان کروز لائنز کی دلچسپی ہے، جو اب کیمپس کی جگہوں پر باقاعدگی سے حصہ لیتے ہیں، جو طلباء کو دنیا بھر میں لگژری جہازوں پر بین الاقوامی کیریئر کے دلچسپ مواقع فراہم کرتے ہیں۔

عالمی سطح پر تجربہ اور بین الاقوامی تعاون

آئی ایچ ایمز نے بین الاقوامی تعاون کو فروغ دینے میں اہم اقدامات کیے ہیں۔ مشی گن اسٹیٹ یونیورسٹی (امریکہ) کے ساتھ ایک قابل ذکر شراکت علمی تبادلے، تحقیقی تعاون، اور عالمی نیٹ ورکنگ کو قابل بناتی ہے۔ طلبہ یونیورسٹی کالج آف برمنگھم اور ماریشس کے میریٹ ہوٹلوں میں باوقار انٹرنشپ پروگراموں سے بھی مستفید ہوتے ہیں، جہاں وہ مہمان نوازی کے بین الاقوامی معیارات سے واقفیت اور تربیت حاصل کرتے ہیں۔ یہ تعاون ایک طالب علم کے تجربے کی فہرست میں بے پناہ اہمیت کا اضافہ کرتے ہیں اور ان کے کیریئر کے افق کو وسعت دیتے ہیں۔

فیکلٹی کا فروغ اور جدت کا کلچر

معیاری تعلیم کا آغاز معیاری اساتذہ سے ہوتا ہے۔ فیکلٹی کو صنعت سے متعلق رہنے کو یقینی بنانے کے لیے آئی ایچ ایمز نے اعلیٰ ہوٹل برانڈز اور تعلیمی اداروں کے ساتھ شراکت میں فیکلٹی ڈویلپمنٹ پروگرام شروع کیے ہیں۔ فیکلٹی ممبران جدید ترین ٹولز، تدریسی تکنیکوں اور مہمان نوازی کے رجحانات سے آگاہی حاصل کرتے ہیں، جسے وہ پھر کلاس روم میں واپس لاتے ہیں۔ مزید برآں، آئی ایچ ایمز طلبہ کو اسٹارٹ اپ پراجیکٹس، تحقیق اور کاروبار میں مشغول ہونے کی ترغیب دے کر جدت اور ایسے کاروبار کی مدد کی ثقافت کو پروان چڑھا رہے ہیں۔ اس طرح کے وقف شدہ کاروباری مراکز فوڈ ٹیکنالوجی، پائیدار سیاحت، اور سروس کی جدت طرازی میں طلبہ کی قیادت میں امید افزا منصوبوں کے لیے رہنمائی اور بنیادی سرمایہ کاری فراہم کرتے ہیں۔

خصوصی تعاون اور اسٹریٹجک اتحاد

آئی ایچ ایمز روایتی مہمان نوازی کی جگہ سے باہر منفرد شراکتیں بھی تلاش کررہے ہیں۔ دفاعی افواج کے ساتھ تعاون، مثال کے طور پر، ڈائریکٹوریٹ جنرل ری سیٹلمنٹس کے ساتھ تعاون کا مقصد دفاعی عملے کے لیے ہنرمندی اور از سرنو ہنرمندی کے پروگراموں کی حمایت کرنا، تربیت کے لیے نئے شعبوں کے دروازے کھولنا اور کارپوریٹ سماجی ذمہ داری کو آسان بنانا ہے۔ مزید برآں، انڈین کلنری انسٹی ٹیوٹ (آئی سی آئیز) میں اٹھائے گئے اقدامات ایک خصوصی شعبہ کے طور پر پکوان کی تعلیم کو تقویت دے رہے ہیں، جس سے طلبہ کے لیے دستیاب پیشہ ورانہ راستوں کے تنوع میں اضافہ ہورہا ہے۔

آئی ایچ ایم کا انتخاب کیوں؟

آئی ایچ ایم سے ڈگری صرف ایک قابلیت نہیں ہے۔ یہ ایک باوقار، لوگوں پر مرکوز، اور عالمی سطح پر متعلقہ پیشے کا داخلہ دروازہ ہے۔ طلبہ حقیقی دنیا کے ماحول میں پروان چڑھنا سیکھتے ہیں جبکہ ایسے ہنرمندی کو فروغ دیتے ہیں جو مہمان نوازی، ہوابازی، صحت کی دیکھ بھال، خوردہ اور سیاحت سمیت متعدد صنعتوں میں لاگو ہوتی ہیں۔ ملازمت، ٹیکنالوجی، اور عالمی تیاری پر نئے سرے سے توجہ کے ساتھ آئی ایچ ایمز ایک تبدیلی آمیز تعلیمی تجربہ پیش کر رہے ہیں جو طلبہ کو قائدانہ کردار اور کاروباری کامیابی کے لیے تیار کرتا ہے۔ مہمان نوازی کی صنعت آج کچھ انتہائی دلچسپ، تیز رفتار، اور فائدہ مند کیریئر کے مواقع پیش کرتی ہے۔ چاہے وہ لگژری ہوٹلوں کا انتظام کررہا ہو، عالمی معیار کے مہمانوں کے تجربات کو ڈیزائن کرنا ہو، بین الاقوامی کروز لائنز پر کام کرنا ہو، یا اپنا کھانا پکانے کا منصوبہ یا ایونٹ مینجمنٹ فرم چلاتا ہو، اس کے امکانات لامحدود ہیں۔ اسٹریٹجک اپ گریڈز، مضبوط انڈسٹری پارٹنرشپ، اور طالب علم کے پہلے نقطہ نظر کے ساتھ آئی ایچ ایمز ایک شاندار مہمان نوازی کیریئر کے لیے مثالی لانچ پیڈ ہیں۔ اس طرح آئی ایچ ایمز کے ذریعے یقینی عالمی معیار کے کیریئر بنانے کے لیے بروقت کارروائی قابل عمل ہے۔ اس کا اظہار کچھ یوں کیا گیا ہے کہ "بہتر ہے کہ تین گھنٹے قبل کیا جائے، بجائے کہ ایک منٹ بہت دیر سے کیا جائے۔"

قلمکار: (آئی ای ایس)، سینئر اقتصادی مشیر، وزارت سیاحت و چیف ایگزیکٹو آفیسر نیشنل کونسل فار ہوٹل مینجمنٹ اینڈ کیٹرنگ ٹیکنالوجی (این سی ایچ ایم سی ٹی)، حکومت ہند۔

سرکاری حج وفد کی بحالی ضروری کیوں؟

ذکی نور عظیم ندوی۔ لکھنؤ

حج ایک عظیم بین الاقوامی دینی اور بعض اعتبار سے ثقافتی اجتماع ہے جسے امت مسلمہ کی وحدت اور باہمی رابطہ کا ایک منفرد مظہر بھی کہا جاسکتا ہے۔ اس کی ادائیگی کیلئے ہر سال دنیا بھر سے لاکھوں مسلمان سرزمین حجاز کا رخ کرتے ہیں اور اس طرح ایک ایسا عالمی پلیٹ فارم آراستہ ہوتا ہے جہاں مختلف ثقافتوں، قومیتوں اور نظریات کے حامل افراد ایک مشترکہ مقصد کے تحت جمع ہوتے ہیں۔ ہمارا ملک ہندوستان دنیا کی دوسری سب سے بڑی مسلم آبادی پر مشتمل ملک ہونے کی وجہ سے اس اجتماع میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے جس میں مل XX حاجیوں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے زائد ہوتی ہے، چند سالوں قبل تک ہندوستانی حکومت کی جانب سے حج کے موقع پر کثیر رکنی اعلیٰ سطحی وفد سعودی عرب جاتا تھا، جو نہ صرف حاجیوں کے مسائل کی براہ راست نگرانی کرتا تھا بلکہ سعودی حکام اور دیگر ملکوں کے نمائندوں سے ملاقات کرکے سماجی، مذہبی اور سفارتی مسائل پر تبادلہ خیال بھی کرتا تھا۔ یہ وفد حاجیوں کی آمد و رفت، ان کی رہائش، مشاعر مقدسہ، اس سے متعلق انتظامات، صحت اور نقل وحمل جیسے امور کا جائزہ لیتا، ان میں درپیش مشکلات کی نشاندہی کرتا اور ذمہ داروں سے تبادلہ خیال کرکے ان کا حل نکالنے کی کوشش کرتا۔ اور حج پالیسی مرتب کرتے وقت ان کی سفارشات اور تجویزوں کی کافی اہمیت ہوتی جس سے حج میں مختلف قسم کی سہولتیں اور مختلف قسم کے نئے نظام کو متعارف کرنے میں آسانی ہوتی۔

اس وفد سے اگر ایک طرف یہ پیغام جاتا کہ ہندوستانی حکومت کو اپنے شہریوں بشمول اقلیتوں کے دینی ومذہبی امور سے بھی دلچسپی ہے تو دوسری طرف حاجیوں کو بھی اپنی فکر، تحفظ اور اعتماد کا احساس ہوتا۔ لیکن گزشتہ چند سالوں سے وفد نہ بھیجنے کی وجہ سے کئی پہلوؤں سے نقصان ہوا۔ حاجیوں کے مسائل سے براہ راست واقفیت، اسکے جائزہ کے مواقع اور اس کے فوری حل کے امکانات تلاش کرنے، متعلقہ ذمہ داروں سے براہ راست بات چیت کے مواقع کا فقدان اور بین الاقوامی برادری سے ہندوستانی نمائندگی کا کمزور ہونا، وغیرہ وغیرہ۔ اور اس طرح نہ صرف حاجیوں کی انفرادی سطح پر سہولت پر اثر پڑا بلکہ ایک وسیع سفارتی خلا بھی پیدا ہوا۔

عام طور پر ہندوستانی حاجیوں کو رہائش، ٹرانسپورٹ اور صحت کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لیکن وفد کی غیر موجودگی میں ان مسائل پر براہ راست گفت و شنید کے بعد ان کے فوری حل نکالنے اور اگر اس کا تعلق حکومت ہند سے ہو تو اس تک اس مسئلہ کو پہونچانے کی امید معدوم ہوجاتی ہے۔ عام طور پر حاجیوں کو رہائش اور نقل وحمل کے مسائل کی شکایت رہتی ہے، گزشتہ سال کافی افراد مختلف بیماریوں اور گرمی کی شدت کی وجہ سے مختلف مسائل کا شکار ہوئے لیکن اس کے اسباب اور حفاظتی تدبیروں اور حجاج کی روانگی سے پہلے اس کے تعلق سے ان کی مناسب رہنمائی نہ کی جاسکی۔ جب ہم حالیہ بین الاقوامی سیاسی صورتحال پر نظر ڈالتے ہیں تو اس وفد کی بحالی مزید اہمیت اختیار کرجاتی ہے۔ گذشتہ دنوں ملک میں پہلگام حملے اور سندور ایکشن کی وجہ سے عالمی سطح پر کچھ غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں اور عالمی برادری میں ہندوستان کے بارے میں الگ الگ نقطہ نظر پائے جاتے ہیں۔ اس تناظر میں ہندوستان نے مختلف ممالک میں سفارتی وفود بھیج کر اپنے موقف کی وضاحت کی کوشش کی، لیکن یہ عمل مہنگا اور وقت طلب ہے۔ اگر سرکاری حج وفد کی بحالی کے ذریعہ یہ کام ایک باوقار اور متحرک اوفد انجام دیتا تو اس سے نہ صرف حاجیوں کے مسائل حل کرنے میں مددملتی بلکہ سفارتی نقطہ نظر سے بھی ایک مؤثر پلیٹ فارم ثابت ہوتا۔

اعتبار سے ایک ایسی عالمی تقریب ہے جہاں دنیا بھر کے بااثر مسلم ممالک کے نمائندے موجود ہوتے ہیں، اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک فعال وفد بھیج کر ایک ہی جگہ پر متعدد ممالک کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے اور اپنے موقف کو براہ راست پیش کرنے کا موقع ملتا۔ یہ ایک مؤثر، کم خرچ اور نتیجہ خیز سفارتی عمل ہوتا۔ اور جہاں الگ الگ دوروں میں متعدد الگ الگ وفود، وہیں صرف ایک مقدس موقع پر اپنی بات عالمی سطح پر پہنچایا جاسکتا تھا۔ حج کا موقع نہ صرف مذہبی بلکہ ثقافتی اور سفارتی نقطہ نظر سے بھی ایک منفرد پلیٹ فارم ہے۔ یہاں موجود تنوع دنیا کے کسی اور اجتماع میں دیکھنے کو نہیں ملتا۔ گذشتہ سالوں کے اعداد وشمار کے مطابق، تقریباً 18 سے 20 لاکھ حاجی حج کرتے ہیں، جن میں سے ہر ایک مختلف پس منظر، ثقافت اور قومیت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس تنوع کے باوجود، حج ایک ایسی تقریب ہے جو اتحاد اور یکجہتی کا پیغام دیتی ہے۔ ہندوستان جیسا کثیر المذاہب اور جمہوری ملک اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اپنے سیکولر تشخص کو عالمی سطح پر اجاگر کرسکتا ہے۔ وفد کی موجودگی اس بات کی عکاسی کرتی کہ ہندوستان اپنی مسلم آبادی کے مذہبی جذبات کی قدر کرتا ہے اور ان کیلئے سہولیات فراہم کرنے کے تئیں پر عزم ہے۔ مزید برآں، یہ وفد ہندوستان کے قومی بیانیے کو عالمی برادری تک پہنچانے میں بھی مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔

حالیہ برسوں میں ہندوستان کو عالمی میڈیا میں بعض اوقات منفی انداز میں پیش کیا گیا، جس کی وجہ سے اس کے سیکولر اور جمہوری تشخص پر سوالات اٹھائے گئے۔ حج کے موقع پر ایک فعال وفد ان غلط فہمیوں کا ازالہ کرسکتا ہے۔ مثال کے طور پر، وفد کے ارکان سعودی حکام اور دیگر ممالک کے نمائندوں سے ملاقاتوں میں ہندوستان کے اندر مذہبی ہم آہنگی اور اقلیتوں کے تحفظ کے لیے کیے گئے اقدامات پر روشنی ڈال سکتے ہیں۔ حج کے دوران ہندوستانی حاجیوں کو درپیش عملی مسائل بھی اس وفد کی موجودگی سے بہتر طور پر حل ہوسکتے ہیں۔

سعودی عرب نے حالیہ برسوں میں حج کے انتظامات کو بہتر بنانے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں، جیسے کہ اسمارٹ ایپس اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال، لیکن ہندوستانی حاجیوں کے لیے ان سہولیات تک رسائی بعض اوقات زبان اور معلومات کی کمی کی وجہ سے محدود ہوجاتی ہے۔ وفد ان تفصیلات کو جان کر ٹریننگ پروگراموں میں اس سلسلہ میں توجہ اور دیگر وسائل سے اسے مفید تر بنانے میں بھی معاون ہوسکتا ہے۔ لہٰذا وقت کی ضرورت ہے کہ حکومت ہند دوبارہ حج کے موقع پر اعلیٰ سطحی وفد بھیجنے کی روایت کو بحال کرے۔ یہ قدم حاجیوں کی عملی مشکلات کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے سیکولر تشخص کو عالمی سطح پر واضح کرنے میں معاون ہوگا۔ وفد کی موجودگی ہندوستان سعودی عرب دو طرفہ تعلقات کو مضبوط کرسکتا ہے، دیگر مسلم ممالک کے نمائندوں سے بات چیت کرکے اعتماد کی فضا پیدا کرسکتا ہے اور اپنے قومی بیانیے کو بہتر انداز میں پیش کرسکتا ہے۔ یہ اقدام صرف حاجیوں کے لیے ایک سہولت نہیں بلکہ ایک مضبوط سفارتی حکمت عملی بھی ہے، جس سے ہندوستان کا وقار بلند ہوگا، اس کی اقلیتوں کو اطمینان حاصل ہوگا اور بین الاقوامی برادری میں اس کا مقام مزید مستحکم ہوگا۔ اس لیے یہ وقت کا تقاضا ہے کہ حکومت دوبارہ اس سمت قدم اٹھائے، اور حج کے اس عظیم موقع کو ایک ہمہ جہت سفارتی پلیٹ فارم کے طور پر استعمال کرے۔

zakinoorazeem@gmail.com

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

جوادالائمہ امام محمد تقی علیہ السلام

مولانا سید علی ہاشم عابدی

امام محمد تقی علیہ السلام ہمارے نویں امام ہیں۔ آپؑ کے والد ماجد سلطان عرب وعجم، عالم آل محمدؐ، امام رؤوف حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام ہیں اور والدہ ماجدہ حضرت سبیکہ سلام اللہ علیہا ہیں، جو نوبہ (مصر) کی رہنے والی تھیں اور فرزند رسول جناب ابراہیمؑ کی والدہ گرامی ام المومنین جناب ماریہ قبطیہؓ کے خاندان سے تھیں۔ امام علی رضا علیہ السلام نے ان کو خیزران کے نام سے یاد کیا۔

جناب سبیکہ سلام اللہ علیہا کی عظمت کے لئے یہی کافی ہے کہ حجت خدا، ولی کبریاء باب الحوائج حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے صحابی یزید بن سلیط سے فرمایا: جب تم ان خاتون (جناب سبیکہ سلام اللہ علیہا) سے ملاقات کرنا تو میرا سلام کہہ دینا۔

امام محمد تقی علیہ السلام کا نام ''محمد''، کنیت ''ابوجعفر ثانی'' اور القاب جواد، ابن الرضا، تقی، زکی، قانع، رضی، مختار، متوکل، مرتضیٰ اور منتجب ہیں۔

آپؑ 10 رجب المرجب سن 195 ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی بیٹی اور امام علی رضا علیہ السلام کی خواہر گرامی جناب حکیمہؑ سے روایت ہے کہ جب امام محمد تقی علیہ السلام کی ولادت کا وقت قریب آیا تو میں انکی والدہ ماجدہ جناب خیزران سلام اللہ علیہا کی خدمت میں پہنچی۔ میرے امام اور بھائی امام علی رضا علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ میں جناب خیزران سلام اللہ علیہا کے پاس ہی رہوں، لہذا خیزران سلام اللہ علیہا کے کمرے میں گئی۔ رات کا وقت تھا لہذا امام علی رضا علیہ السلام نے ایک روشن چراغ وہاں رکھ دیا اور خود حجرے سے باہر نکل کر دروازہ بند کر دیا۔ جناب خیزران سلام اللہ علیہا کے سامنے ایک طشت تھا جیسے ہی ولادت کا وقت آن پہنچا اچانک چراغ گل ہوگیا اور کمرے میں تاریکی پھیل گئی جس سے میں پریشان ہوگئی۔ تھوڑی ہی دیر بعد کیا دیکھا کہ امام محمد تقی علیہ السلام طشت میں ہیں اور آپؑ کے نورانی وجود سے حجرہ منور ہے۔ میں نے فوراً ہی انکو اپنی آغوش میں لے لیا اور انکی والدہ ماجدہ جناب خیزران سلام اللہ علیہا سے کہا کہ اللہ نے آپ کو اس مولود کے نور کے سبب چراغ سے بے نیاز کر دیا۔ اسی وقت امام علی رضا علیہ السلام حجرے میں داخل ہوئے اور نومولود کو مجھ سے لے کر گہوارے میں لٹا دیا اور فرمایا: حکیمہ! گہوارے کے قریب ہی رہنا۔ جناب حکیمہؑ فرماتی ہیں کہ ولادت کے تیسرے دن امام محمد تقی علیہ السلام نے آسمان کی جانب چہرہ کیا اور آنکھیں کھولیں اور زبان پر کلمہ شہادتین جاری کیا۔ یہ منظر دیکھ کر مجھے بہت تعجب ہوا، امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں گئی اور ان کو پورے ماجرے کی اطلاع دی تو امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: آئندہ اس سے بھی زیادہ تعجب خیز اور حیرت انگیز واقعات ان سے رونما ہوں گے۔

تاریخ وروایات کی اکثر کتب سے ثابت ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام امام علی رضا علیہ السلام کے اکلوتے فرزند ہیں۔ جب امام علی رضا علیہ السلام کی عمر مبارک 47 برس ہوگئی اس وقت آپؑ کی ولادت ہوئی۔ اس لئے اکثر مومنین کے لئے یہ بات تشویش ناک تھی کہ جب امام علی رضا علیہ السلام لاولد ہیں تو ان کے بعد کون امام ہوگا، اسی طرح فرقہ واقفیہ کہ جنہوں نے مال دنیا کی حوس میں آٹھویں امامؑ کی امامت کا انکار کیا تھا ان کو بھی موقع مل گیا اور شبہہ ایجاد کرنے لگے کہ حضرت رضاؑ کیسے امام ہو سکتے ہیں جب کہ وہ ابھی تک لاولد ہیں۔ اگرچہ جب بھی کسی نے امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپؑ کے بعد امام کون ہوگا تو امامؑ نے فرمایا: ''اللہ مجھے ایک بیٹا دے گا۔ جو میرے بعد تم پر اللہ کی حجت اور امام ہوگا۔'' اور جب امام محمد تقی علیہ السلام کی ولادت با سعادت ہوگئی تو امام علی رضا علیہ السلام نے آپؑ کو ''مولود مبارک'' کے نام سے یاد کیا۔ یحییٰ صنعانی کا بیان ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپؑ کیلا چھیل کر اپنے نور نظر کو کھلا رہے ہیں۔ عرض کیا کہ کیا یہ وہی مولود مبارک ہیں؟ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''ہاں۔ اے یحییٰ! یہ وہی مولود ہے کہ اسلام میں اس سے زیادہ بابرکت کوئی مولود ہمارے شیعوں کے لئے نہیں پیدا ہوا۔'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے متعدد بار آپؑ کو مولود مبارک کے عنوان سے یاد کیا تھا۔

چونکہ حدیث رسولؐ ہے کہ 9 ائمہؑ امام حسین علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے لہذا فرقہ واقفیہ نے یہ شبہہ ایجاد کیا کہ امام رضا علیہ السلام لاولد ہیں لہذا یہ کیسے امام ہو سکتے ہیں جیسا کہ خود فرقہ واقفیہ کے ایک سردار ''حسین بن قیاما واسطی'' نے امام علی رضاؑ کو خط لکھا کہ آپؑ کیسے امام ہو سکتے ہیں جب کہ آپؑ لاولد ہیں۔ امامؑ نے اس کے جواب میں لکھا ''تمہیں کیسے پتہ کہ میں لاولد ہی رہوں گا۔ خدا کی قسم! کچھ دن بعد اللہ مجھے ایک ایسا فرزند عطا کرے گا جو حق کو باطل سے جدا کر دے گا۔'' لہذا جب امام محمد تقی علیہ السلام کی ولادت با سعادت ہوئی تو دشمنوں کی ساری سازشیں ناکام ہوگئیں۔

محمد بن میمون جو نابینا تھے ان کا بیان ہے کہ میں نے مکہ مکرمہ میں امام علی رضا علیہ السلام کی زیارت کی اور انکی خدمت میں عرض کیا کہ میں مدینہ جا رہا ہوں، چاہتا ہوں کہ مدینہ میں آپؑ کے فرزند کی زیارت کروں لہذا آپؑ ایک خط لکھ دیں تا کہ مدینہ میں ان سے ملاقات ہو سکے۔ یہ سنا تھا کہ امام علی رضا علیہ السلام مسکرائے کیوں کہ اس وقت امام محمد تقی علیہ السلام کی عمر مبارک صرف چھ ماہ تھی۔ امامؑ نے خط لکھ کر مجھے دیا جسے لے کر میں مدینہ میں آپؑ کے بیت الشرف پر حاضر ہوا اور وہاں موجود غلام سے کہا کہ میرے مولا کو لے کر آؤ تا کہ میں ان کی زیارت کا شرف حاصل کروں اور ان کی برکتوں سے فیضیاب ہوں۔ غلام اپنی آغوش میں امام محمد تقی علیہ السلام کو لایا تو میں نے آپؑ کو سلام کیا، مولاؑ نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا کیسے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ مولاؑ بیماری کے سبب نابینا ہوگیا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: قریب آؤ۔ میں نزدیک گیا اور غلام کو خط دیا، غلام نے خط کھولا تو امامؑ نے پڑھا اور مجھ سے فرمایا اور قریب آؤ، میں اور قریب گیا تو امامؑ نے اپنے ننھے ہاتھ کو میری آنکھوں پر پھیرا تو میں بینا ہوگیا۔

اسی طرح کا معجزہ اور کرامت کا واقعہ محمد بن سنان نے بھی نقل کیا ہے جب امام محمد تقی علیہ السلام کی عمر مبارک صرف 15 ماہ تھی۔ الختصر دور مہد ہی سے ایسے معجزات و کرامات ظاہر ہوئے جو عام انسانوں کے سلسلہ میں تصور بھی نہیں کئے جا سکتے ہیں۔ ظاہر ہے آپؑ حجت خدا اور ولی الٰہی تھے اللہ نے آپؑ کو علم لدنی عطا کیا تھا۔ نیز روایت میں ہے کہ راتوں میں امام علی رضا علیہ السلام اپنے فرزند کے گہوارے کے قریب تشریف فرما ہوتے اور ان سے محو کلام ہوتے تھے۔ دنیا سمجھ رہی تھی کہ امام رضاؑ اپنے فرزند کو لوریاں دے رہیں تا کہ وہ سو جائیں لہذا آپؑ سے کہا گیا کہ اب آپؑ کے لئے مناسب نہیں ہے کہ بچے کو سلانے کے لئے لوریاں دیں تو امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''نہ میں ان کو لوریاں دیتا ہوں اور نہ ہی وہ اس سے سوتے ہیں بلکہ میں انہیں الٰہی معارف سے آگاہ کرتا ہوں اور علم کے ذریعہ عزیز بناتا ہوں۔'' ظاہر ہے جسے علام الغیوب خدا علم لدنی عطا کرے اور عالم آل محمد امام علی رضا علیہ السلام گہوارے میں علم ومعارف سے آشنا کرائیں تو دنیا کے علماء وفقہاء اس سے علمی مناظروں میں کیسے سبقت حاصل کر سکتے ہیں؟

امام محمد تقی علیہ السلام کی عمر مبارک صرف 8 برس تھی کہ مامون عباسی نے آپؑ کے والد ماجد امام علی رضا علیہ السلام کو زہر دغا سے شہید کر دیا اور اس کمسنی میں امامت کی ذمہ داریاں آپؑ پر آئیں۔ چوں کہ امام محمد تقی علیہ السلام سے قبل کوئی امام اتنی کمسنی میں منصب امامت پر فائز نہیں ہوا تھا اس لئے عوام تو عوام بعض خواص کے لئے بھی یہ مسئلہ پیچیدہ ہوگیا تھا۔ جیسا کہ روایت میں ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام کی شہادت کے بعد بغداد میں ''ریان بن صلت''، ''صفوان بن یحییٰ''، ''محمد بن حکیم''، ''عبدالرحمٰن بن حجاج'' اور ''یونس بن عبدالرحمٰن'' بعض دوسرے شیعہ بزرگان کے ساتھ عبدالرحمٰن بن حجاج کے گھر میں جمع ہوئے اور امام علی رضا علیہ السلام کی مظلومانہ شہادت پر گریہ و زاری اور عزاداری میں مصروف ہوگئے۔ تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ ''یونس بن عبدالرحمٰن'' نے لوگوں سے کہا کہ یہ گریہ وزاری ختم کرو، پہلے اس اہم مسئلہ کے لئے فکر کرو کہ اب امام کون ہے؟ کیا ہم اس کمسن بچے کو امام مان لیں یا ان کے بڑے ہونے کا انتظار کریں، پھر اس مدت میں کس سے ہدایت حاصل کریں۔ یہ سننا تھا کہ ''ریان بن صلت'' اٹھے اور ''یونس'' کے گلے کو پکڑ لیا اور انکے سر وصورت پر مارتے ہوئے بولے۔ ''تم ہمارے سامنے ابھی تک ایمان کا اظہار کرتے رہے جب کہ شک اور شرک تمہارے اندر چھپا ہوا تھا۔ کیوں کہ اگر کسی کی امامت اللہ کی جانب سے ہو تو اگرچہ وہ ایک دن کا بچہ ہی کیوں نہ وہ سو سال کے بزرگ جیسا ہے لیکن اگر اللہ کی جانب سے امامت نہیں ملی ہے تو سو سال کا ہی کیوں نہ ہو وہ امام نہیں ہو سکتا۔'' وہاں موجود دیگر لوگوں نے بھی یونس کی سرزنش کی۔

حج کے ایام نزدیک تھے لہذا بغداد اور دیگر شہروں سے 80 علماء اور فقہاء فریضہ حج کی ادائیگی کی خاطر مکہ مکرمہ گئے اور اس کے بعد قبر رسولؐ کی زیارت اور امام محمد تقی علیہ السلام سے ملاقات کے لئے مدینہ پہنچے۔ مدینہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے گھر کے باہری دالان میں بیٹھ گئے۔ امامؑ کے چچا جناب عبداللہ بن موسیٰؑ وہاں پہنچے اور صدر مجلس میں بیٹھ گئے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ یہ فرزند رسولؐ ہیں جس کو جو پوچھنا ہے ان سے پوچھ لے۔ فقہاء نے سوالات پوچھنے شروع کئے لیکن عبداللہ صحیح جواب نہ دے سکے جس سے انہیں مایوسی ہوئی اور کسی نے یہاں تک کہہ دیا کہ اگر (امام) محمد تقیؑ جواب دے سکتے ہوتے تو عبداللہ یہاں نہ آتے۔ یہ سن کر سب اٹھنے لگے کہ خادم نے آ کر کہا کہ آپ حضرات تشریف رکھیں امام محمد تقی علیہ السلام تشریف لا رہے ہیں۔ سب بیٹھ گئے تھوڑی دیر بعد امام محمد تقی علیہ السلام تشریف لائے تو سلام و احوال پرسی کے بعد فقہاء نے سوالات پوچھنا شروع کیا تو آپؑ نے سب کے قانع کنندہ جوابات دیئے تو سب خوش ہو گئے اور دعا دینے لگے اور کہنے لگے کہ ابھی آپ کے چچا عبداللہ نے اس کے غلط جوابات دیئے ہیں۔ کوئی اور ہوتا تو چچا کی غلطی پر پردہ ڈالتا لیکن امام محمد تقی علیہ السلام نے وہیں اپنے چچا سے فرمایا: ''چچا! خدا کے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے کہ کل آپ اس کے سامنے کھڑے ہوں اور وہ آپ سے پوچھے کہ یہ جانتے ہوئے کہ امت میں تم سے بڑا عالم موجود ہے تو پھر تم نے کیوں فتویٰ دیا؟''

اگر ہم امام محمد تقی علیہ السلام کی علمی شخصیت پر گفتگو کریں تو نہ ہمارے لئے کماحقہ گفتگو ممکن ہے اور نہ ہی اس مختصر تحریر میں گنجائش ہے۔ امام زادہ علی بن جعفر علیہ السلام جیسے بزرگ، عالم اور راوی حدیث آپؑ کے احترام میں کھڑے ہو جاتے، آپؑ کے پیچھے چلتے، آپؑ کی جوتیاں سیدھی کرنے کو اپنے لئے شرف سمجھتے، جب کہ وہ امامؑ کے دادا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے بھائی اور والد ماجد امام علی رضا علیہ السلام کے چچا تھے۔ جب کسی نے ان سے کہا کہ آپ بزرگ ہوتے ہوئے بھی ایک بچے کا احترام کر رہے ہیں تو انہوں نے اس سے کہا کہ خاموش ہو جاؤ، پھر اپنی سفید داڑھی کو ہاتھ میں لیا اور فرمایا: ''اگر خدا نے اس سفید داڑھی کو امامت کے لئے مناسب نہیں سمجھا اور اس کمسن کو مناسب سمجھا تو کیا میں اس کا انکار کر دوں۔ خدا کی پناہ چاہتا ہوں میں اس کا اطاعت گذار بندہ ہوں۔''

مامون عباسی نے اپنی پرانی سازش پھر رچی اور جس طرح امام علی رضا علیہ السلام کو اپنے پاس بلایا تھا اسی طرح امام محمد تقی علیہ السلام کو بھی بلا لیا تا کہ امام علی رضا علیہ السلام کے قتل سے اسے جو بدنامی ملی تھی وہ کم ہو جائے، امامؑ کو اپنی نظروں کے سامنے رکھ سکے، اپنی بیٹی ام الفضل کہ جو خباثت میں اپنے باپ کی کاربن کاپی تھی اس سے امامؑ کی شادی کرا دی تا کہ اگر ممکن ہو تو امامؑ کی نسل اس سے چل جائے گی وگرنہ کم از کم بیت امامت کی خبریں ملتی رہیں گی۔ لیکن جیسے اسے امام علی رضا علیہ السلام کو ولی عہد بنا کر ناکامی ملی اور انکو شہید کرا کر بدنامی ملی ویسے ہی امام محمد تقی علیہ السلام کو بھی داماد بنا کر دو جہاں کی ناکامی ہی اس کو نصیب ہوئی اور ابدی لعنت اور عذاب اسکی بیٹی کا مقدر بنا۔

مامون نے جب امام محمد تقی علیہ السلام کی شادی اپنی بیٹی ام الفضل سے کی تو شادی سے قبل علماء سے علمی مناظرہ بھی ہوا جس میں یحییٰ بن اکثم جیسے نامور عالم کو شکست قبول کرنی پڑی۔ اسی طرح دیگر مناظرے بھی ہوئے جہاں شکست ہی مقابل کا نصیب ہوئی۔ مامون نے جہاں علمی مناظرے کرا کر آپؑ کے علم کا امتحان لینا چاہا وہیں بغداد میں اپنے قصر میں شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ دے کر نفسانی خواہشات کا بھی امتحان لیا اور اسی طرح مسخروں اور گناہگاروں کی ذریعہ آپؑ کی شخصیت کو بھی پرکھا لیکن ہر محاذ پر اسے ناکامی ہی ملی۔ ظاہر ہے جو حجت خدا ہو، جسے اللہ نے ولایت تکوینی عطا کی ہو، جس کی نظر میں معبود کے سوا کوئی نہ ہو وہ بھلا کیسے دنیا والوں سے دھوکہ کھا جاتا، وہ تو اس علیؑ کے وارث تھے جنہوں نے دنیا کو مخاطب کر کے فرمایا: اے دنیا! میرے علاوہ کو دھوکہ دے، میں نے تجھے تین طلاق دے دی جس کے بعد رجوع کی گنجائش نہیں ہے۔

کتب تاریخ و روایات میں امام محمد تقی علیہ السلام کے بہت سے معجزات وکرامات نقل ہوئے ہیں جن میں سے بعض کی جانب ہم صرف اشارہ پر اکتفاء کرتے ہیں۔ آپؑ نے اپنے والد کے صحابی و خادم ابا صلت ہرویؒ کو قید خانہ سے نجات دلائی، راس الحسینؑ شام کے عابد ومجاور کو فخر سلیمانؒ نے چشم زدن میں شام سے کوفہ اور مکہ ومدینہ کا سفر کرایا اور اسے با اعجاز قید خانہ سے نجات دلائی، غیر مذہب والے پیاسے کو بغیر مانگے نہ صرف پانی پیش کیا بلکہ جب اس کے دل میں پانی کے سلسلہ میں شک ہوا کہ کہیں اس میں زہر نہ ہو تو پہلے خود وہی پانی پیا پھر اسے پلایا، عصا نے آپؑ کی امامت کی گواہی دی۔ آپؑ کے وضو کے پانی کی برکت سے سوکھا درخت سرسبز وشاداب ہوگیا۔

اگرچہ ام الفضل نے کئی بار اپنے باپ مامون سے اپنے شوہر امام محمد تقی علیہ السلام کی شکائت کی لیکن اس نے اس پر کوئی خاص توجہ نہیں دی لیکن مامون کے بعد جب اس کا بھائی معتصم تخت حکومت پر بیٹھا تو اس سے بھی شکائت کرنی شروع کر دی۔ انہیں ایام میں ایک چور کی سزا کے سلسلہ میں درباری قاضی یحییٰ بن اکثم نے قرآن کے مخالف فیصلہ کیا جس پر امامؑ نے قرآنی آیت کو پیش کر کے اس کے فیصلہ کو غلط ثابت کر دیا، جس سے اسے اپنی جہالت پر شرمندہ ہونا پڑا تو اس گناہ گار نے اپنے دل میں کینہ پال لیا اور آپؑ کے قتل کا درپے ہوگیا لہذا اس نے بھی معتصم سے آپؑ کی جھوٹی شکائتیں کرنی شروع کر دی۔ آخر معتصم عباسی کے حکم پر ام الفضل نے آپ کو زہر دیا اور آپؑ ماہ ذی القعدہ کے آخری دن سن 220 ہجری کو شہید ہو گئے۔ شہادت کے بعد آپؑ کو آپؑ کے دادا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

☆☆☆☆

جوادالآئمہ حضرت امام محمد تقیؑ کی شہادت

سید سرفراز عباس رضوی کراروی

جوادالآئمہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ابن امام علی رضا علیہ السلام ہمارے نویں امام اور سلسلۂ عصمت و طہارت کی گیارہویں کڑی ہیں، آپ کی بلندی وحیثیت کا تذکرہ علماء ومورخین نے مختلف پیرایہ میں کیا ہے چنانچہ۔

(۱) علامہ اہل سنت محمد بن خاوند شاہ تحریر کرتے ہیں کہ علم وفضل وحکمت وغیرہ میں آپ کو وہ مرتبہ حاصل تھا جو کسی کو بھی میسر نہ تھا، (روضۃ الصفا جلد ۳،ص ۱۶ مطبوعہ ایران)

(۲) ملا حسین واعظ کاشفی کا کہنا ہے کہ آپ کی منزلت اور آپ کی ہستی نہایت ہی بلند تھی (روضۃ الشہداء،ص ۳۱۱ طبع لکھنؤ)

(۳) علامہ محمد بن طلحہ شافعی کا بیان ہے کہ آپ اگرچہ آئمہ طاہرین میں سب سے کم عمر کے تھے لیکن قدر ومنزلت میں اپنے آباء واجداد کی طرح نہایت بلند وبالا تھے۔

(۴) علامہ شبلنجی مصری رقمطراز ہیں کہ امام علیہ السلام کے فضائل ومناقب بیحد وحساب ہیں (نورالابصار،ص ۱۷۷ مطبوعہ بیروت)

(۵) علامہ شیخ مفید علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ فضائل وکمالات میں آپ کے زمانے میں کوئی بھی آپ کی برابری نہیں کر سکتا تھا (تحفۂ سلیمانیہ شرح ارشاد شیخ مفید، ص ۵۱۲ مطبوعہ ایران)

آپ علیہ السلام کا نام محمد کنیت ابوجعفر اور القاب جواد، قانع اور مرتضیٰ تھے لیکن مشہور ترین لقب تقی تھا۔ آپ کی ولادت ۱۰ رجب المرجب ۱۹۵ھ اور شہادت ۲۹ ذی قعدہ ۲۲۰ھ بعہد معتصم عباسی ہوئی یعنی معتصم نے آپ کو زہر دیکر شہید کر دیا۔ کتاب وسیلۃ النجات،ص ۳۹۷ مطبوعہ لکھنؤ میں ہے کہ جب مامون عباسی کے بعد خلیفہ معتصم تحت خلافت پر بیٹھا اور اس نے امام محمد تقی علیہ السلام کے فضائل وکمالات کا آوازہ سنا تو براہ بغض وعناد مدینہ منورہ سے بمقام بغداد آپ کو طلب کر لیا امام محمد تقی علیہ السلام جب مدینہ سے چلنے لگے تو آپ نے اپنے فرزند امام علی نقی علیہ السلام کو اپنا وصی اور جانشین قرار دیکر کتب علوم الٰہی اور آثار جناب رسالت پناہی انھیں سپرد فرمایا اس کے بعد مدینہ منورہ سے روانہ ہو کر نویں محرم ۲۲۰ھ کو بغداد (عراق) پہنچے اور معتصم نے اسی سال آپ کو شہید کر دیا شہادت کے وقت آپ کا سن شریف پچیس (۲۵) سال کا تھا۔ مورخین لکھتے ہیں کہ آپ کو آپ کے والد امام علی رضا علیہ السلام کی طرح زہر سے شہید کیا گیا تھا ملاحظہ ہو (روضۃ الشہداء،ص ۳۸۰ وشواہد النبوہ،ص ۲۰۴ وصواعق محرقہ،ص ۱۲۳ وغیرہ)

کہتے ہیں کہ آپ کو آپ کی بیوی ام الفضل نے اپنے باپ مامون کے حکم کے مطابق (معتصم کی مدد سے) زہر دیکر شہید کر دیا (نورالابصار،ص ۱۷۸ از علامہ شبلنجی مصری) کتب و تواریخ میں ہے کہ امام علیہ السلام کی شہادت کے بعد امام علی نقی علیہ السلام نے آپ کی مدینے با اعجاز تشریف لا کر تجہیز وتکفین میں شرکت کی اور جنازہ کی نماز پڑھائی کیوں کہ امام کی نماز جنازہ سوائے امام کے کوئی دوسرا نہیں پڑھا سکتا۔ اس کے بعد آپ کو مقابر قریش میں اپنے جد نامدار حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پہلو میں دفن کر دیا گیا اس وقت کاظمین عراق میں آپ کا روضۂ مبارک ہے جس کی زائرین زیارت کرتے ہیں۔

آپ کی اولاد اور سلسلۂ سادات رضویہ: بقول مورخین اور علماء علم انساب آپ کے دو فرزند نرینہ اور دو غیر نرینہ تھے

(۱) امام علی نقی علیہ السلام (۲) جناب موسیٰ مبرقع (۳) جناب فاطمہ (۴) جناب امامہ

نسابۂ دوراں حضرت سید جمال الدین ابن عنبہ داؤدی المتوفی ۸۲۸ھ تحریر فرماتے ہیں کہ امام علی رضا علیہ السلام کی اولاد میں صرف امام محمد تقی علیہ السلام تھے اور انھیں سے امام علی رضاؑ کی نسل چلی ہے (عمدۃ الطالب،ص ۱۹۹ طبع نجف اشرف) امام علی نقی علیہ السلام کی اولاد اپنے کو نقوی اور جناب موسیٰ مبرقع کی نسل اپنے کو رضوی لکھتی ہے۔ سادات کراری ضلع الہ آباد (کوشامبی) کا سلسلۂ نسب سید حسام الدین بن کمال الدین کے توسط سے جناب موسیٰ مبرقع علیہ الرحمہ ابن امام محمد تقی علیہ السلام سے ملتا ہے

حقیر راقم الحروف کا شجرۂ نسب: سید سرفراز عباس بن سید حسن عباس بن سید محمد عباس بن سید گلراز حسین بن سید اظہار حسین بن سید سلطان علی بن سید غلام مخدوم بن سید نجابت علی بن سید نجم الدین بن سید کرم علی بن سید محمد امین بن سید احمد عالم بن سید معین الدین بن سید ابوالمعالی بن سید جان بن سید ابراہیم بن سید فیروز بن سید جاون بن سید خوندمیر بن سید حسین بن سید معین الدین بن سید حسن بن سید خوندمیر بن سید احمد بن سید نصراللہ (نصیرالدین) بن سید حسام الدین (مورث اعلیٰ سادات کراری) بن سید کمال الدین بن سید بدرالدین بن سید تاج الدین شہید بن سید تگی بن سید عبدالعزیز بن سید ابراہیم بن سید محمود بن سید زید بن سید عبداللہ زربخش بن سید یعقوب بن سید ابوعبداللہ احمد نقیب قم بن سید محمد اعرج بن سید احمد ابوالمکارم بن سید موسیٰ مبرقع ابن امام محمد تقی علیہ السلام ابن امام علی رضا علیہ السلام

Mob. 7567349023

امام محمد تقیؑ کے فضائل وکمالات سے تمام عقلیں مبہوت تھیں

ڈاکٹر شجاعت حسین

امام محمد تقی علیہ السلام مظہر اوصاف کبریا، یوسف بتول، نفس رسول، گلشن امامت کے پھول، ضوفگن فروع واصول، علم و عمل کی اذاں، ایثار وقربانی کی داستاں، آفتاب وقمر کل ایماں، امیر نظام کہکشاں، آیت مدثر ومزمل، معراج سخاوت، اوج عصمت، مرکز عبدیت، قدرت مشیت، قلزم کمالات، منبع فضیلت اور مومنین کا ذریعہ نجات تھے۔ کسی بھی بشر کے لیے آپ ع کی خصوصیات، فضائل وکمالات کا حصار کرنا ناممکن ہے۔

امام محمد تقی الجواد علیہ السلام ابن حضرت امام علی رضا علیہ السلام تمام معصومین علیہم السلام میں سب سے کمسن اور چھوٹے تھے۔ کیونکہ جب آپ صرف 7-6 سال کے تھے تب ہی عطوفت پدری سے محروم ہوگئے۔ لیکن اس کے باوجود آپؑ کی قدر ومنزلت آپ کے آباؤ اجداد کی طرح نہایت عظیم تھی اور آپؑ کا بلند تذکرہ بر سر نوک زبان تھا (مطالب السؤل، صفحہ 195)۔

علامہ حسین واعظ کاشفی رقم طراز ہیں ''مقام وے بسیار بلند است'' آپ کی منزلت اور آپ کی ہستی بلند تھی (روضۃ الشہداء، 438)۔ یہ فضیلت وعظمت محبان امامؑ کے لیے فخر وافتخار کی بات ہے جو علامہ خاوند شاہ تحریر کرتے ہیں ''در کمال فضل وعلم و ادب وحکمت امام جواد بمرتبہ بودہ کہ ہیچ کس را از اعظم سادات آن مرتبہ نہ بودہ۔'' اس متن کا ترجمہ لازمی ہے کہ قارئین کرام کے ذہن عالیہ میں بطور جذبہ نقش کر جائے۔ علم، ادب وحکمت میں امام محمد تقیؑ کو وہ کمال حاصل تھا جو کسی کو بھی نصیب نہ تھا۔

(روضۃ الصفا، جلد 3، صفحہ 16)۔

علامہ شبلنجی لکھتے ہیں کہ امام تقیؑ کمسنی کے باوجود فضائل سے مزین تھے ''ومناقبہ کثیرۃ'' اور آپ کے مناقب ومدائح بے شمار ہیں۔ (نورالابصار، 145) آپؑ جملہ صفات حسنہ میں یگانۂ روزگار تھے۔

اگر کوئی عالم، ذاکر، مصنف یا صحافی امام محمد تقی علیہ السلام کی نظر بندی، قید اور شہادت بیان کرتا، تحریر کرتا یا سماعت کرتا ہے تو غم سے آنکھیں نم ہو جاتی ہیں۔ دل ودماغ میں ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ حاکم وقت ملعون نے مدینہ رسول ص سے فرزند رسول ص کو طلب کیا۔ عظیم شرف کے باوجود آپ حکومت وقت کی کسی ریاست کے قابل نہیں متصور ہوئے۔ معتصم نے بغداد طلب کر آپ ع کو قید کر دیا۔ علامہ اربلی لکھتے ہیں کہ ''چون معتصم بخلافت بہ نشست آنحضرت را از مدینہ منورہ بدارالخلافہ بغداد آوردہ حبس فرمودہ'' (کشف الغمہ، صفحہ 121)۔ آپ نے ایک سال تک قید کی سختیاں صرف اس جرم میں برداشت کیں کہ آپ کمالات امامت کے حامل کیوں ہیں اور آپ کو خدا نے یہ شرف کیوں عطا فرمایا ہے۔ اللہ اللہ آپ پر اتنی سختیاں، اتنی کڑی نگرانی اور نظر بندی تھی کہ آپ ع اکثر اپنی زندگی سے بیزار ہو جاتے تھے۔ ہائے اب وہ وقت آ گیا کہ آپ ع صرف 25 سال 3 ماہ اور 12 یوم کی عمر میں قید خانہ کے اندر (29 ذی قعدہ 220 ہجری یوم سہ شنبہ) معتصم کے زہر سے شہید ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کو آپ کی زوجہ ام الفضل نے اپنے باپ مامون کے حکم کے مطابق (معتصم کی مدد سے) زہر دے کر شہید کیا۔ نورالابصار، صفحہ 147)؛ (کشف الغمہ، صفحہ 121، صواعق المحرقہ، صفحہ 123، ارشاد، 480)۔

شہادت کے بعد حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے آپ کی تجہیز وتکفین میں شرکت کی اور نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد آپ مقابر قریش میں اپنے جد نامدار حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پہلو میں دفن کیے گئے۔ آپ کے دادا کا لقب کاظم اور آپ کا لقب جواد ہے اس لیے اس شہر کو ''کاظمین'' اور وہاں کے اسٹیشن کو آپ کے دادا کی شرکت کی وجہ سے ''جوادین'' کہا جاتا ہے۔

عالم انسانیت میں امام تقی علیہ السلام ابن امام علی رضا علیہ السلام کی قمری کیلنڈر کے مطابق 1226 ویں یوم شہادت بڑے رنج وغم سے منائی جا رہی ہیں۔ شہادت کی مناسبت سے شہر شہر، قریہ قریہ، امامبارگاہوں، گھروں اور ہالوں میں مجلسیں منعقد کی جا رہی ہیں۔ مومنین ومومنات کی جانب سے امامؑ کے نوہ پسر یعنی امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ الفرجہ الشریف کی خدمت میں تہنیت پیش کئے جا رہے ہیں۔

حضرت امام تقیؑ کی کل حیات طیبہ 25 برس پر محیط ہے۔ اس قلیل عمر کی مدت کے دوران یا یوں لکھا جائے کہ آپ کا عہد حیات میں جو بادشاہ وقت گزر رہا ہے اس کا نام اور اس کی حکمرانی کی مدت قارئین کرام کے لیے تحریر کرنا دلچسپی کا باعث ہوگا اور اسلامی تاریخ کے علم میں خاطر خواہ اضافہ بھی۔ امامؑ کی حیات طیبہ کے دوران تین خلیفہ/بادشاہ مقرر ہوئے۔ مختلف خلیفۂ وقت کے نام اور مدت کچھ اس طرح ہیں۔ آپؑ کی جب ولادت ہوئی تو اس وقت کا بادشاہ امین ابن ہارون رشید عباسی تھا (وفیات الاعیان)، 198 ہجری میں مامون رشید بادشاہ وقت ہوا (تاریخ خمیس وابوالفداء) اور اس کے بعد 218 ہجری میں معتصم عباسی خلیفۂ وقت قرار پایا۔

امامؑ سے حسد، دشمنی، پابندی اور سازش کی تاریخ رہی ہے لیکن ظالم وجابر خلیفۂ وقت آپؑ کے فضائل وکمالات سن طفلی سے ہی ہر شیطانی حربہ اپنایا لیکن الٰہی نور کو مقید کر نہ سکا۔

آپؑ دنیا کہ تمام فضائل کے حامل تھے۔ دنیا کہ تمام لوگ اپنے مختلف ادیان ہونے کے باوجود آپؑ کی غیر معمولی صلاحیتوں سے حیرت زدہ تھے۔ آپؑ سات سال اور کچھ ہی مہینے کی عمر میں درجہ امامت پر فائز ہوئے، آپؑ نے ایسے علوم و معارف کے دریا بہائے جس سے تمام عقلیں مبہوت ہو کر رہ گئیں۔

امام محمد تقی علیہ السلام کی اس کمسنی میں جید فقہاء اور معروف علماء بھی مشکل اور پیچیدہ مسائل دریافت کرتے تھے جس کا آپؑ ایک تجربہ کار فقیہ کے مانند جواب دیتے تھے۔ راویوں کا کہنا ہے کہ آپ سے تین ہزار مختلف قسم کے مسائل پوچھے گئے جن کے جوابات آپؑ نے بڑے حسن وخوبی سے تشریح اور فصاحت سے وضاحت کر بیان فرمائے۔

بڑے بڑے علماء آپؑ کے مناظروں، فلسفی، کلامی اور فقہی بحثوں سے متاثر ہو کر آپ کی عظمت کا اقرار کرتے اور خلیفۂ وقت، معتصر کے دربار میں جا کر آپؑ خوبیوں، صلاحیتوں، فضل وبرتری کا تذکرہ واقرار کرتے تھے۔ یہ توصیف ومباحات ہے کہ عظام فقہاء اور اکابر علماء سات سال کی عمر میں ہی آپؑ کے علوم سے مستفیض ہوتے تھے۔ اپنے کمال وفضل کی وجہ سے دنیا والوں کے لیے حیرت وتعجب کا سبب تھے۔ تاریخ شاہد ہے کہ بغداد کے قاضی القضات، یحییٰ بن اکثم سے سوال وجواب ہوا۔ یحییٰ نے امام سے سوال کیا، امامؑ نے اس مسئلہ کی تحلیل کرتے ہوئے اس کی مختلف صورتیں بیان کیں۔ مجمع میں تکبیر و تہلیل کی صدائیں گونجنے لگیں اور اس طرح سب پر آشکار ہو گیا کہ اللہ نے اہل بیتؑ کو علم وحکمت عطاء کیا ہے جس طرح اس نے تمام انبیاء اور رسول اکرم کو عطاء کیا ہے:

دامن تمھارا چھوڑ کے جائیں بھی کس جگہ
منزل بھی تم یقین بھی تم
اوصاف کیا لکھے یہ قلم وارث رضا
تہذیب انما بھی ہو حق کی رضا بھی تم

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے اقوال آفتاب علم کی شعاعیں ہیں جو بندگان خدا کے لیے ہدایت اور مستقل مشعل راہ ہیں۔ آپؑ کی ہدایتیں صرف ایک پہلو کو لیے ہوئے نہیں ہیں بلکہ زندگی کے تمام پہلوؤں کو لیے ہوئے ہیں۔ تمام انسانوں کو کمال مطلق کی طرف ہدایت کرتے ہیں۔ آپؑ کے چند اقوال ذریں زندگی کے لیے راہ نما قرار پا سکتے ہیں۔

آپ کے حکیمانہ مقولوں کا ایک ذخیرہ ہے جیسے آپ کے جد بزرگوار حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ جناب امیرالمومنین ع کے بعد امام تقی ع کے مقولوں کی تعداد کئی ہزار میں بتائی جاتی ہے۔ ان سے اپنی زندگی کو روشن اور مفید بنانے کی ضرورت۔ ''جو شخص خدا پر بھروسہ کرتا ہے لوگ اپنی حاجتیں اس سے طلب کرتے ہیں، اور جو خدا سے ڈرتا ہے لوگ اسے دوست رکھتے ہیں۔'' ''انسان کا کمال عقل میں ہے۔'' ''ظلم کرنے والا، اس کی مدد کرنے والا، اور ظلم پر راضی رہنے والا سب ظلم میں برابر کے شریک ہیں۔'' ''جو خدا کے علاوہ کسی اور سے امید لگائے خدا اس کو اسی پر چھوڑ دیتا ہے اور جو بغیر علم کے عمل کرے وہ صلاح سے زیادہ فساد پھیلاتا ہے۔'' ''دین عزت کا سبب ہے، علم خزانہ ہے، خاموشی نور ہے، صالح رہنما سے قوم کی اصلاح ہوتی ہے۔'' اور ''عفت فقر کی، شکر استغفار کی، صبر بلا کی، انکساری بزرگی کی، فصاحت کلام کی، تواضع علم کی، ادب عقل کی، خندہ پیشانی سخاوت کی، احسان نہ جتانا نیکی کی، اور بے فائدہ باتوں سے کنارہ کشی تقویٰ کی زینت ہے۔''

اے خدایا! امام محمد تقی الجواد علیہ السلام کے صدقے میں ہمیں علم، حلم، سخاوت، فصاحت، حکمت، صبر وشکر، زہد وتقویٰ اور اقوال ذریں پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرما آپؑ کی خوشنودی و شفاعت حاصل کرنے کا ذریعہ بن سکے!

آ کر تمھارے در پہ شفایاب ہم ہوے
تم ہی سکون قلب ہو اور ہو دوا بھی تم
میری طرف بھی نظر کرم کرنا حشر میں
ہر ایک بے سہارے کا ہو آسرا بھی تم

موبائل 7060888223

کرناٹک کے وکلاء کا ایم اے سلیم کو ڈی جی پی بنانے پر اعتراض

بنگلورو۔(یواین آئی) کرناٹک میں وکلاء کے ایک گروپ نے ریاستی حکومت کی جانب سے حال ہی میں ایم اے سلیم کو قائم مقام ڈائریکٹر جنرل اور انسپکٹر جنرل آف پولیس (ڈی جی اینڈ آئی جی پی) مقرر کرنے پر اعتراض ظاہر کیا ہے۔ وکیل ایس اوماپتی، سدھا کٹوا اور اکھل بابو کے وفد نے پیر کو چیف سکریٹری، ایڈیشنل چیف سکریٹری (داخلہ)، پرنسپل سکریٹری (پرسنل ایڈمنسٹریشن اینڈ ریفارمز ڈیپارٹمنٹ) اور یونین پبلک سروس کمیشن (یو پی ایس سی) کو میمورنڈم سونپا۔ قانونی نمائندوں نے دلیل دی کہ یہ تقرری پرکاش سنگھ کیس میں سپریم کورٹ کے ہدایات کی صریح خلاف ورزی ہے، جو نایاب اور غیر معمولی حالات کے علاوہ قائم مقام※ یا انچارج※ ڈی جی پی کی تقرری پر پابندی لگاتی ہے۔ وکلاء نے کہا کہ کرناٹک حکومت نے یو پی ایس سی کو اہل افسران کی فہرست نہیں بھیجی اور دو سال کی کم از کم مدت کی پابندی نہیں کی۔ میمورنڈم میں سلیم کی تقرری کو فوری طور پر منسوخ کرنے اور سپریم کورٹ کے ہدایات کے مطابق باقاعدہ عمل شروع کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر سات دن میں اس پر عمل نہ ہوا تو عدالت میں درخواست دائر کی جائے گی۔

دہشت گردی تہذیب اور انسانی ترقی کیلئے سب سے بڑا خطرہ

ہندوستان اور سری لنکا کی دوستی مشترکہ ثقافتی، روحانی اور تہذیبی اقدار پر مبنی ہے: لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا

نئی دہلی۔ لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے آج اس بات پر زور دیا کہ دہشت گردی چاہے کسی بھی شکل میں ہو، تہذیب اور انسانی ترقی کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ بات انہوں نے سری لنکا کے پارلیمانی وفد کے ساتھ دوطرفہ ملاقات کے دوران کہی۔ مسٹر برلا نے کہا کہ یہ کسی ایک ملک یا خطے کے لیے خطرہ نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے ایک سخت چیلنج ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ تمام ممالک دہشت گردی کے اس خطرے سے نمٹنے کے لیے مشترکہ محاذ اور حکمت عملی کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ انہوں نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہندوستان کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرنے پر سری لنکا کے پارلیمانی وفد کا شکریہ ادا کیا۔ اسپیکر نے دنیا کے جمہوری ممالک کی پارلیمانوں پر زور دیا کہ وہ دہشت گردی کے عالمی خطرے کے خلاف متحد ہو کر کام کریں۔

پارلیمنٹ ہاؤس میں وفد کے ارکان کا خیر مقدم کرتے ہوئے مسٹر برلا نے کہا کہ ہندوستان اور سری لنکا کی دوستی مشترکہ ثقافتی، روحانی اور تہذیبی اقدار پر مبنی ہے۔ انہوں نے فخر سے کہا کہ بدھ مت کا مشترکہ ورثہ دونوں ممالک کو جوڑتا ہے۔ انہوں نے فنٹیک، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر اور کنیکٹیویٹی، سری لنکا میں یو پی آئی پر مبنی ادائیگی کے نظام کے حالیہ آغاز اور سیاحت کے لیے سمندری راستوں اور پرواز کی خدمات میں بہتری جیسے شعبوں میں ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان بڑھتے ہوئے تعاون کو نوٹ کیا۔ ہندوستان کی پارلیمنٹ کے کام کاج میں اپنائی جانے والی مختلف تکنیکی اختراعات کے بارے میں بات کرتے ہوئے مسٹر برلا نے کہا کہ ہندوستان کی پارلیمنٹ ڈیجیٹل اور اے آئی پر مبنی ٹکنالوجی کے ذریعہ پارلیمانی نظام میں عوامی شراکت اور شفافیت کو فروغ دے رہی ہے۔ انہوں نے ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان پارلیمانی وفود کے باقاعدہ تبادلے پر اطمینان کا اظہار کیا جس سے باہمی مفاہمت اور تعاون کو فروغ ملا ہے۔ انہوں نے ارکان پارلیمنٹ کی استعداد کار میں اضافے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ڈیجیٹل اختراعات اور ٹیکنالوجی دونوں ممالک میں قانون سازی کے عمل اور عوامی شرکت کو مضبوط بنا رہے ہیں۔ مسٹر برلا نے اس بات پر بھی خوشی کا اظہار کیا کہ ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ فار پارلیمانی ڈیموکریسی (پرائڈ) نے گزشتہ کئی سالوں میں 110 سے زیادہ ممالک کے ارکان پارلیمنٹ اور عہدیداروں کے لیے صلاحیت سازی کے پروگرام منعقد کیے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ہندوستانی پارلیمنٹ میں سری لنکا کے پارلیمانی وفد کے لئے منعقدہ صلاحیت سازی کا پروگرام انہیں یہ بصیرت فراہم کرے گا کہ ہندوستانی پارلیمنٹ نے کس طرح پارلیمانی کمیٹیوں، قانون سازی اور بجٹ کے عمل اور دیگر پارلیمانی آلات کے ذریعے ملک کے جمہوری ڈھانچے کو مضبوط، بہتر اور عوام کے سامنے جوابدہ بنایا ہے۔

اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ڈاکٹر رضوی صالح نے سری لنکا کے وفد کی مہمان نوازی پر مسٹر برلا کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے سری لنکا کے عوام کی جانب سے ہندوستانی پارلیمنٹ کو مبارکباد پیش کی۔ ڈاکٹر صالح نے کہا کہ ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان صدیوں سے تاریخی، ثقافتی اور تہذیبی تعلقات رہے ہیں۔ انہوں نے مشکل وقت میں سری لنکا کی حمایت کے لیے ہندوستان کا شکریہ ادا کیا اور امید ظاہر کی کہ ہندوستان سری لنکا تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔ اس موقع پر لوک سبھا کے سکریٹری جنرل اتپل کمار سنگھ بھی موجود تھے۔ سری لنکا کا پارلیمانی وفد فی الحال ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ فار پارلیمانی ڈیموکریسی (پرائڈ) کے زیر اہتمام ایک ہفتہ طویل صلاحیت سازی کے پروگرام میں حصہ لے رہا ہے۔

نتیش کمار نے آئی اے ایس افسر کے سر پر رکھ دیا گملا!

آر جے ڈی نے ذہنی حالت پر اٹھادیے سوال

پٹنہ۔ پٹنہ کے ایل این مشرا انسٹی ٹیوٹ میں پیر کو ایک سرکاری تقریب کے دوران بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی ایک عجیب و غریب حرکت نے سب کو حیران کر دیا۔ پروگرام کے دوران جب ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے ایڈیشنل چیف سکریٹری ڈاکٹر ایس سدھارتھ نے وزیر اعلیٰ کو ایک گملا بطور تحفہ پیش کیا، تو نتیش کمار نے وہ گملا ان کے سر پر رکھ دیا۔ اس غیر متوقع حرکت سے نہ صرف ایس سدھارتھ بلکہ اسٹیج پر موجود دیگر افراد بھی حیران رہ گئے۔ سوشل میڈیا پر واقعے کی ویڈیو وائرل ہو گئی ہے، جس میں دیکھا جا سکتا ہے کہ نتیش کمار مسکراتے ہوئے گملا لیتے ہیں اور ہنستے ہوئے وہ گملا ڈاکٹر سدھارتھ کے سر پر رکھ دیتے ہیں۔ ڈاکٹر سدھارتھ جھینپ کر فوراً گملا ہٹا لیتے ہیں اور تھوڑا فاصلے پر جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس دوران وہاں موجود کچھ لوگ بھی ہنستے ہوئے نظر آئے۔ آر جے ڈی نے اس حرکت پر سخت ردعمل دیا ہے۔ پارٹی کے ترجمان، مرتیونجے تیواری نے اسے شرمناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ "نتیش کمار کی سرگرمیاں ریاست کو شرمندہ کر رہی ہیں۔ ان کا ذہن ان کے قابو میں نہیں رہا، اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ چند افسران کا گروپ ہی اب حکومت چلا رہا ہے۔ وہ بہار کے سب سے کمزور وزیر اعلیٰ ثابت ہوئے ہیں۔"

یہ پہلا موقع نہیں جب نتیش کمار کے رویے پر سوال اٹھے ہوں۔ مارچ 2025 میں 'سیپک ٹاکرا ورلڈ کپ' کی افتتاحی تقریب کے دوران وہ قومی ترانے سے پہلے اسٹیج سے نیچے اتر گئے تھے۔ اس سے پہلے نومبر 2024 میں دربھنگہ میں ایک تقریب کے دوران انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کے پیر چھونے کی کوشش کی تھی اور ایک اور پروگرام میں جب سب لوگ قومی ترانے کے احترام میں سیدھے کھڑے تھے، تو نتیش کمار ہاتھ جوڑ کر لوگوں کو نمسکار کرتے رہے۔ حالیہ واقعہ نتیش کمار کے ان مسلسل غیر روایتی اور غیر رسمی رویوں کی فہرست میں ایک اور اضافہ ہے جسے سیاسی مخالفین ان کی مبینہ ذہنی عدم توازن کی علامت قرار دے رہے ہیں۔ اگرچہ وزیر اعلیٰ آفس کی جانب سے اب تک کوئی باضابطہ بیان سامنے نہیں آیا لیکن سوشل میڈیا اور اپوزیشن کی جانب سے تنقید کا سلسلہ جاری ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ صرف ایک 'دل لگی' تھی یا واقعی وزیر اعلیٰ کی ذہنی کیفیت کسی سنجیدہ جائزے کی متقاضی ہے۔ بہار کی سیاست میں اب یہ ایک نیا موضوع بن چکا ہے اور اس کے ممکنہ اثرات دور رس ہو سکتے ہیں۔

جامعہ گاندھی اور ٹیگور کے خواب جن گن من کا عکس ہے: پروفیسر مظہر آصف

نئی دہلی۔ جامعہ کے قیام، اس کی تاریخی وراثت کا حوالہ دیتے ہوئے جامعہ کے شیخ الجامعہ، پروفیسر مظہر آصف نے کہا کہ 'جامعہ گاندھی اور ٹیگور کے خواب جن گن من کا عکس ہے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے نگر راج بھاشا مجلس عاملہ، دہلی وسط۔ ایک کی صدارت تفویض کیے جانے پر صدارتی خطبہ دیتے ہوئے کیا۔ شیخ الجامعہ نے محکمہ راج بھاشا، وزارت داخلہ، حکومت ہند کا شکریہ ادا کرتے ہوئے' اپنی گفتگو میں زبان اور تہذیب کے باہمی رشتے پر روشنی ڈالتے ہوئے مادری، مادری زبان اور اپنی مٹی کے رشتوں کی خصوصیت کو اجاگر کیا۔ انھوں نے واضح کیا کہ 'جنھیں ماں سے محبت ہے انھیں مادری زبان سے بھی محبت ہوتی ہے اور انھیں اپنی مٹی سے بھی یقینی طور پر محبت ہوتی ہے۔ اور اسی وجہ سے تینوں ایک دوسرے سے الگ نہیں کیے جاسکتے جیسے کہ بچے کو ماں سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔' اس ضمن میں انھوں نے این ای پی دو ہزار بیس کا حوالہ دیا جس میں وہ ڈرافٹ اینڈ امپلی مینٹیشن کمیٹی کے رکن بھی رہے ہیں۔ انھوں نے این ای پی دو ہزار بیس میں مادری زبان کو خاص مقام دیے جانے اور اس کی افادیت پر تفصیل سے معلومات کا اشتراک کیا۔

واضح رہے کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ میں شہر کی آفیشیل زبان سے متعلق مجلس عاملہ وسطی دہلی۔ ایک (دفتر) کی پہلی ملاقات پروفیسر مظہر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں مرکز کے زیر انتظام ایک سو دفاتر کے سربراہ اور آفیشیل زبان کے اہلکار سمیت دیگر انتظامی اہل کاروں نے بھی حصہ لیا۔ حال ہی میں محکمہ آفیشل لنگویج، وزارت داخلہ، حکومت ہند کی جانب سے آفیشیل لنگویج سے متعلق مجلس عاملہ وسطی دہلی۔ ا کی صدارت کی ذمے داری پروفیسر مظہر آصف کو تفویض ہوئی ہے۔ اس ملاقات میں محکمہ راج بھاشا، وزارت داخلہ، حکومت ہند کی جانب سے جوائنٹ ڈائریکٹر جناب کمار پال شرما مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ ان کے ساتھ محکمہ راج بھاشا کے چند دیگر عہدیدار بھی پروگرام میں شامل ہوئے۔ جامعہ مسجل پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی نے استقبالیہ خطبہ پیش کرتے ہوئے سرکاری کام کاج میں قومی زبان ہندی کے استعمال کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور پروگرام کی معنویت وا فادیت کو بھی اجاگر کیا۔ پروفیسر رضوی نے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے معزز شیخ الجامعہ، پروفیسر مظہر آصف کو نگر راج بھاشا سے متعلق مجلس عاملہ وسطی دہلی۔ ایک کی صدارت کی ذمے داری تفویض کیے جانے پر اظہار مسرت کیا اور اس کے لیے محکمہ سرکاری زبان، وزارت داخلہ، حکومت ہند کا تشکر کیا۔ صدارت کی ذمے داری جامعہ کو سونپے جانے پر اسے اہم بتاتے ہوئے انھوں نے کہا کہ 'جامعہ ایک ادارہ ہی نہیں بلکہ ایک تحریک ہے جو ہندوستان کی آزادی سے تحریک پاتا رہا۔ مہاتما گاندھی، محمد علی جوہر، حکیم اجمل خان جیسی نابغہ روزگار ہستیوں نے اس کے قیام میں اہم کردار نبھائے جن کا مقصد بنیادی طور پر ہندوستانی زبانوں کو محفوظ کرنا تھا۔ اسی مقصد کے پیش نظر مہاتما گاندھی نے اپنے فرزند ارجمند دیوداس گاندھی کو جامعہ میں ہندی پڑھانے کے لیے بھیجا۔ اس وقت ہندی کی ترویج و اشاعت بہت ناگزیر تھی، جس کے لیے لیے ٹھوس قدام اٹھانے کی ضرورت تھی۔ آج بھی ہندی کی ترویج و اشاعت کی ذمے داری جامعہ کو سونپا جانا ایک تاریخی قدم ہے اور جامعہ اس ذمے داری کو نبھانے کے لیے پابند عہد ہے۔"

بی جے پی حکومت چیلنجوں اور خارجہ پالیسی سے نمٹنے میں مکمل طور پر ناکام ہوچکی ہے: کانگریس

نئی دہلی (یواین آئی) کانگریس نے کہا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت ٹرول کر کے حکومت چلا رہی ہے اور دباؤ میں ملک کو درپیش چیلنجوں سے نمٹنے کی کوشش کی جا رہی ہے کانگریس کے کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے سربراہ پون کھیڑا نے منگل کو یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ پہلگام حملے کے بعد جب پورا ملک متحد ہے اور پاکستان کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کر رہا ہے، تب بھی بی جے پی کے لوگ تقسیم کی سیاست کر رہے ہیں اور نفرت پھیلانے میں لگے ہوئے ہیں۔ توقع تھی کہ امتیاز بھلا کر ملک کے مفاد میں کام کیا جائے گا لیکن بی جے پی حکومت نے اس کے برعکس کیا جو پاکستان چاہتا تھا۔ ترجمان نے کہا کہ کانگریس نے بحران کے وقت حکومت کی مکمل حمایت کی۔ اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی اپنا غیر ملکی دورہ چھوڑ کر وطن واپس پہنچے۔ کانگریس کے صدر ملکارجن کھرگے نے فوری طور پر پارٹی کی اعلیٰ ترین پالیسی ساز تنظیم کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ بلائی اور ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ ہم ہر قدم پر حکومت کے ساتھ ہیں۔ اس کے بعد مسٹر گاندھی سب سے پہلے پہلگام گئے اور زخمیوں اور مقامی لوگوں سے ملاقات کی۔ حال ہی میں پونچھ گیا اور پاکستان کی بزدلانہ فائرنگ سے متاثرہ لوگوں سے ملا۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گرد حملے کے خلاف کی گئی فوجی کارروائی پاکستان کو سبق سکھانے کا صحیح موقع تھا لیکن حکومت نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے دباؤ پر اچانک فوجی کارروائی روکنے کا اعلان کر کے سب کو حیران کر دیا۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا کہ ہندوستان کسی بھی صورت حال میں کسی غیر ملکی طاقت کے سامنے جھک کر فیصلہ لینے پر مجبور ہوا ہو۔ کانگریس کے ترجمان نے حکومت کی خارجہ پالیسی پر بھی تنقید کی اور کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کی حکومت کے وزراء صرف بات چیت میں مصروف ہیں۔ حکومت خارجہ پالیسی کی سطح پر مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ انہوں نے کویت کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ کویت میں جہاں 21 فیصد مزدور ہندوستان سے ہیں اب امریکہ کے تعاون سے پاکستان کے ساتھ ورکرز کا معاہدہ کیا جا رہا ہے۔ یہی نہیں پاکستان کے خلاف فوجی کارروائی کے دوران کسی ملک نے ہمارے حق میں بات نہیں کی جبکہ کئی ممالک کھل کر پاکستان کا ساتھ دے رہے تھے۔ یہ ہماری خارجہ پالیسی کی ناکامی کی سب سے بڑی مثال ہے۔

وقف ترمیمی قانون وقف جائداد ہڑپنے اور مسلمانوں کو بے دست پا کرنے کا ایک منصوبہ: قومی تنظیم کی قرارداد

نئی دہلی۔(یواین آئی) آل انڈیا قومی تنظیم کی نیشنل ایگزیکیوٹیو میٹ جہاں ملک کے سلگتے مسائل پر غور و خوض کیا گیا وہیں مقررین نے قومی تنظیم میں نئی جان پھونکنے کی اپیل۔ ساتھ ہی قومی تنظیم کے صدر اور رکن پارلیمنٹ طارق انور نے حکومت پر نفرت کی پھیلانے والوں کو چھوٹ دینے کا الزام عائد کیا اس موقع پر نیشنل ایگزیکیوٹیو میٹ میں تنظیم کے ریاستی صدور اور اہم عہدیداران نے متفقہ طور پر حالات پر حاضرہ پر قرارداد یں منظور کیں۔ جس میں کہا گیا کہ آل انڈیا قومی تنظیم ہندوستان و پاکستان کے مابین فوجی کارروائی کی حمایت کرتی ہے اور اس کے بعد ہونے والی جنگ بندی کا خیر مقدم کرتی ہے۔ پہلگام حملے میں ہلاک ہونے والے سیاحوں کے اہل خانہ سے ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس طرح کے دہشتناک عمل کرنے والوں کو سخت ترین سزا دی جائے۔ ساتھ ہی آل انڈیا قومی تنظیم حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ شملہ سمجھوتے کی روح کو تحلیل نہ ہونے دے اور ہندوستان اور پاک کے قضیے میں کسی تیسرے فریق کی شمولیت سے پرہیز کرے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ وقف ترمیمی قانون پاس کرانے کا مقصد مسلمانوں سے وقف جائداد ہڑپنے اور اس کا انتظام و انصرام اپنے ہاتھ میں لینا ہے۔ اس قانون کو حکومت نے آئین کی دھجیاں اڑاتے ہوئے اکثریت کے زعم میں پاس کیا ہے۔ آل انڈیا قومی تنظیم ملک کے وسیع تر مفاد میں نہ صرف اس قانون کو مسترد کرتی ہے بلکہ سے فوراً واپس لینے کا مطالبہ بھی کرتی ہے۔ کیوں کہ یہ قانون دستور کے خلاف ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ یہ ایک کڑوی سچائی ہے کہ ذات پات کا مسئلہ ہندوستان کا صدیوں پرانا معاملہ ہے اور استحصال کی نہ ختم ہونے والی کہانی ہے۔ ذات پات پر مبنی طبقوں کا آزادی کے بعد کبھی بھی صحیح تعداد کا علم نہ ہوسکا اور نہ ہی بتائی گئی۔ 1931 میں انگریزوں نے ذات پات پر مبنی مردم شماری کروائی تھی اور جس کو بنیاد بنا کر آزادی کے بعد کی حکومت اپنی اسکیم اور منصوبے بناتی ہے یا ریزرویشن دیتی ہے۔ اگر صحیح طریقے سے ذات پات پر مبنی مردم شماری ہو جائے تو ان طبقوں کو ان کے مناسب حقوق دیے جاسکیں گے۔ آل انڈیا قومی تنظیم مطالبہ کرتی ہے کہ حقیقت پر مبنی ذات پات کی مردم شماری کرائی جائے اور اس کا اعلان جلد کیا جائے۔ قرارد میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومت آنے کے بعد فرقہ پرستوں کو عروج حاصل ہوا ہے اور ان طبقوں کی شرانگیزی سے کوئی بھی محفوظ نہیں ہے۔ دلتوں، پسماندہ طبقات اور خاص طور پر مسلمانوں کے خلاف نفرت کی مہم، ظلم اور اشتعال انگیزی بہت بڑھ گئی ہے۔ ان طبقوں کی جان و مال محفوظ نہیں ہے۔ فرقہ پرستوں کو اس قدر کھلی چھوٹ حاصل ہے انتظامیہ کی آنکھوں کے سامنے سب کچھ ہوتا ہے لیکن ان کے خلاف کوئی مؤثر کارروائی نہیں ہوتی۔ آل انڈیا قومی تنظیم حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ ان فسادیوں پر نہ صرف لگام لگایا جائے بلکہ اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور دلتوں، محروم طبقوں اور خصوصاً مسلمانوں کے تحفظ کے لئے اقدامات کئے جائیں اور حکومت میں موجود اشتعال انگیزی کرنے والے عہدیداروں کو عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے۔

قرارد میں کہا گیا ہے کہ حکومت کی ایجنسیاں کسی نہ کسی بہانے اقلیتوں کے مذہبی اداروں کی نہ صرف بے حرمتی کرتی ہے بلکہ انہیں شہید بھی کر رہی ہے۔ حالانکہ سپریم کورٹ کی سخت ہدایات موجود ہیں، اس کے باوجود عدالتی احکام کی دھجیاں اڑاتے ہوئے ریاستی حکومت مدارس، مساجد اور اقلیتوں کے دیگر مذہبی مقامات کو شہید کر رہی ہے۔

کلکتہ کی مسلمان طالبہ نے برطانیہ کا اعلیٰ صحافتی ایوارڈ جیت لیا

کولکاتہ۔ کلکتہ کی فری لانس صحافی اور طالبہ سارہ عزیز نے ۲۲ مئی کو برطانیہ کے سالانہ پریس ایوارڈز میں سال کی نوجوان صحافی" کے زمرے میں دوسرا انعام جیتا۔ یہ ۲۳ سالہ مسلمان لڑکی اس وقت نیویارک کی کولمبیا یونیورسٹی کے گریجویٹ اسکول آف جرنلزم میں ماسٹر آف سائنس ان جرنلزم کی طالبہ ہے۔ انہوں نے ۲۰۲۳ میں، جب وہ ابھی کلکتہ میں اپنی انڈر گریجویٹ ڈگری حاصل کر رہی تھیں، صحافت کا آغاز کیا۔ لوریٹو کالج، کلکتہ میں انگریزی ادب میں بیچلر آف آرٹس کی تعلیم حاصل کرتے ہوئے سارہ نے امریکہ کے ملٹی میڈیا نشریاتی ادارے وائس آف امریکہ کے لیے بنگلہ دیش میں روہنگیا مسلمان پناہ گزینوں پر رپورٹنگ کی۔ یہی رپورٹ ان کے لیے برطانیہ کا اعلیٰ میڈیا ایوارڈ جیتنے کا سبب بنی۔ پریس ایوارڈز میں ملنے والا یہ اعزاز، جسے برطانیہ کا سب سے معتبر صحافتی انعام سمجھا جاتا ہے، سارہ کی دی گارڈین اور دی ٹیلیگراف (برطانیہ) کے لیے کی گئی تحقیقاتی رپورٹنگ کی بنیاد پر دیا گیا۔ نومبر ۲۰۲۴ میں، سارہ نے دی ٹیلیگراف (برطانیہ) میں ایک تحقیقاتی رپورٹ شائع کی، جس میں انہوں نے نئی دہلی میں بھارتی حکومت کی حراست میں ایک روہنگیا بچے کی" پراسرار موت کے پیچھے چھپی حقیقت کو بے نقاب کیا۔ یہ ملٹی میڈیا رپورٹ نہ صرف حراست کے دوران بچے کو درپیش طبی غفلت اور بدسلوکی کو اجاگر کرتی ہے، بلکہ بھارت میں پناہ لینے والے روہنگیا مسلمانوں کی وسیع پیمانے پر من مانی حراست اور تشدد کے سلسلے کو بھی بے نقاب کرتی ہے۔ اسی سال کے اوائل میں، سارہ نے بھارت، خصوصاً مغربی بنگال میں، قید خواتین کو درپیش جنسی زیادتی اور ریپ کے چھپے ہوئے اسکینڈل کو بے نقاب کیا۔ یہ تحقیقاتی رپورٹ دی گارڈین میں شائع ہوئی۔

پہلگام میں خصوصی کابینی اجلاس

ہم دہشت گردانہ کارروائیوں سے خوفزدہ نہیں ہیں: عمر عبداللہ

سری نگر۔(یواین آئی) جنوبی کشمیر میں واقع مشہور سیاحتی مقام پہلگام میں خصوصی کابینی میٹنگ کی صدارت کرنے کے بعد وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ یہ صرف ایک معمول کی انتظامی مشق نہیں تھی بلکہ ایک واضح پیغام تھا کہ ہم دہشت گردی کی بزدلانہ کارروائیوں سے خوفزدہ نہیں ہیں۔ سال گذشتہ حکومت بننے کے بعد پہلی بار ایسا ہوا کہ کابینی میٹنگ سری نگر اور جموں جڑواں دارالحکومتوں سے باہر منعقد ہوئی۔ وزیر اعلیٰ نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا: آج پہلگام میں ایک کابینی میٹنگ کی صدارت کی۔ انہوں نے کہا: یہ صرف ایک معمول کی انتظامی مشق نہیں تھی بلکہ ایک واضح پیغام تھا کہ ہم دہشت گردی کی بزدلانہ کارروائیوں سے خوفزدہ نہیں ہیں۔ ان کا پوسٹ میں مزید کہنا تھا: امن کے دشمن ہمارے عزم کو کبھی کمزور نہیں کر سکیں گے، جموں و کشمیر مضبوط اور بے خوف کھڑا ہے۔ وزیر اعلیٰ بدھ کے روز شمالی کشمیر میں واقع اور ایک اور شہرہ آفاق سیاحتی مقام گلمرگ میں بھی وزراء، انتظامی سکریٹریوں، کشمیر کے صوبائی کمشنر، محکموں کے سربراہان اور سینئر پولیس افسران کے ساتھ ایک میٹنگ کی صدارت کریں گے۔ سرکاری عہدیداروں کے مطابق سیاحتی مقامات پہلگام اور گلمرگ میں ہونے والی میٹنگوں کا مقصد حفاظت اور معمول کے حالات کا مضبوط پیغام عام کرنا اور وادی میں سیاحت کے احیاء کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ وزیر برائے تعلیم و صحت سکینہ یتو نے بتایا: پہلگام میں منعقدہ اس میٹنگ کا مقصد مقامی لوگوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرنا اور پہلگام دہشت گردانہ حملے کی مذمت کرنا تھا۔ نیشنل کانفرنس کے ترجمان اعلیٰ تنویر صادق نے کہا کہ یہ میٹنگ سیاحت کی بحالی کے لئے ایک مضبوط پیغام تھا۔ انہوں نے کہا: چرواہوں کی یہ وادی (پہلگام) ایک بار پھر ابھرے گی۔ پہلگام کی بیسرن وادی میں 22 اپریل کو ہوئے دہشت گردانہ حملے کے بعد وادی میں سیاحوں کی آمد میں نمایاں کمی دیکھی گئی ہے، جس سے سیاحت کے شعبے پر انتہائی خراب اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ تاہم یہ پہلا موقع نہیں ہے جب عمر عبداللہ نے ایسا قدم اٹھایا ہو انہوں نے سال 2009 سے 2014 تک وزیر اعلیٰ کے طور پر اپنے سابقہ دور حکومت کے دوران کشمیر اور جموں دونوں خطوں میں لائن آف کنٹرول کے قریب کابینہ کی میٹنگیں بلائی تھیں، جن میں دور دراز اور سرحدی علاقوں میں ترقیاتی مسائل پر توجہ دی گئی تھی۔ انہوں نے پیر کے روز سری نگر میں کشمیر چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (کے سی سی آئی) کے ایک وفد سے ملاقات کی، جہاں انہوں نے مقامی سیاحتی صنعت کو بحال کرنے کے لیے ہدفی اقدامات کی ضرورت پر زور دیا جن میں ریاست کے اندر سیاحت کو فروغ دینا اور جموں و کشمیر کے اندر ایکسکرشن کے لیے اسکولوں اور کالجوں کی حوصلہ افزائی کرنا شامل ہے۔

مودی ٹرمپ کے دباؤ میں جنگ بندی پر معافی مانگیں: اے اے پی

نئی دہلی۔(یواین آئی) عام آدمی پارٹی (اے اے پی) نے کہا کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے دباؤ میں جنگ بندی کا اعلان کرنے پر وزیر اعظم نریندر مودی کو قوم سے معافی مانگنی چاہئے۔ اے اے پی کے سینئر لیڈر اور راجیہ سبھا ممبر سنجے سنگھ نے منگل کو کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے جنگ بندی کا اعلان کر کے ایک تاریخی غلطی کی ہے۔ ہندوستانی فوج پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (پی او کے) پر قبضہ کر سکتی تھی اور بلوچستان کو پاکستان کے نقشے سے مٹا کر بنگلہ دیش کی طرح الگ کر سکتی تھی، تب وزیر اعظم نے فوج کو روک دیا۔ اس گناہ اور جرم کے ذمہ دار وزیر اعظم ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر مودی کو اس کے لئے ملک سے معافی مانگنی چاہئے۔ مسٹر ٹرمپ کے دباؤ اور تجارتی بندش کی دھمکی کے تحت وزیر اعظم نے جنگ بندی کا اعلان کیا۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ آپریشن سندور کے نام پر وزیر اعظم ووٹ بینک کی سیاست کر رہے ہیں۔ انہوں نے وزیر اعظم سے سوال کیا کہ "وہ چار خوفناک دہشت گرد کہاں ہیں جنہوں نے ہماری بہنوں کے سندور کو اجاڑا؟ وہ ہندوستانی سرحد کے اندر 200 کلومیٹر اندر کیسے داخل ہوئے اور حملے کے بعد واپس کیسے چلے گئے؟" انہوں نے سوال اٹھایا کہ حکومت آج تک ان دہشت گردوں کو مارنے میں کامیاب کیوں نہیں ہو سکی؟ وزیر اعظم ووٹ بینک کی سیاست میں دن رات مصروف ہیں، وہ کپڑے بدل بدل کر جلسے کر رہے ہیں اور سندور کے سوداگر بن گئے ہیں۔ انہوں نے وزیر اعظم سے سوال کیا کہ "کیا انہیں پونچھ جانے کے لیے دس منٹ کا وقت نہیں ملا جہاں دہشت گردی کے حملے سے کتنے متاثر ہوئے تھے؟ وہ ان بہنوں سے ملنے کے لیے دن میں تین سے چار بار کپڑے بدلنے میں جو وقت لگاتے ہیں وہ ان بہنوں سے ملاقات کے لئے نہیں نکل سکے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وزیر اعظم کی رگوں میں گرم سندور بہہ رہا ہے یا نہیں، لیکن ان کے جسم کے ہر حصے میں ڈرامہ ضرور بہہ رہا ہے۔" انہوں نے الزام لگایا کہ وزیر اعظم ہر دن اپوزیشن پر الزام لگانے اور میڈیا میں خبروں میں رہنے کے لئے بیان بازی کرتے ہیں۔ اے اے پی لیڈر نے کہا کہ پوری اپوزیشن خصوصی اجلاس بلانے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ حکومت کو اس اجلاس میں ہر نکتے کا جواب دینا چاہیے۔ عام آدمی پارٹی قومی سلامتی کے معاملے پر ہندستانی فوج کے ساتھ کھڑی ہے لیکن اگر حکومت نے قومی سلامتی اور خودمختاری سے کھلواڑ کیا تو ان سے سوال کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم بھگوان نہیں بلکہ عوام کے منتخب نمائندے ہیں۔

بھارت نے جاپان کو پیچھے چھوڑ دیا، اور بن گیا دنیا کی چوتھی سب سے بڑی معیشت

ایس آئی مہدی نہال کا وزیر اعظم مودی کے بیان پر خوشی کا اظہار

گڑگاؤں (اودھ نامہ) ماہر معاشیات ایس آئی مہدی نہال نے وزیر اعظم نریندر مودی کے اس بیان پر خوشی کا اظہار کیا، جس میں وزیر اعظم نے کہا کہ اب ملک کا اگلا ہدف جرمنی کو پیچھے چھوڑ کر دنیا کی تیسری سب سے بڑی معیشت بننا ہے۔ نیتی آیوگ کے سی ای او بی وی آر سبرامنیم نے کہا ہے کہ بھارت نے جاپان کو پیچھے چھوڑ دیا ہے اور اب بھارت دنیا کی چوتھی سب سے بڑی معیشت بن چکا ہے۔ آئی ایم ایف کے 2025 کے جی ڈی پی ڈیٹا کے مطابق بھارت کی معیشت اب 4.19 ٹریلین ڈالر ہو چکی ہے۔

مہیندرا اینڈ مہیندرا کے چیئرمین مسٹر آنند مہیندرا نے ایکس پر لکھا: یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے، جو کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ انہوں نے کہا: جب میں بزنس اسکول میں تھا، تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ بھارت ایک دن جی ڈی پی کے معاملے میں جاپان سے آگے نکل جائے گا۔ آج وہ خواب سچ ہو گیا ہے۔ ہم دنیا کی چوتھی سب سے بڑی معیشت بن چکے ہیں۔ مسٹر مہیندرا نے یہ بھی کہا کہ اب ہمیں اپنی فی کس آمدنی بڑھانے پر دھیان دینا چاہیے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ اب بھارت کا ہدف ہے کہ جرمنی کو پیچھے چھوڑ کر تیسری سب سے بڑی معیشت بنے۔ لیکن اتنی بڑی کامیابی کے باوجود، نہ میڈیا میں اور نہ ہی عوام میں وہ جوش و خروش نظر آیا، جو ہونا چاہیے تھا۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہماری فی کس آمدنی اب بھی بہت کم ہے۔

آئیے سمجھتے ہیں کہ جی ڈی پی اور فی کس آمدنی کیا ہوتی ہے:

گراس ڈومیسٹک پروڈکٹ: ایک سال میں ملک کے اندر بنی ہوئی تمام چیزوں اور سروسز کی کل قیمت۔ یعنی کہ ملک کی کل پیداوار اور خدمات۔

فی کس آمدنی: جب جی ڈی پی کل کو ملک کی کل آبادی سے تقسیم کیا جاتا ہے، تو ہر شخص کے حصے میں جو آمدنی آتی ہے اسے فی کس آمدنی کہتے ہیں۔

اب بھارت کی آبادی تقریباً 141 کروڑ ہے اور جی ڈی پی 4.19 ٹریلین ڈالر ہے۔ تو اس حساب سے ہر شخص کی آمدنی تقریباً 2,880$ ڈالر سالانہ بنتی ہے اور یہی فی کس آمدنی ہے۔

دوسری طرف، چین کی آبادی بھی تقریباً بھارت جتنی ہی ہے، لیکن چین کی جی ڈی پی 19.23 $ ٹریلین ڈالر ہے، اور ان کی فی کس آمدنی تقریباً 13,300 $ ڈالر ہے۔

اب سوال یہ ہے کیا بھارت کی جی ڈی پی اور فی کس آمدنی اچھی ہے یا کمزور؟ اب آپ خود فیصلہ کیجیے:

ہماری فی کس آمدنی کم ہونے کی تین بڑی وجوہات ہیں، آبادی کا بہت زیادہ ہونا، غربت، بے روزگاری اگر ہم ان تین بڑی مشکلات پر قابو پالیں، تو بھارت کی فی کس آمدنی بھی تیزی سے بڑھے گی، اور ہمارا ملک ایک اور زیادہ مضبوط معیشت بن سکتا ہے۔

سہارنپور میں طالبہ نے چھیڑ چھاڑ سے تنگ آکر کرلی خودکشی

سہارنپور:27 مئی (پی این ایس) یوپی کے سہارنپور کے بہاری گڑھ تھانہ علاقے میں 10ویں جماعت کی طالبہ نے خوفناک قدم اٹھایا۔ ایک اوباش نوجوان کی پریشان کرنے والی حرکتوں سے دلبرداشتہ طالبہ نے مبینہ طور خودکشی کرلی۔ طالبہ نے سوشل میڈیا پر اپنی بپتا سناتے ہوئے انتہائی قدم اٹھایا جس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہورہی ہے۔ ویڈیو وائرل ہوتے ہی محکمہ پولیس میں کھلبلی مچ گئی۔ طالبہ کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ معلومات کے مطابق گرفتار نوجوان نے طالبہ کے ساتھ نہ صرف فحش حرکات کی بلکہ اس کی پٹائی بھی کی۔ آپ کو بتا دیں کہ پیر کی دیر شام سوشل میڈیا پر ایک لڑکی کا ویڈیو وائرل ہوا تھا۔ ویڈیو میں لڑکی نے خودکشی کرلی۔ ویڈیو بناتے وقت وہ کافی پریشان نظر آرہی تھیں۔ الزام ہے کہ دسویں جماعت کی طالبہ نے چھیڑ چھاڑ اور مارپیٹ سے پریشان ہوکر یہ خودکشی کا قدم اٹھایا۔ مرنے سے پہلے طالبہ نے سارا واقعہ اپنی ماں کو بتا دیا تھا لیکن ماں نے نہیں سوچا تھا کہ اس کی بیٹی جان دے دے گی۔ طالبہ کی والدہ نے بتایا کہ اس کی بیٹی ہفتہ کو ٹیوشن گئی تھی۔ واپسی کے دوران راستے میں ایک نوجوان نے اسے روکا۔ جس نے اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی اور جب اس نے احتجاج کیا تو اسے سڑک کے بیچوں بیچ مارا۔ نوجوان کی حرکتوں سے دلبرداشتہ بیٹی نے خودکشی کرلی۔ متاثرہ کی والدہ کی شکایت پر پولیس نے ملزم نوجوان کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے۔ ایس پی سدھارتھ ورمان بتایا کہ نوجوان لڑکی کا لائیو ویڈیو پیر کی رات دیر گئے سامنے آیا۔ جس میں اس نے آن لائن آکر خودکشی کرلی۔ ملزم نوجوان کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ طالبہ کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ گر آپ خودکشی کے خیالات رکھتے ہیں یا آپ کسی دوست کے بارے میں پریشان ہیں یا آپ کو جذباتی سہارے کی ضرورت ہے، تو کوئی ہے جو آپ کی بات سننے کے لیے ہمیشہ موجود ہے۔ سنیہا فاؤنڈیشن -04424640050 (24x7) دستیاب ہے یا iCall، ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز ہیلپ لائن -9152987821 پر کال کریں (پیر سے ہفتہ صبح 8 بجے سے رات 10 بجے تک دستیاب ہے)۔

صبح سینے میں اٹھا درد ہسپتال میں خاتون نے توڑا دم
مائیکے والوں کا الزام، زہر دے کر کیا گیا قتل

امروہہ:27 مئی (پی این ایس) خیالی پور ڈھال کی رہنے والی سروج (36) جو کہ کریانہ کی دکان چلاتی تھی، پراسرار حالات میں فوت ہوگئی۔ اس کے شوہر کا بھی ایک سال قبل انتقال ہوگیا تھا۔ لڑکی کے والدین نے مائیکے والوں پر زہر دے کر قتل کرنے کا الزام لگایا ہے۔ اطلاع ملنے پر پہنچی پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ پولیس نے تفتیش شروع کردی ہے۔ تھانہ علاقہ کے شاہواج پور ڈور گاؤں کا رہنے والا سریش سینی خیالی پور ڈھل میں کریانہ کی دکان چلاتا تھا۔ ان کا انتقال تقریباً ایک سال قبل ہوا تھا۔ شوہر کی موت کے بعد بیوی سروج دیوی اپنی روزی کمانے کے لیے دکان چلاتی تھی۔ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ سی او شوبتا بھ بھاسکر نے بتایا کہ سروج کو منگل کی صبح سینے میں درد ہوا۔ جس پر اہل خانہ اسے نجی اسپتال لے گئے۔ لیکن حالت نازک ہونے پر اسے ریفر کردیا۔ گھر والے اسے مرادآباد لے گئے۔ جہاں سروج کی سانسیں رک گئی تھیں۔ اہل خانہ لاش کو گھر لے آئے۔ موت کی خبر ملتے ہی امروہہ کے احمد نگر سے ماموں کا خاندان پہنچ گیا۔ اس نے سروج دیوی کے سسرال والوں پر اسے زہر دے کر قتل کرنے کا الزام لگایا۔ پولیس کو فون پر اطلاع دی۔ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ کی بنیاد پر تحقیقات کے بعد کارروائی کی جائے گی۔

حافظ عبّاس علی شاہ کا ۱۲۳واں عرس، بڑی تعداد میں اطراف کے لوگوں نے لیا حصہ
نعت خوانی چادر پوشی، کل کے بعد دعاء میں شریک ہوئے زائرین

امروہہ حافظ عباس علی شاہ کا 123 واں عرس نوگاواں روڈ پر واقع روضہ حضرت عباس علی شاہ پر کل شریف کے بعد دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس دوران شعراء نے اپنے اشعار پیش کیے بعد ازاں حضرت حافظ احمد حسین صاحب نے دعا کرائی۔ نماز عصر کے بعد نعت خوانی کے سلسلے میں مولانا سعد امروہوی، زبیر ابن سیفی، جنید اکرم فاروقی، مرزا ساجد حسین، حبیب احمد صدیقی ایڈوکیٹ اور دیگر شعراء نے اپنے اشعار پیش کئے۔ سجادہ نشین احمد حسین صاحب نے کہا کہ امروہہ شہر صوفیا کرام اور اولیاء حضرت کا اہم مرکز رہا ہے۔ حافظ عباس علی شاہ صاحب کا شمار بھی ان اولیاء کرام میں ہوتا ہے جن کا 123 واں عرس آج منایا جارہا ہے جس میں شرکت کے لیے دور دور سے لوگ آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی درگاہوں خانقاہوں سے امن کا پیغام عام ہوتا ہے جسکی ہر دور ہر معاشرہ تمام عالم انسانیت کو شدید ضرورت ہے۔ حافظ احمد حسین صاحب نے مزید کہا کہ ہر انسان کو اپنے دل میں انسانی ہمدردی رکھنی چاہیے۔ نماز مغرب کے بعد کل شریف کا انعقاد ہوا جس میں حضرت مولانا حافظ احمد حسین صاحب نے نہایت روحانی ماحول میں کل شریف کے بعد دعا کرائی۔ عرس کے موقع پر موجود بڑی تعداد میں زائرین نے لنگر میں حصہ لیا جس میں لوگوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ عرس کے دوران خصوصی طور سے خلیل میاں، ہادی میاں، حاجی خورشید انور، منصور احمد صدیقی ایڈوکیٹ، مولانا عتیق الرحمان فاروقی، حکیم سراج الدین ہاشمی، حکیم باقر مجتبیٰ نقوی، حکیم امام مہدی، حکیم امیر الدین علوی، حکیم حامد علی، حاجی اویس مصطفی رضوی، نکھل جین، سابق ایم ایل سی پرویز علی، حماد خاں، مرچنٹ نیوی کیپٹن اشہر رضا تقوی، حاجی ظہور مصطفیٰ رضوی، ڈاکٹر مہتاب امروہوی، استجاب حسین زیدی، اکرام حسین، ساجد رؤف ایڈوکیٹ، صوفی نشاط وغیرہ و دیگر افراد موجود تھے۔

پنچایت نمائندہ کانفرنس میں اہلیہ بائی ہولکر کو یاد کیا گیا

دیوبند:27 /مئی (فیروز خان) ضلع پنچایت کے زیر اہتمام اہلیا بائی ہولکر سہ صد سالہ یادگاری مہم کے تحت پنچایت نمائندہ کانفرنس (پنچایت پرتیندھی سمیلن) کا انعقاد ہائیوے 59 پر واقع ستارا پیلیس میں کیا گیا۔ جس میں ریاستی وزیر برائے تعمیرات عامہ کنور برجیش سنگھ نے اہلیہ بائی ہولکر کو ان کی 300ویں یوم پیدائش پر یاد کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک مثالی حکمران تھیں جنھوں نے اچھی حکمرانی فراہم کی اور سماج کے ہر طبقے کی فلاح و بہبود کے لیے کام کیا۔ بی جے پی کے ضلع صدر ڈاکٹر مہیندر سینی، ضلع نائب صدر یشونت رانا، سابق میلہ چیئرمین اور تاجر لیڈر منوج سنگھل اور بلاک پرکھ کے نمائندے وجے تیاگی نے کہا کہ رانی ہونے کے باوجود اہلیا بائی نے سادہ زندگی گزاری اور کمزوروں و پسماندہ لوگوں کا خیال رکھا۔ اس دوران ڈاکٹر پون سوئیں، پرشانت تیاگی، میلا رام پنوار، وجندر کشیپ، ہنس راج گوتم، بجندر، اجیت سنگھ رانا، کپل، ایشانت چودھری اور وشواش چودھری وغیرہ موجود تھے۔

جلال پور: مجلس یادرفتگاں میں مولانا سید نامدار عباس رضوی کا پراثر خطاب

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) جلال پور کے بہشت وفا قبرستان میں مدرسہ امامیہ جعفریہ کے پرانے طلباء نے اپنے مرحوم ہم جماعتوں کی یاد میں مجلس یادرفتگاں کا انعقاد کیا۔ دوسری مجلس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا سید نامدار عباس رضوی قبلہ دہلی نے سورہ ملک کی ابتدائی آیت کا ترجمہ پیش کیا۔ بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس کے قبضہ قدرت میں پوری کائنات ہے۔ اسی نے موت اور حیات کو پیدا کیا تاکہ تم میں سے کون احسن عمل کرتا ہے اس کا امتحان لے۔ انہوں نے خدا کی وحدانیت اور اس کی عظیم قدرت کا ذکر کرتے ہوئے سامعین کے دلوں کو چھولیا۔ حضرت علی اکبرؑ کی پریشانیوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کے کلمات نے اہل ایمان کو اشکبار کردیا۔ مجلس کی ابتدا الحاج علی انصر جلال پوری کی پیش خوانی سے ہوئی۔ جبکہ سرور اور ان کے ساتھیوں نے مرثیہ خوانی سے ماحول کو مزید سوزناک بنا دیا۔ تقریب میں مولانا مہدی حسن، مولانا اکبر علی، حبیب مرثیہ خواں، مولانا میثم رضا زاہدی، ابن علی جعفری، اطہر اعجاز، اکبر اعجاز، رمضان علی صابری، مولانا رئیس حیدر، مولانا قرار حسین ترابی، حسن رضا ریکارڈ، مولانا اکبر علی واعظ، ماسٹر اختر اعجاز، اکبر عباس عثمانپوری، مولانا اشفاق حسین، مولانا ضیغم عباس باقری اور ماسٹر شریف احمد سمیت کئی معززین نے شرکت کی۔ منتظم عبداللہ نے بتایا کہ گزشتہ سال مومن حسن، حیدر مہدی، میزبان اصغر، فاطمہ زہرا بنت نذر عباس اور فاطمہ زہرا بنت کلب حسن نے کم عمری میں وفات پائی، جن کے ایصال ثواب کے لیے یہ مجلس منعقد کی گئی۔ پروگرام کی کامیابی میں علی ہلال، محمد اکبر، ندیم، زاہد، طفیل، محمد مہدی، محمد فیضان، محمد ہانی، محمد فیضی ایڈووکیٹ اور محمد زہیر کی کاوشیں قابل تحسین رہیں۔ آخر میں ماسٹر کمیل نے شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور منتظمین کی محنت کو خراج تحسین پیش کیا۔

اے ایم یو کے احمدی اسکول میں دماغی صحت سے متعلق تقریب

علی گڑھ، 27 مئی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے احمدی اسکول برائے نابینا طلبہ میں دماغی صحت سے متعلق ایک بیداری پروگرام منعقد کیا کلیدی خطبہ دیتے ہوئے شعبہ نفسیات کے سربراہ پروفیسر شاہ عالم نے تعلیمی اداروں میں دماغی صحت کے سلسلہ میں بیداری کو اہم قرار دیا۔ انھوں نے دماغی بیماریوں میں فوری ابتدائی علاج، جذباتی اعتبار سے مضبوط شخصیت، اور ایک ہمدرد ادارہ جاتی ماحول کے فروغ پر زور دیا۔ پروفیسر عالم نے شرکاء کو دوسروں کے تئیں ہمدردی کا رویہ اپنانے، مثبت طرز فکر اپنانے اور جذبات کو موثر انداز میں قابو میں رکھنے کی تلقین کی۔ انھوں نے حقیقت پسندانہ خود آگہی کی بھی قدر و قیمت بیان کی، اور افراد کو ذاتی خامیوں کو تسلیم کرنے، خود فریبی سے گریز کرنے اور شخصیت کی ہمہ جہت ترقی پر توجہ مرکوز کرنے کا مشورہ دیا۔ پروگرام کی ابتدا اسکول کی پرنسپل ڈاکٹر نائلہ رشید کے خیر مقدمی کلمات سے ہوئی، جبکہ جماعت دہم کے طالب علم ابھیشیک نے مہمان خصوصی کو اپنے ہاتھوں سے بنایا گیا گلدستہ اور کارڈ پیش کیا۔ آخر میں سوال و جواب کا سیشن ہوا۔ پی جی ٹی فزکس، محترمہ ندرت جہاں نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔

چیئرمین فیروز کمال عباسی کو اتر پردیش منی گولف ایسوسی ایشن کا صدر قرار دیا گیا

امروہہ (اسٹاف رپورٹر) نایاب عباسی ڈگری کالج امروہہ کی مینجنگ کمیٹی کے چیئرمین فیروز کمال عباسی کو باضابطہ طور پر اتر پردیش منی گولف ایسوسی ایشن کا صدر قرار دیا گیا ہے۔ جس پر کالج فیملی نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فیروز کمال عباسی کو صدر منتخب ہونے پر نیک خواہشات پیش کی ہیں۔ واضح رہے کہ الحاق کا سرٹیفکیٹ جاری کرتے ہوئے منی گولف فیڈریشن آف انڈیا کے جنرل سکریٹری سورج سنگھ بیوتیکر نے کہا ہے کہ منی گولف ایسوسی ایشن آف اتر پردیش کا رجسٹرڈ آفس ۴۲۳، پونم ولا راما انکلیو کالونی بلندشہر، اس ایسوسی ایشن کے علاوہ گولف فیڈریشن آف انڈیا نے کسی بھی ضلع میں منی گولف کلب کو الحاق نہیں دیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر منی گولف ایسوسی ایشن آف اتر پردیش کا رجسٹریشن متعلقہ دفتر میں سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ ۱۸۶۰ اور اتر پردیش سوسائٹی رجسٹریشن رولز ۱۹۷۶ کے تحت کیا جاتا ہے تو منی گولف فیڈریشن آف انڈیا کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اتر پردیش ایسوسی ایشن کے فیروز کمال عباسی کو صدر، شری کانت شرما کو سکریٹری اور ستیہ پال سنگھ کو خازن بنایا گیا ہے۔ کالج میں منعقدہ میٹنگ میں پرنسپل ڈاکٹر لیقی حامد نے کہا کہ ایک عرصے سے کرکٹ کی خدمت کرنے والے فیروز کمال عباسی کی قیادت میں اتر پردیش میں اب گولف کا کھیل بھی ترقی کرے گا۔ اس موقع پر چیف پراکٹر ڈاکٹر مہتاب امروہوی، ہیڈ آف ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ڈاکٹر نسیم احمد، قسیم اشرف، شعبہ کامرس کے سربراہ ڈاکٹر ایم اطہر کمال، ڈاکٹر تشکیل حیدر، ڈاکٹر مبارک علی، ڈاکٹر سریتا رانی، ڈاکٹر دردانہ اکرم فاروقی، ڈاکٹر سنگیتا رانی گپتا، ڈاکٹر نکہت نقوی، ڈاکٹر فرح صدیقی، عزت علی، عظمیٰ سیفی، عنبر سلطانہ، جنید عالم، شیوانی ساگر سمیت سبھی اسٹاف ممبران نے فیروز عباسی کو مبارکباد پیش کی ہیں

میپلس اکیڈمی دیوبند میں پول پارٹی کا اہتمام

دیوبند:27 /مئی (فیروز خان) میپلس اکیڈمی دیوبند میں پری نرسری کلاس سے درجہ پانچ تک کے بچوں کو گرمی سے نجات دلانے کے لیے پول پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ سوئمنگ پول میں بچوں نے پیراکی کی اور ٹھنڈے پانی کا جم کر لطف اٹھایا اور پیراکی کے ٹپس لئے اس کے علاوہ طلبہ وطالبات نے مختلف ثقافتی کھیلوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اساتذہ نے بچوں کو مشورہ دیا کہ وہ گرمیوں کی چھٹیوں میں اپنے وقت کا صحیح استعمال کریں۔ اس دوران اسکول کی پرنسپل ڈاکٹر چترا جوشی نے کہا کہ پیراکی سے نہ صرف گرمی سے راحت ملتی ہے، بلکہ جسمانی اور ذہنی سکون بھی حاصل ہوتا ہے، تھکاوٹ دور ہوتی ہے اور جسم صحت مند رہتا ہے۔ اس دورا اسکول کا عملہ موجود رہا۔

عدالت سے راحت ملنے کے بعد برج بھوشن سنگھ نے سازش کرنے والوں کو دی وارننگ

گونڈہ: 27 مئی (پی این ایس) بی جے پی کے سینئر لیڈر اور سابق رکن پارلیمنٹ برج بھوشن شرن سنگھ نے پہلوانوں کے ساتھ جنسی استحصال معاملے میں عدالت سے راحت ملنے کے بعد پہلا ردعمل ظاہر کیا ہے۔ سابق رکن پارلیمنٹ نے اپنے خلاف سازش کرنے والوں کو وارننگ بھی دی ہے۔ سابق رکن پارلیمنٹ برج بھوشن سنگھ نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ قوانین کا غلط استعمال رکنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے قوانین کے غلط استعمال پر روک لگنی چاہئے۔ جن لوگوں نے بھی سازش کی، ان کا حال کیا ہوگا، آپ نے دیکھا۔ ہریانہ اسمبلی الیکشن کے نتائج کے ضمن میں برج بھوشن سنگھ نے کہا کہ کانگریس کے ہڈا (بھوپیندر سنگھ ہڈا) 11 بجے وزیر اعلیٰ بن رہے تھے، لیکن 11 بجے کے بعد وہ سنتری بھی نہیں بنے۔ ہم ہنومان جی کے بھکت ہیں، جو بھی غلط کرے گا، اسے اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ برج بھوشن سنگھ کے حق میں آئے فیصلے کے بعد ان کے بیٹے اور رکن پارلیمنٹ کرن بھوشن سنگھ نے بھی ردعمل ظاہر کیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ یہ سچائی اور حقیقت کی فیصلہ کن جیت ہے۔ سچائی پریشان ہوسکتی ہے، لیکن ہار نہیں سکتا۔ عدلیہ زندہ آباد، نیتا جی زندہ آباد۔ پٹیالہ ہاؤس کورٹ کے ایڈیشنل سیشن جج (اے ایس جے) گومتی منوچا نے کہا کہ کلوزر رپورٹ قبول کرلی گئی ہے۔ اس سے پہلے 17 مئی کو اے ایس جے گومتی منوچا نے اس پہلوان کو طلب کیا تھا، جس نے برج بھوشن سنگھ پر جنسی استحصال کا الزام لگایا تھا۔ عدالت نے اسے 26 مئی کو عدالت میں پیش ہونے کا حکم دیا تھا۔ پولیس کی کلوزر رپورٹ 15 جون 2023 کو داخل کی گئی تھی، جس کی شکایت کنندہ نے مخالفت نہیں کی تھی۔ متاثرہ اور اس کے والد نے یکم اگست 2023 کو پولیس جانچ پر اطمینان کا اظہار کیا تھا اور معاملے میں پولیس کی رپورٹ پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اے ڈی جے چھوی کپور کے سامنے بند کمرے میں انہوں نے اپنا بیان درج کرایا تھا۔ عدالت نے 4 جولائی 2023 کو پولیس کی کلوزر رپورٹ پر شکایت کنندہ سے جواب مانگا تھا۔ پٹیالہ ہاؤس کورٹ میں پولیس کی طرف سے داخل 550 صفحات کی رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ نابالغ پہلوان کے ذریعہ لگائے گئے الزامات کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔

بین الاقوامی یوم یوگ سے قبل 25 روزہ یوگ ورکشاپ کا آغاز

علی گڑھ، 27 مئی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ فزیکل ایجوکیشن کے زیر اہتمام 27 مئی سے 25 روزہ یوگ ورکشاپ کا آغاز ہوا، جو بین الاقوامی یوم یوگ (21 جون) کی تیاریوں کا ایک حصہ ہے۔ یہ ورکشاپ وزارت آیوش، حکومت ہند کے قومی اقدام کے تحت صحت کے فروغ کے لیے یوگ کو عام کرنے کی غرض سے منعقد کی گئی ہے۔ پروفیسر ضمیر اللہ خان ورکشاپ کے کوآرڈینیٹر ہیں، جب کہ پروفیسر سید طارق مرتضیٰ نوڈل آفیسر اور ورکشاپ کے پہلے پانچ دنوں کے ریسورس پرسن ڈاکٹر نوشاد وحید انصاری سکریٹری کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ورکشاپ کا افتتاح کرتے ہوئے فیکلٹی آف سوشل سائنسز کے ڈین اور شعبہ فزیکل ایجوکیشن کے سربراہ پروفیسر اکرام حسین نے جدید دور میں یوگ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یوگ صرف جسمانی ورزشوں کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک مکمل اور جامع نظام زندگی ہے جو جسم، ذہن اور روح کو باہم مربوط کرتا ہے۔ آج کے تیز رفتار اور تناؤ سے بھرے ماحول میں، یوگ ایک فطری اور قابل رسائی ذریعہ ہے جو ذہنی سکون اور داخلی طاقت پیدا کرتا ہے۔ انہوں نے یوگ کے طبی فوائد پر روشنی ڈالی۔ اس سے قبل، ڈاکٹر نوشاد وحید انصاری نے طلبہ، اساتذہ اور یوگ سے دلچسپی رکھنے والے تمام افراد کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ ورکشاپ کے پہلے دن 53 شرکاء نے ابتدائی یوگ سیشن میں حصہ لیا اور یوگ کی اہمیت پر ہونے والی باتوں کو بغور سنا، جن میں یوگ کو صحت اور مکمل طرز زندگی کے حوالے سے زیر بحث لایا گیا۔ عملی سیشن یوگ انسٹرکٹر مسٹر دھرمیندر سنگھ نے کرائے۔ آخر میں پروفیسر ضمیر اللہ خان نے شکریہ ادا کرتے ہوئے شرکاء کے جذبے اور یونیورسٹی انتظامیہ کے تعاون کو سراہا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ آئندہ دنوں میں ورکشاپ میں مزید جوش و خروش کے ساتھ بھرپور شرکت دیکھنے کو ملے گی۔

ایک ماہ قبل خاتون کو اپنے ساتھ لے گیا تھا نوجوان
پولیس مسلسل دے رہی تھی دبش پک اپ میں لٹکی ہوئی ملی لاش

سنبھل:27 مئی (پی این ایس) تھانہ جنواری کے جنگل میں مالک کی لاش پک اپ کے عقب میں پھندے سے لٹکی ہوئی ملی۔ اہل خانہ نے اس کے قتل کا شبہ ظاہر کیا ہے۔ پولیس نے لاش کا پوسٹ مارٹم کرایا ہے۔ ہرویندر (35) عرف سکھرام ولد الفت سنگھ ساکن گھونسالی واہن گاؤں کافی عرصے سے پک اپ ٹرک چلاتا تھا اور کرائے پر سامان لے جاتا تھا۔ وہ ایک ماہ قبل اس خاتون کو یوگیتی تھانہ علاقے کے ایک گاؤں سے لے گیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ گاؤں نہیں آرہا تھا۔ اس سلسلے میں یوگیتی تھانہ نے گھونسالی واہن گاؤں میں ایک یا دوبار چھاپہ مارا ہے۔ منگل کی صبح تقریباً 7 بجے جنواری تھانہ علاقے کے سوبھن پور گاؤں کے راستے پر جنگل میں ایک پک اپ کھڑی تھی۔ جب راہگیروں نے نوجوان کی لاش گاڑی کے پچھلے حصے میں پھندے سے لٹکتی دیکھی تو انہوں نے دوسرے گاؤں والوں کو اطلاع دی۔ موقع پر لوگوں کا ہجوم جمع ہوگیا۔ واقعہ سے تقریباً 400 میٹر دور رہنے والے متوفی کے اہل خانہ بھی موقع پر پہنچ گئے۔ پھر گھر والوں میں کہرام مچ گیا۔ پولیس فورس کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے اسٹیشن ہاؤس آفیسر امیش سنگھ سولنکی نے لاش کو پھندے سے اتارنے کے بعد والد کی رضامندی سے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ اہل خانہ نے نوجوان کے قتل کا شبہ ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے اپنے پیچھے چھ بھائی، ایک شادی شدہ بہن اور ماں تارادیوی کو سوگوار چھوڑا ہے۔ اس سلسلے میں اس کے بھائی امیت کمار نے بتایا کہ ایک ماہ قبل ہرویندر اس خاتون کو اوگھائی تھانہ علاقہ سے لے گیا تھا۔ اس کو لے کر اگیتی پولیس اسٹیشن دوبار ہرویندر کو گرفتار کرنے آیا۔ لیکن یہ اس وقت پولیس کے ہاتھ نہیں آیا۔ ایسا لگتا ہے کہ ہرویندر کو قتل کر کے اس کی لاش کو لٹکا دیا گیا تھا۔

شاہجہاں پور: موٹر میں کرنٹ لگنے سے سات سالہ بچی کی موت، ماں اور چھوٹا بھائی بے ہوش

شاہجہاں پور: 27 مئی (پی این ایس) ضلع کے بنڈہ علاقے میں گھر میں نصب موٹر سے اچانک بجلی کا جھٹکا لگنے سے سات سالہ بچی پائل کی موت ہوگئی۔ اس کی ماں اور چھوٹا بھائی بھی بجلی کے جھٹکے سے بے ہوش ہوگئے۔ دونوں کو سی ایچ سی میں داخل کرایا گیا ہے۔ لڑکی کی موت سے خاندان میں کہرام مچ گیا۔ بنڈہ تھانہ علاقہ کے گاؤں موڈا بابیہہ کے رہنے والے ویرپال نے بتایا کہ پڑوس میں اس کے بھائی اجے پال کے گھر کے سامنے نل پر ایک موٹر نصب تھا۔ منگل کی صبح 8:30 بجے ان کی سات سالہ بیٹی پائل پانی بھرنے نل پر گئی۔ اس دوران موٹر سے بجلی کا کرنٹ گزر گیا۔ جیسے ہی اس نے پانی بھرنے کے لیے نل کو چھوا تو وہ کرنٹ کی لپیٹ میں آ گئی۔ اسی دوران اس کے بھائی سورپال کا نو سالہ بیٹا دیپک بھی کرنٹ کی زد میں آ گیا۔ اس کی 30 سالہ بیوی راجرانی جو اسے بچانے آئی تھی نے انہیں چھڑانے کی کوشش کی لیکن وہ بھی کرنٹ لگنے سے جھلس گئی۔ ڈاکٹر نے پائل کو سی ایچ سی میں مردہ قرار دے دیا۔ اس دوران راجرانی اور دیپک کا علاج چل رہا ہے۔

بی ایڈ امتحان: نقل کے لیے طلبا نے چھپایا موبائل، کوئی تلاش نہ پائے، ہل گیا ٹیچروں کا بھی دماغ

آگرہ: 27 مئی (پی این ایس) کالج میں بی ایڈ دوسرے سال کا امتحان جاری ہے۔ منگل کو یوگا ایجوکیشن کا امتحان ہو رہا تھا۔ اس دوران کچھ امیدوار موبائل فون کا استعمال کرتے ہوئے نقل کرتے پکڑے گئے۔ فلائنگ اسکوائیڈ نے جب ان سے پوچھ گچھ کی تو انکشاف ہوا کہ وہ موبائل فون اپنے زیر جامے میں چھپا کر امتحان سینٹر کے اندر لائے تھے۔ آگرہ کالج میں سی سی ٹی وی کیمروں کی مدد سے امیدوار نقل کرتے ہوئے پکڑے گئے۔ اس کے بعد فلائنگ اسکواڈ ٹیم نے تمام امیدواروں کے موبائل فون اور کاپیاں بک کرلیں۔ بتایا جارہا ہے کہ امیدوار اپنے زیر جامہ میں چھپائے ہوئے موبائل فون لے گئے تھے۔ جس کی وجہ سے ان کے موبائل فون موبائل سکواڈ کی نگرانی میں نہیں آئے۔ اس کے علاوہ فلائنگ اسکواڈ نے امتحان سینٹروں کے داخلی راستے پر بچوں کی طرف سے لائی گئی بہت سی نقل کی پرچیاں بھی ضبط کرلی ہیں۔

بدمعاش پولیس کے سامنے ہی پیٹتے رہے
تاجروں نے سنائی وحشت کی داستان

علی گڑھ:27 مئی (پی این ایس) علی گڑھ کے آقر آباد تھانہ علاقے کے الاحداد پور کے قریب ہجوم کے حملے کے بعد جے این میڈیکل کالج میں داخل کرائے گئے گوشت کے چار تاجروں کو ہوش آگیا ہے۔ ہوش میں آنے کے بعد اس نے اپنے ساتھ پیش آنے والے وحشت ناک حادثے کی کہانی سنائی۔ زخمیوں نے بتایا کہ موقع پر موجود دو پولیس اہلکار بھی حملہ آوروں کے سامنے بے بس کھڑے رہے۔ خود کو بچانے کے لیے متاثرین پولیس کی گاڑی نمبر 112 میں گھس گئے لیکن حملہ آوروں نے انہیں بھی گاڑی سے باہر نکال لیا۔ زخمی اپنے ساتھ پیش آنے والا واقعہ بیان کر رہے تھے تو گھر والے رونے لگے۔ اس نے صرف انصاف کی التجا شروع کردی۔ حملے میں سب سے زیادہ زخمی ہونے والے عقیل نے بتایا کہ وہ، قدیم، ارباز اور دیگر چار افراد ہفتے کی صبح المعمار فیکٹری سے گوشت کی ایک گاڑی لے کر اترولی جارہے تھے۔ حملہ آوروں کی موٹر سائیکلوں نے پینٹی کا پیچھا کیا۔ انہوں نے آگے جانے سے روک دیا۔ پوچھنے پر اس نے بتایا کہ گاڑی میں گوشت تھا۔ اس نے بتایا کہ ہمارے پاس بھی کاغذات ہیں۔ میڈیکل رپورٹ بھی ہے۔ باتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے حملہ آوروں نے ان چاروں کو مارنا شروع کردیا۔ انہوں نے کہا 50 ہزار روپے دو اور گاڑی لے لو۔ ہم نے کہا کہ ہمارے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں۔ اس دوران گاڑی نمبر 112 وہاں سے گزری تو ہم نے اسے روکا لیکن وہ نہیں رکی۔ حملہ آور انہیں رک رک مارتے رہے۔ گاڑی 20 منٹ کے بعد واپس آئی۔ ہم اپنی جان بچانے کے لیے گاڑی کی طرف بھاگے۔ ہم گاڑی میں سوار ہو گئے لیکن پولیس والوں نے ہمیں گاڑی سے باہر پھینک دیا۔

آر کے پبلک اسکول دیوبند میں کیرئیر ورکشاپ کا انعقاد

دیوبند:27 /مئی (فیروز خان) آر کے پبلک اسکول دیوبند میں منعقدہ کیرئیر ورکشاپ میں کلاس 9 سے 12 تک کے طلبہ وطالبات کو اپنے مستقبل کی تعمیر اور صحیح کیرئیر کے انتخاب کے لیے اہم ٹپس دئے گئے۔ اس کے علاوہ سی بی ایس ای امتحان میں امتیازی نمبرات حاصل کرنے والے طلباء کو بھی اعزاز سے نوازا گیا۔ اسکول کی پرنسپل ڈاکٹر نیرج لتا شرما نے بچوں کو صحیح کیرئیر کے انتخاب کے حوالے سے معلومات فراہم کراتے ہوئے کہا کہ زندگی کے ابتدائی مرحلے میں ہی اپنے مقصد کا تعین ہر بچے کے لیے بہت ضروری ہے۔ خود اعتمادی کی کمی اور کیرئیر کے بے شمار آپشنز کی وجہ سے، بہت سے بچے اپنے کیرئیر کا تعین کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ دوسروں کی دیکھا دیکھی کیرئیر کا انتخاب کرتے ہیں اور اپنی صحیح منزل سے دور ہو جاتے ہیں۔ لہذا، اگر آپ کو اپنے مقصد کے بارے میں الجھن درپیش ہے، اور آپ یہ فیصلہ نہیں کر پا رہے کہ کون سی ڈگری اور کالج منتخب کرنا ہے تو آپ کو جلد از جلد ایک کیرئیر کاؤنسلر سے مشاورت کرنی چاہئے۔ اس دوران جملہ اسکول اسٹاف اور طلبہ وطالبات موجود تھے۔

موٹر سائیکل کی ٹکر سے میاں بیوی سمیت پانچ افراد زخمی

دیوبند:27 /مئی (فیروز خان) ریاستی شاہراہ پر موٹر سائیکلوں کی آمنے سامنے کی ٹکر میں خاتون سمیت 5 افراد زخمی ہوگئے۔ جنہیں علاج کے لیے سی ایچ سی دیوبند میں داخل کرایا گیا۔ جبکہ تشویشناک حالت کے پیش نظر میاں بیوی کو ضلع ہسپتال کے لئے ریفر کردیا گیا۔ اطلاع کے مطابق سانپلہ خورد گاؤں کا رہنے والا 35 سالہ سنجو بذریعہ بائک اپنی 32 سالہ بیوی انو کے ساتھ کسی کام سے دیوبند آیا تھا۔ شام کو واپس لوٹتے وقت جب وہ ریاستی شاہراہ پر واقع تلہیڑی گاؤں کے قریب پہنچا تو اس کی موٹر سائیکل سامنے سے آنے والی موٹر سائیکل سے ٹکرا گئی۔ موٹر سائیکل کی ٹکر میں سنجو اور انو سمیت دوسری بائک پر سوار کاکور گاؤں کا رہنے والا 25 سالہ شیوم، جھال گاؤں کا رہنے والا 21 سالہ اکھل اور ناگل کا رہنے والا 27 سالہ وشواس زخمی ہوگئے۔ راہگیروں کی اطلاع پر پولیس نے موقع پر پہنچ کر زخمیوں کو سی ایچ سی میں داخل کرایا۔ جہاں پر ڈاکٹروں نے ابتدائی طبی امداد کے بعد سنجو اور انو کی نازک حالت کو دیکھتے ہوئے انہیں ہائر کیئر سینٹر کے لئے ریفر کردیا۔ پولیس کے مطابق کسی بھی فریق نے کارروائی کے لئے شکایتی تحریر نہیں دی ہے۔

کمزوروں کو بے گھر کرنے والوں کو بخشا نہیں جانا چاہیے: یوگی

گورکھ ناتھ مندر میں جنتا درشن آئے لوگوں سے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کی ملاقات

گورکھپور: 27 مئی (یو این آئی) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے منگل کی صبح یہاں جنتا درشن کے لئے آئے لوگوں سے ملاقات کی اور ان کے مسائل کو غور سے سنا اور عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ عوامی مسائل کو حساسیت کے ساتھ فوری حل کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے عہدیداروں سے کہا کہ اس میں کسی قسم کی لاپرواہی نہیں ہونی چاہیے۔ ہر مسئلے کا حل معیاری، شفاف اور تسلی بخش ہونا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے عہدیداروں سے کہا کہ عوام کے ہر مسئلے کا حل حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ گورکھ ناتھ مندر کے احاطے میں مہنت دگ وجے ناتھ اسمرتی بھون کے سامنے منعقد جنتا درشن میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ خود کرسیوں پر بیٹھے لوگوں کے پاس پہنچے اور ایک ایک کر کے سبھی کے مسائل کو سنا۔ انہوں نے تقریباً 250 لوگوں سے ملاقات کی۔ انہوں نے سب کو یقین دلایا کہ ہر شخص کو انصاف ملے گا۔ ہر کسی کی درخواستوں کو متعلقہ عہدیداروں تک پہنچاتے ہوئے اور ان کو فوری طور پر نمٹانے کی ہدایت دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے لوگوں کو یقین دلایا کہ حکومت ہر متاثرہ کے مسائل حل کرنے کے لیے پر عزم ہے۔ انہوں نے افسران سے کہا کہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہ کی جائے۔ ہر متاثرہ شخص کی حساس رویے سے مدد کی جانی چاہیے۔ انہوں نے افسران کو یہ بھی ہدایت کی کہ کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ کرنے والوں اور کمزوروں کو بے گھر کرنے والوں کو کسی صورت بخشا نہیں جائے گا۔ ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ وزیر اعلیٰ کے سامنے جنتا درشن میں کئی لوگ علاج کے لئے مالی مدد کی درخواست کے ساتھ پہنچے تھے۔ یوگی نے انہیں یقین دلایا کہ حکومت ان کے علاج کے لیے پوری مدد فراہم کرے گی۔ عہدیداروں کو اپنی درخواستیں سونپتے ہوئے چیف منسٹر نے ہدایت دی کہ علاج سے متعلق تخمینہ لگانے کا عمل جلد از جلد مکمل کر کے حکومت کو فراہم کیا جائے۔

وزیر اعلیٰ نے افسران سے کہا کہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہ کی جائے۔ حساس رویہ اپناتے ہوئے ہر مظلوم کی مدد کی جانی چاہیے۔ انہوں نے افسران کو یہ بھی ہدایت کی کہ کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ کرنے والوں، کمزوروں کو بے گھر کرنے والوں کو کسی صورت بخشا نہ جائے۔ ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ جنتا درشن میں کئی لوگ وزیر اعلیٰ کے پاس علاج کے لیے مالی مدد کی درخواست لے کر پہنچے تھے۔ سی ایم یوگی نے انہیں یقین دلایا کہ حکومت علاج کے لیے پوری مدد فراہم کرے گی۔ عہدیداروں کو اپنی درخواستیں سونپتے ہوئے چیف منسٹر نے ہدایت دی کہ علاج سے متعلق تخمینہ لگانے کا عمل جلد از جلد مکمل کر کے حکومت کو فراہم کیا جائے۔ جنتا درشن میں کچھ خواتین اپنے بچوں کے ساتھ آئی تھیں۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ان بچوں پر پیار اور محبت کی بارش کی اور انہیں چاکلیٹ دی اور انہیں روشن مستقبل کا آشیرواد دیا۔ اس دوران جب لڑکی جو اپنی ماں کے ساتھ آئی تھی اپنے مسئلہ کے حل کے لیے وزیر اعلیٰ کی طرف سے ملنے والے دلی بھروسہ کے لیے اظہار تشکر کرنے کے لیے کھڑی ہوئی تو وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس احساس کا اظہار کیا کہ ان کے دور حکومت میں کسی کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

منوکمنا سدھ شری رام جانکی ہنومان مندر کے یوم تاسیس میں سی ایم یوگی نے شرکت کی

منوکمنا سدھ شری رام جانکی ہنومان مندر گورکھ ناتھ مندر کے مرکزی دروازے کے قریب واقع ہے۔ سال 2001 میں اس مندر کی تزئین و آرائش اس وقت کے گورکھپیٹھادھیسوار مہنت ایودیا ناتھ جی کی رہنمائی میں کی گئی تھی اور اسے شاندار شکل دی گئی تھی۔ آج اس مندر کے یوم تاسیس کی تقریبات کے موقع پر وزیر اعلیٰ اور گورکھپیٹھادھیشور یوگی آدتیہ ناتھ پہنچے۔ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ نے منگل کو منوکمنا سدھ شری رام جانکی ہنومان مندر کے یوم تاسیس کی تقریبات میں شرکت کی۔ اس موقع پر انہوں نے مندر میں نصب دیوتاؤں کی مورتیوں کی زیارت اور پوجا کرنے کے ساتھ ساتھ مندر کے آنجہانی مہنت پریم داس کی مورتی کو بھی خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے رسموں کے مطابق مندر میں نصب دیوتاؤں کے تمام بتوں کا دورہ کیا اور ان کی پوجا کی۔ اس کے ساتھ انہوں نے اس مندر کے سابق مہنت گولوک واسی پریم داس کو ان کی مورتی پر پھول چڑھا کر یاد کیا۔ اس موقع پر کاشی کے جگد گرو سوامی سنتوش داس عرف ستوا بابا، منوکمنا سدھی شری رام جانکی ہنومان مندر کے موجودہ مہنت رام داس، مندر کے منتظم اجے سنگھ، ایودھیا سے جانکی گھاٹ مندر کے رام بالک داس، کالی باڑی کے مہنت رویندر داس، بالی باڑی کے مہنت رویندر داس، بالی بان کے ساتھ بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ علماء موجود تھے۔

ہر شخص کے مسئلے کا حل تلاش کیا جائے گا: نائب وزیر اعلیٰ

ڈپٹی سی ایم کیشو پرساد موریہ نے جنتا درشن پروگرام کا اہتمام کیا

لکھنؤ: 27 مئی۔ ڈپٹی چیف منسٹر جناب کیشو پرساد موریہ نے اپنے کیمپ آفس 7-کالی داس مارگ میں منعقدہ جنتا درشن میں آنے والے شکایت کنندگان کو یقین دلایا کہ ہر شخص کی ہر مشکل کا ہر ممکن حل تلاش کیا جائے گا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ہر شکایت کنندہ کے مسئلہ کا فوری اور تسلی بخش حل فراہم کریں۔ ہدایت کی کہ مسائل کا مکمل حل کیا جائے اور مسائل کے حل کے لیے متعلقہ افراد کا احتساب کیا جائے۔ ہدایت کی کہ عوامی مسائل کے بروقت حل کو یقینی بنایا جائے۔ کسی بھی سطح پر کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہراساں کرنے، زمینوں پر ناجائز قبضوں کے معاملات کو انتہائی سنجیدگی اور حساسیت کے ساتھ حل کیا جائے اور جہاں ضرورت ہو سخت کارروائی کی جائے۔ عوامی سماعت کے دوران انہوں نے انتہائی سنجیدگی سے ہر فرد کے مسائل سنے اور متعلقہ حکام کو مسائل حل کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے شکایت کنندگان کو یقین دلایا کہ وہ پریشان نہ ہوں، ان کے مسائل حل کیے جائیں گے اور انہیں حکومت کی جانب سے فراہم کی جانے والی سہولیات بھی حاصل ہوں گی۔ انہوں نے متعلقہ عہدیداروں کو یہ بھی ہدایت کی کہ مسائل کو اس طرح حل کیا جائے کہ مسائل میں گھرے افراد مکمل طور پر مطمئن ہوں اور انہیں بار بار کہیں بھٹکنا نہ پڑے۔ انہوں نے خواتین، معذور افراد، بزرگوں وغیرہ کے مسائل اور شکایات سنے اور انہیں ترجیحی بنیادوں پر جلد حل کرنے کے لیے متعلقہ حکام کو ضروری ہدایات دیں۔ جنتا درشن میں ریاست کے مختلف اضلاع کے لوگوں نے زمین کے تنازعات، حادثات، استحکام، غیر قانونی قبضے، تعلیم، صحت، مکانات کی الاٹمنٹ، زمینوں پر قبضے، تجاوزات ہٹانے، سڑکوں کی تعمیر، بجلی، ملزمان کی گرفتاری، ہراساں کرنا وغیرہ سے متعلق مختلف مسائل اٹھائے۔ ڈپٹی چیف منسٹر خود شکایت کنندگان کے پاس گئے اور ہر ایک شخص سے براہ راست ان کے مسائل سنے۔ جنتا درشن میں ہردوئی، اعظم گڑھ، ایودھیا، شاہجہاں پور، کوشامبی، سنت کبیر نگر، لکھنؤ، وارانسی، غازی پور، بستی، پریاگ راج، اناؤ، سیتا پور، بستی، علی گڑھ، ایٹہ، سہارنپور، پرتاپ گڑھ، ماؤنٹ پورہ سمیت دو درجن سے زیادہ اضلاع کے لوگوں نے شرکت کی۔ اناؤہ نے اپنے مسائل پیش کئے۔ ڈپٹی چیف منسٹر جناب کیشو پرساد موریہ نے مسائل کے حل کے سلسلے میں ڈویژنل کمشنر پریاگ راج، ہاتھرس، پرتاپ گڑھ، اوریا، اناؤ اور غازی پور کے ضلع مجسٹریٹ اور حکومت کے سینئر افسران سے بات کرتے ہوئے مناسب ہدایات دیں۔ اراضی سے متعلق بیشتر معاملات میں انہوں نے متعلقہ ضلع مجسٹریٹس کو ہدایت کی کہ وہ محکمہ ریونیو اور پولیس کے افسران و ملازمین کی ایک مشترکہ ٹیم بنا کر موقع پر بھیج کر بامعنی حل نکالیں۔

مندروں کو سرکاری بدعنوانی سے بچایا جائے

اکھلیش یادو نے بی جے پی پر حکومت کے منجمنٹ کے بہانے بالواسطہ طور سے بڑی مندروں پر قبضہ کرنے کا الزام لگایا

لکھنؤ: 27 مئی (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے بی جے پی اور ان کے ساتھیوں پر حکومت کے منجمنٹ کے بہانے بالواسطہ طور سے بڑی مندروں پر قبضہ کرنے کا الزام لگاتے ہوئے منگل کو کہا کہ مندروں کو سرکاری انتظامیہ کے بدعنوانی سے بچایا جائے۔ یادو نے یہاں جاری بیان میں کہا کہ جو روایتی طور سے سینکڑوں سالوں سے ان مندروں کے منجمنٹ۔ آپریشن میں عقیدے سے اپنے فرض کی ادائیگی کر رہے ہیں۔ ان سے ان کے خدمت کے جذبے کے حق چھینے جا رہے ہیں۔ ساتھ ہی ان کے اوپر عدم یقین کا اظہار کرتے ہوئے ایک طرح سے یہ الزام بھی لگایا جا رہا ہے کہ وہ اس کام میں اہل نہیں ہے یا پھر ان کا آپریشن غلطی زدہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مندروں میں عقیدت مند عطیہ کرتے ہیں۔ اس کا بہتر استعمال مندر میں درشن۔ پوجن، پرساد۔ عطیہ، سکیورٹی، عوامی سہولیت، دھرم شالا وغیرہ عوامی کاموں میں ہوتا آیا ہے اور خدمت کے جذبے سے بھرا فیتھ فل منجمنٹ اسی کو یقینی کرتا ہے کیونکہ ان کا ایسے مذہب سے ایک بہت گہرا بھگتی جذبے سے بھرا لگاؤ ہوتا ہے۔ جو لوگ باہری ہوتے ہیں یا پیشہ ور ہوتے ہیں وہ ان سب مذہبی۔ سرمایہ کاری کو فائدہ۔ نقصان کی ترازو پر تولتے ہیں۔ ان کے لئے یہ عقیدت کا موضوع نہیں ہوتا ہے۔ ایسے معاملے موجود ہیں جب ایسے انتظامی افراد نے مندر میں چھڑھائے گئے بیل پتروں تک کو فروخت کر بدعنوانی کی ہے۔ کاروباری بی جے پی اور ان کے ساتھی یاد رکھیں کہ مذہب بھلائی کے لئے ہوتا ہے کمائی کے لئے نہیں۔ یہ حیرت کی بات نہیں ہے کہ جب سے بی جے پی اقتدار میں آئی ہے، ایک کے بعد ایک مندر پر ٭انتظامی قبضہ٭ ہوتا جا رہا ہے۔ یادو نے کہا کہ یہ ملک کے تہذیبی۔ مذہبی روایت کے خلاف ہے۔ جو جذبہ ایک نیاس میں ہوتا ہے۔ وہ انتظامیہ کے ان لوگوں میں کیسے ہو سکتی ہے۔ جن کا کب تبادلہ ہو جائے انہیں پتہ نہیں ہوتا۔ جو انتظامیہ کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔ وہ ایشور کے سچے نیاسیوں جیسے ہو ہی نہیں سکتے ہیں۔

یوپی میں جنگل راج عروج پر: اجئے رائے

جونپور: 27 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کانگریس کے صدر اجئے رائے نے منگل کو الزام لگایا کہ ریاست میں نظم ونسق پوری طرح سے نیست ونابود ہو گئی ہے۔ یہاں چوری، قتل اور عصمت دری کے واردات عام ہو گئے ہیں۔ ضلع کے جعفر آباد تھانہ علاقے کے نیوادا گاؤں میں ہوئے تہرے قتل واردات کے سلسلے میں متاثرہ کنبے کو ڈھارس بندھانے پہنچے رائے نے کہا کہ اس بہیمانہ قتل نے انسانیت کو شرمسار کر دیا ہے اور کانگریس ہر حال میں متاثرہ کنبے کو انصاف دلانے کے لئے ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ گذشتہ پیر کو محمد پور کاندھ گاؤں باشندہ لال جی گوتم اور ان کے دو بیٹوں کو نیوادا گاؤں کے انڈر پاس کے نزدیک واقع بلڈنگ کی دوکان پر بے رحمی سے ہتھوڑے سے حملہ کر کے قتل کر دیا تھا۔ رائے نے کہا،"اتر پردیش میں امن وامان مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے، یہاں چوری، قتل اور عصمت دری کے واقعات عام ہو چکے ہیں، یہ مکمل طور پر جنگل راج بن چکا ہے، لال جی گوتم کا زمین کا تنازع 2017-18 سے چل رہا تھا، لیکن پولیس اور انتظامیہ نے بروقت کوئی ٹھوس کارروائی نہیں کی، اگر پولیس نے سنجیدگی نہ دکھائی ہوتی تو آج ان تین جانوں کا ضیاع نہ ہوتا۔ اجے رائے نے کہا کہ"ہم اپنے لیڈر راہل گاندھی کی ہدایت پر متاثرہ خاندان سے ملنے آئے ہیں۔ ہمارا مقصد صرف اظہار ہمدردی کرنا نہیں ہے بلکہ متاثرہ کو انصاف دلانا ہے۔ ہم اس جنگ کو سڑکوں سے پارلیمنٹ تک لڑیں گے۔"

مانسون سے پہلے پروجکٹوں کی ہو تکمیل: جئے ویر

لکھنؤ: 27 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر سیاحت جئے ویر سنگھ نے منگل کو افسران کو ہدایت دی کہ بارش شروع ہونے سے پہلے بھی جاری ترقیاتی کاموں کی رفتار تیز ہو۔ ٹورازم ڈائریکٹوریٹ میں کام کی جائزہ میٹنگ کے دوران، مسٹر سنگھ نے ریاست میں سیاحت کی ترقی کے خاکہ اور آنے والے پروجیکٹوں کی پیشرفت پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ مان سون کے آغاز سے قبل تمام جاری ترقیاتی کاموں کی رفتار کو تیز کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ بروقت اور معیاری کام اولین ترجیح ہونی چاہیے تاکہ بارش کے موسم میں عام لوگوں کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ میٹنگ میں عہدیداروں کو ہدایت دی گئی کہ وہ اتر پردیش کے ثقافتی ورثے اور تاریخی مقامات کو عالمی پلیٹ فارم پر پہچان دلانے کے لیے پالیسیوں کو مؤثر طریقے سے نافذ کریں۔ مسٹر سنگھ نے ریاست میں سیاحت کی ترقی کے امکانات اور آنے والے منصوبوں پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا۔ ساتھ ہی انہوں نے عہدیداروں سے اسکیموں پر عمل آوری میں تیزی لانے کو کہا۔ میٹنگ میں وزیر سیاحت نے بدھ مت کے مقامات، کاموں اور ریاست کے ورثے کے فروغ پر خصوصی توجہ دینے کی بات کی۔ انہوں نے کہا کہ بدھ مت کے مقامات کی ترقی اور فروغ نہ صرف ریاست میں مذہبی سیاحت کو فروغ دے رہا ہے بلکہ بین الاقوامی سطح پر ہندوستان کے ثقافتی ورثے کو ایک نئی شناخت بھی مل رہی ہے۔ سنگھ نے کہا کہ معیار کے ساتھ ترقیاتی کاموں کو مقررہ مدت میں مکمل کرنا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ کسی قسم کی غفلت یا تاخیر برداشت نہیں کی جائے گی۔ تمام ترقیاتی کاموں کی باقاعدگی سے نگرانی کی جا رہی ہے۔

یوگی حکومت معذور افراد کو با اختیار بنانے کے لیے پر عزم

وزیر نریندر کشیپ نے مصنوعی اعضاء، معاون آلات اور موٹرائزڈ ٹرائی سائیکل اسکیموں کی جائزہ میٹنگ کی

لکھنؤ، 27 مئی۔ اتر پردیش کی یوگی حکومت معذوروں کو با اختیار بنانے کے لیے پر عزم ہے۔ اس سلسلے میں، حکومت نے افسران کو ہدایت دی ہے کہ وہ حکومت ہند کی معاونت سے چلنے والی معذوروں کو با اختیار بنانے والی (ADIP) اسکیم کے تحت ہر ضلع میں اہل معذور افراد کو مفت موٹر سائیکلوں کی تقسیم کو یقینی بنائیں۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اس بات کو یقینی بنایا جا رہا ہے کہ تمام اہل معذوروں کو بروقت اور شفاف طریقے سے مفت موٹر سائیکل اور معاون آلات فراہم کیے جائیں، تاکہ وہ خود انحصاری اور باوقار زندگی گزار سکیں۔ قابل ذکر ہے کہ مالی سال 2025-26 کے لیے مصنوعی اعضاء اور معاون آلات کے لیے 40.37 کروڑ روپے اور موٹر ٹرائی سائیکلوں کی تقسیم کے لیے 2 کروڑ روپے کے بجٹ کا انتظام کیا گیا ہے۔ پسماندہ طبقات کی بہبود اور معذوروں کو با اختیار بنانے کے ریاستی وزیر (آزادانہ چارج) نریندر کشیپ نے منگل کو ودھان سبھا میں اپنے دفتر میں ایک اہم میٹنگ کی اور معذوروں کی فلاحی اسکیموں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے محکمہ کے افسران سے کہا کہ وہ ALIMCO کے ساتھ مل کر ایک مربوط ایکشن پلان تیار کریں تاکہ مختص بجٹ کا پورا فائدہ ضرورت مندوں تک پہنچ سکے۔ وزیر نے ارجن پورٹل پر موٹرائزڈ ٹرائی سائیکل کے مستفید ہونے والوں کی درست اور تازہ ترین فہرست تیار کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے نقل کی روک تھام اور تقسیم کے عمل کو مکمل طور پر شفاف بنانے کے لیے پورٹل پر معلومات کو باقاعدگی سے اپ ڈیٹ کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں ہر لوک سبھا حلقہ میں معذوروں کو 100 موٹر سائیکلیں تقسیم کی گئی ہیں۔ اب اس اقدام کو مزید وسعت دینے اور طلب اور اہلیت کی بنیاد پر تمام ضرورت مندوں کو فوائد فراہم کرنے کا منصوبہ ہے۔ پرنسپل سکریٹری سبھاش چندر شرما، ایم ڈی پروین کمار، جنرل منیجر دو یک دویدی، اسسٹنٹ منیجر پنکج دویدی کے ساتھ محکمہ کے افسران اور حکومت ہند کے افسران ویڈیو کانفرنس کے ذریعے میٹنگ میں موجود تھے۔

صارفین کے مفادات کا تحفظ سب سے اہم: چیئرمین ریرا

ایجنٹوں کے لیے تربیتی اور سرٹیفیکیشن پروگرام کا انعقاد

لکھنو 27 مئی۔ ریاست کے رئیل اسٹیٹ سیکٹر کی ترقی میں رئیل اسٹیٹ ایجنٹس کے اہم کردار اور شراکت کو ذہن میں رکھتے ہوئے اور ایجنٹوں کے ذریعہ کئے جا رہے کام میں مزید استحکام لانے کے مقصد سے، اتر پردیش ریئل اسٹیٹ ریگولیٹری اتھارٹی (UP RERA) ایجنٹوں کے لئے تربیت اور سرٹیفیکیشن پروگرام کا انعقاد کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں جانکاری دیتے ہوئے یوپی رئیل اسٹیٹ ریگولیٹری اتھارٹی کے چیئرمین سنجے آر بھسریڈی نے کہا کہ تربیتی پروگرام کا مقصد یہ ہے کہ ایجنٹوں کو ریگولیٹری ڈھانچہ کا علم ہو، RERA ایکٹ کی دفعات اور قواعد کا کافی علم ہو، اتھارٹی کی طرف سے وقتاً فوقتاً دی گئی ہدایات پر عمل کرنے کا فطری میلان ہو اور سیکٹر کی مجموعی ترقی میں بھی اضافہ ہو۔ تربیت اور سرٹیفیکیشن پروگرام میں حصہ لینے والے ہر شریک کو تربیت کے بعد کی تشخیص میں کامیابی کی بنیاد پر تربیتی سرٹیفکیٹ فراہم کرنے کا انتظام ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تربیتی سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر، متعلقہ شخص کسی بھی شراکت داری فرم، محدود ذمہ داری شراکت داری (LLP) یا UP RERA میں ایجنٹ کے طور پر رجسٹرڈ کمپنی میں کسی بھی عہدے پر کام کر سکتا ہے۔ RERA ایکٹ، 2016 اور UP RERA رولز کی دفعات کے مطابق، کوئی بھی UP RERA میں نئے ایجنٹ کے طور پر رجسٹریشن کے لیے آن لائن درخواست دے سکتا ہے بطور واحد، ملکیت، شراکت داری LLP، یا کمپنی مقررہ فیس وغیرہ کے ساتھ۔ انہوں نے بتایا کہ ایجنٹ یا LLP پارٹنر شپ کے لیے درخواست دینے کے لیے پارٹنر اور ڈائریکٹرز کا تربیتی سرٹیفکیٹ ہونا لازمی ہوگا۔ ہر ایجنٹ کے پارٹنر/ڈائریکٹرز CEO/وغیرہ کے لیے، جو پہلے سے ہی UP RERA میں پارٹنر شپ فرم LLP، یا کمپنی کے طور پر رجسٹرڈ ہے، کے لیے مذکورہ تربیت حاصل کرنا لازمی ہے۔ چیئرمین RERA نے بتایا کہ ایسے ایجنٹس جو UP RERA میں رجسٹرڈ ہیں۔ پارٹنر شپ فرموں LLP، یا RERA کے ساتھ رجسٹرڈ کمپنیوں کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ گھر کے خریداروں کی طرف سے یونٹس/پلاٹوں کی خریداری سے متعلق سرگرمیوں جیسے اشتہارات، سیلز/مارکیٹنگ، مالیاتی لین دین میں شامل اپنی تمام افرادی قوت کو تربیت دیں۔ انہوں نے بتایا کہ ٹریننگ اور سرٹیفیکیشن پروگرام میں حصہ لینے کے لیے مقررہ فیس -/6000 فی ٹرینی آن لائن ادا کرنا ہوگی۔ ایسے درخواست دہندگان، چاہے واحد، ملکیت، شراکت داری، ایل ایل پی یا کمپنی وغیرہ، جنہوں نے پہلے ہی -/5,000 فی ٹرینی ادا کر دیا ہے، RERA پورٹل پر اپنے لاگ ان ڈیش بورڈ کے ذریعے -/1,000 اضافی ادا کریں گے۔ شری ریڈی نے بتایا کہ ایجنٹ ٹریننگ اور سرٹیفیکیشن پروگرام میں حصہ لینے کے لیے، ریاست کے تمام دلچسپی رکھنے والے درخواست دہندگان کو یوپی ریرا پورٹل پر ٹریننگ کے لیے رجسٹر کرنا ہوگا اور ان کی ٹریننگ لکھنؤ میں انڈیا لٹریسی بورڈ کیمپس میں کرائی جائے گی۔ وہ درخواست دہندگان جو مقررہ بیچ میں اپنی شرکت کی تصدیق کرتے ہیں لیکن اس بیچ میں حصہ نہیں لیتے ان کی ٹریننگ فیس ضبط کر لی جائے گی اور انہیں دوبارہ ٹریننگ فیس ادا کرنے کے بعد ہی ٹریننگ حاصل کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ ٹریننگ کے بعد کی تشخیص میں ناکام ہونے والے ٹرینی اگلے ٹریننگ سیشن میں 500 روپے ادا کر کے ٹریننگ کے لیے دوبارہ رجسٹر ہو سکتے ہیں۔

انڈسٹریل ورلڈ نے یوپی پر اعتماد کا اظہار کیا

لکھنؤ/ممبئی: 27 مئی (یو این آئی) اتر پردیش حکومت کی سرمایہ کاری حوصلہ افزائی اور سہولیت ایجنسی 'انویسٹ یو پی' نے منگل کو ممبئی کے جی او ورلڈ کنونشن سنٹر میں ایک اعلیٰ سطحی سرمایہ کاری راؤنڈ ٹیبل کا انعقاد کیا۔ میٹنگ کی صدارت اتر پردیش کے چیف سکریٹری منوج کمار سنگھ نے کی اور انویسٹ یوپی کے سی ای او وجے کرن آنند نے اسے آرگنائز کیا۔ مختلف شعبوں کے سرکردہ صنعتی اکائیوں کے سربراہوں نے اس تقریب میں شرکت کی اور اتر پردیش کی ترقی پسند پالیسیوں اور سرمایہ کاری دوست ماحول کی تعریف کی اور ڈیٹا سینٹرز، گرین انرجی، سیمنٹ اور سیمی کنڈکٹرز جیسے شعبوں میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کے عزم کا اظہار کیا۔ اس موقع پر بات کرتے ہوئے مسٹر سنگھ نے کہا 'وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کی دور اندیش قیادت میں، اتر پردیش ہندوستان میں سرمایہ کاری کے لیے سب سے پرکشش مقام کے طور پر ابھرا ہے۔ ریاستی حکومت فوری اور شفاف سرمایہ کاری کے ماحول کو یقینی بنانے کے لیے پر عزم ہے۔ ہم ترقی پسند اداروں کا خیر مقدم کرتے ہیں اور ان کے ترقی کے سفر میں شراکت دار بننے کا عہد کرتے ہیں۔ میٹنگ میں، ہیرانندانی گروپ کے چیئرمین ڈاکٹر نرنجن ہیرانندانی نے یوٹا ڈیٹا سروسز کی جانب سے صرف 18 مہینوں میں 30 میگاواٹ کی صلاحیت کا ڈیٹا سینٹر قائم کرنے میں حاصل کی گئی کامیابی کو شیئر کیا۔ انہوں نے اس کی صلاحیت میں 30 میگاواٹ اضافہ کرنے کا اعلان کیا اور 28 ہزار 440 کروڑ روپے کے چپ مینوفیکچرنگ پروجیکٹ کے بارے میں جانکاری دی۔ الٹراٹیک سیمنٹ لمیٹڈ کے مینیجنگ ڈائریکٹر کے سی جھاور نے کہا کہ کمپنی نے علی گڑھ، باڑہ، ڈالہ، دادری، ٹانڈہ، سکندر آباد اور لکھنؤ میں کامیابی کے ساتھ توسیع کی ہے۔ اب علی گڑھ، شاہجہاں پور اور ٹانڈہ میں 1981 کروڑ کی سرمایہ کاری کے ساتھ توسیع کا منصوبہ ہے۔ انہوں نے انٹگریٹیڈ پرمیشن کو ہموار کرنے میں ریاستی قیادت کی کوششوں کی ستائش کی اور انویسٹ یوپی کے اہم کردار کی تعریف کی۔ ٹاٹا پاور رینیوایبل انرجی لمیٹڈ کے سی ای او اور ایم ڈی سنجے بنگا نے بندیل کھنڈ سمیت کئی علاقوں میں بڑے پیمانے پر قابل تجدید توانائی کے پروجیکٹوں کو تیار کرنے کے منصوبے کے بارے میں بات کی اور 700,13 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کے ساتھ دو 800 میگاواٹ کے الٹرا سپر کریٹیکل پاور یونٹس کی تنصیب کا اعلان کیا۔ بلرام پور چینی ملز کے سی ایف او پرمود پٹواری نے حکومت کی مسلسل حمایت کی تعریف کی اور بائیو پلاسٹک سے متعلق جدت کو بڑھانے کے منصوبوں کے بارے میں بتایا۔ یو پی ڈی ایف کے ایک وفد نے گول میز کانفرنس میں شرکت کی، جس میں اتر پردیش کی صنعتی ترقی کو فروغ دینے کے لیے سرمایہ کاری کی اہم تجاویز کا اعلان کیا گیا۔ یو پی ڈی ایف کے صدر پنکج جیسوال نے لکھنؤ میں سرمایہ کاروں کی کانفرنس اور دبئی میں روڈ شو کی تجویز پیش کی۔

میڈیکل ہیلتھ فیڈریشن کی جانب سے پرساد تقسیم کیا گیا

لکھنو۔ بلرام پور اسپتال میں واقع بھابھہ بلڈنگ میں میڈیکل ہیلتھ فیڈریشن کی جانب سے ایک عظیم الشان مہا بھنڈارا کا انعقاد کیا گیا۔ یہاں سنیل کمار، گولڈی شرما، انیل، کپل ورما اور دیگر عقیدت مندوں نے بجرنگ بلی کی پوجا کی۔ بنارس اجگرا کے بی جے پی ایم ایل اے ٹی رام نے بھنڈارا پہنچ کر پرساد تقسیم کیے جیسے پوری سبزی، چولا چاول، بندی وغیرہ۔ ڈاکٹر پچن ویش، ڈاکٹر امیت سنگھ، سنیل کمار، اشوک کمار، کپل ورما، کمل سریواستو، سرویش پاٹل، ارجت یادو، مہیندر، جتیندر، بدکو، وغیرہ نے پروگرام میں حصہ لیا۔ بلرام پور کے ڈائرکٹر ڈاکٹر دنیش کمار، سی ایم ایس ڈاکٹر ایس کے پانڈے، ایم ایس ڈاکٹر ہمانشو چترویدی، ڈاکٹر اے پی سنگھ، ڈاکٹر سنجیو گپتا، ڈاکٹر ہمانشو پرتاپ سنگھ سمیت پورا عملہ، سینئر صحافی، کئی پارٹی لیڈر، سماجی کارکن بھنڈارا پہنچے اور پرساد وصول کیا۔